Regd. No. P. 67
تحریکِ جدید نمبر
Phone No. 35

بسم اللہ الرحمٰن الرحیم
نحمدہٗ و نصلی علیٰ رسولہ الکریم
وَلَقَدْ نَصَرَكُمُ اللّٰهُ بِبَدْرٍ وَّاَنْتُمْ اَذِلَّةٌ

شمارہ ۳۸
جلد ۲۰

ہفت روزہ
بدر قادیان
THE WEEKLY BADR QADIAN.

شرحِ چندہ
سالانہ ۱۰ روپے
ششماہی ۵ روپے
ممالکِ غیر ۲۰ روپے
فی پرچہ ۲۵ پیسے

ایڈیٹر
محمد حفیظ بقاپوری
نائب ایڈیٹر
خورشید احمد انور

۲ر شعبان ۱۳۹۱ ہجری | ۲۳ر تبوک ۱۳۵۰ ہش | ۲۳ر ستمبر ۱۹۷۱ء

رسولِ کریم صلی اللہ علیہ وسلم اور آپ کے صحابہؓ جس طرز پر زندگی بسر کی
ہم تحریکِ جدید کے ذریعہ اس کے قریب قریب لوگوں کو لانے کی کوشش کرتے ہیں

(فرمان حضرت مصلح موعودؓ)

محترم صاحبزادہ مرزا مظفر احمد صاحب پر قاتلانہ حملہ اور اس کی تفصیل

ہسپتال میں آپ کی حالت اللہ تعالیٰ کے فضل سے تسلی بخش ہے

احباب سے صاحبزادہ صاحب کی صحتِ کاملہ کیلئے دعا کی درخواست

قادیان ۲۰ر ستمبر۔ سیدنا حضرت مسیح موعود علیہ السلام کے پوتے، قمر الانبیاء حضرت مرزا بشیر احمد صاحب رضی اللہ عنہ کے بڑے صاحبزادے محترم مرزا مظفر احمد صاحب اقتصادی مشیر صدرِ پاکستان پر بتاریخ ۱۵ر ستمبر قاتلانہ حملہ کیا گیا۔ اس کے بارہ میں سلسلہ کے آرگن روزنامہ الفضل ربوہ میں شائع شدہ تفصیل جو یہاں موصول ہوئی ہے۔ احباب جماعت کی اطلاع کے لئے ذیل میں درج کی جاتی ہے دعا ہے کہ اللہ تعالیٰ خاندانِ حضرت مسیح موعود علیہ السلام کے اس مبارک وجود کو اپنے فضل سے جلد از جلد صحتِ کاملہ عطاء فرمائے:۔

اسلام آباد ۱۶ر ستمبر۔ صدر پاکستان کے اقتصادی مشیر محترم جناب ایم۔ ایم احمد پر کل ۱۵ر ستمبر ۱۹۷۱ء کو سیکرٹریٹ بلڈنگ میں کیپٹل ڈویلپمنٹ اتھارٹی (سی۔ ڈی۔ اے) کے ایک ملازم نے چھری سے قاتلانہ حملہ کرکے آپ کو شدید طور پر زخمی کر دیا۔ آپ کو فوراً ہسپتال پہنچایا گیا جہاں سرکاری اعلان کے مطابق آپ کی حالت اللہ تعالیٰ کے فضل سے تسلی بخش ہے۔ حملہ آور جس کا نام محمد اسلم قریشی ہے۔ سیالکوٹ کا رہنے والا بیان کیا جاتا ہے۔ اور سیکرٹریٹ بلڈنگ کے پرنٹنگ شعبہ میں سی۔ ڈی۔ اے کی طرف سے فورمین ہے۔ اسے موقع پر ہی گرفتار کر لیا گیا۔

یہ افسوسناک واقعہ کل صبح پونے آٹھ بجے اُس وقت پیش آیا جب آپ تیسری منزل پر واقع اپنے دفتر میں جانے کے لئے لفٹ میں داخل ہو رہے تھے۔ اخبارات میں شائع ہونے والی اطلاعات کے مطابق حملہ آور نے اچانک آپ کے بائیں جانب پسلیوں کے نیچے چھری گھونپ دی جس سے تین انچ گہرا زخم آیا۔ نہ معلوم حملہ آور افسرانِ اعلیٰ کی لفٹ میں کیسے داخل ہو گیا۔ اور اس موقع پر موجود لفٹ کے ملازمین نے حملہ آور کو روکنے کی کیوں کوشش نہ کی۔ آپ نے خود ہی فوراً حملہ آور کو پکڑ لیا۔ اس ہاتھا پائی کے دوران وہ مزید وار کرنے کی کوشش کرتا رہا۔ چنانچہ آپ کے سر، انگلیوں اور بائیں ٹانگ پر بھی زخم آئے۔ اس اثناء میں آپ کا جمعدار اردلی بھی وہاں پہنچ گیا۔ اور اس نے مجرم کو قابو میں لے کر اسے بے دست دپا کر دیا۔ بعد میں اسے پولیس کے حوالہ کر دیا گیا۔

محترم جناب ایم۔ ایم احمد کو پہلے اسلام آباد کے پولی کلینک میں پہنچایا گیا جہاں آپ کو ابتدائی طبی امداد دی گئی۔ بعد میں آپ کو آپ کی کار میں بٹھا کر کمبائنڈ ملٹری ہسپتال لے جایا گیا جہاں بریگیڈیئر شوکت علی سرجن اور کرنل محمود الحسن سرجن نے آپ کا آپریشن کیا۔

احبابِ جماعت درد و الحاح سے دعائیں کریں کہ اللہ تعالیٰ اپنے فضل و کرم سے محترم جناب ایم۔ ایم احمد کا حافظ و ناصر ہو۔ آپ کو صحتِ کاملہ و عاجلہ عطا فرمائے۔ نیز احبابِ جماعت کی حفاظت و تائید و نصرت فرمائے اور دشمنوں کے ہر شر سے اپنی حفظ و امان میں رکھے آمین ؛

○

حضرت مصلح موعودؓ کی زرّیں نصیحت

"دفتر سوم والوں کا فرض ہے کہ وہ ایسا اچھا نمونہ دکھائیں جو دفتر چہارم والوں کیلئے قابلِ رشک ہو۔ اور دفتر چہارم والوں کا فرض ہے کہ وہ ایسا اچھا نمونہ دکھائیں جو دفتر پنجم والوں کیلئے قابلِ رشک ہو اور یہ سلسلہ اسی طرح جاری رہے یہاں تک کہ قیامت تک یہ سلسلہ چلتا چلا جائے"

(الفضل ۲ر دسمبر ۱۹۴۷ء)

ملک صلاح الدین ایم۔ اے پرنٹر و پبلشر نے رانا آرٹ پریس امرتسر میں چھپوا کر دفتر اخبار بدر قادیان سے شائع کیا۔ پروپرائیٹر: صدر انجمن احمدیہ قادیان۔

ہفت روزہ
بدر
جلد ۲۰ ○ شمارہ ۳۸
قادیان
تحریکِ جدید نمبر
۲ ر شعبان ۱۳۹۱ ہجری ۲۳ ر تبوک ۱۳۵۰ ہش
۲۳ ر ستمبر ۱۹۷۱ء

تحریکِ جدید دائمی تحریک ہے

جماعتِ احمدیہ کا قیام جس عظیم الشان مقصد کے پیشِ نظر عمل میں آیا اس کے متعلق سیدنا حضرت مسیح موعود علیہ السلام کے اس الہام میں نہایت ہی جامع الفاظ میں اشارہ کیا گیا ہے۔ اللہ تعالیٰ نے حضورؑ کے متعلق فرمایا :-

یُحْیِ الدِّیْنَ وَیُقِیْمُ الشَّرِیْعَۃَ

اس برگزیدہ بندے کا کام دینِ اسلام کا احیاء اور شریعتِ محمدیہؐ کا قائم کرنا ہے۔ چنانچہ حضور علیہ السلام نے خدا تعالیٰ سے توفیق پاکر حمایتِ اسلام کے لئے وہ عظیم الشان کارنامے کئے جن کی یاد رہتی دُنیا تک قائم رہے گی۔ خدا تعالیٰ کے مامور کے ذریعہ اِس بے دینی اور مادہ پرستی کے زمانہ میں احیاءِ اسلام کا یہ بیج بویا گیا۔ آپؑ کے بعد آپؑ کے خلفاء نے اس پودہ کی آبیاری فرمائی اور خدا کے فضل سے اب یہ ایک تناور درخت ہو چکا ہے۔ جس کی شاخیں اکنافِ عالم میں پھیل رہی ہیں۔ اور اس کے شیریں ثمرات سے ایک دُنیا رُوحانی خوراک حاصل کر رہی ہے۔ اور اس کے ٹھنڈے اور امن بخش سایہ میں آجانے کے لئے بہت سی سعید روحیں کشاں کشاں احمدیت یعنی حقیقی اسلام کی طرف رجوع کر رہی ہیں۔ یہ سب کام خدا تعالیٰ کی خاص تقدیر کے تحت عمل میں آرہا ہے۔ اپنی حکمتِ کاملہ کے تحت خدا تعالیٰ یکے بعد دیگرے نیک بندوں کو مومنوں کی قیادت کے لئے کھڑا کرتا چلا جا رہا ہے۔ تا آنکہ سورۂ صف میں امام مہدی اور مسیح موعود کے زمانہ میں اسلام کے جس روحانی عالمگیر غلبہ کی خبر دی گئی تھی وہ اپنی پوری شان کے ساتھ دُنیا میں جلوہ گر ہو جائے۔

جماعتِ احمدیہ کا ہر قدم اسی روشن مستقبل کو قریب تر لانے کے لئے اُٹھ رہا ہے۔ تحریکِ جدید کی مبارک تحریک بھی انہیں بابرکت وسائل میں سے ایک بڑا اور عظیم وسیلہ ہے جس کا آغاز سیدنا حضرت المصلح الموعود کے مبارک ہاتھوں القائے ربانی سے ۱۹۳۴ء میں ہوا۔ حضور رضؓ ہی کے الفاظ میں تحریکِ جدید کا خلاصہ مقاصدِ عظیمہ بھی سُن لیں فرمایا :-

"تحریکِ جدید دراصل اسلام کے احیاء کا نام ہے۔ جدید وہ صرف ان معنوں میں ہے کہ دنیا اس سے ناواقف ہو گئی تھی۔ ورنہ درحقیقت وہ تحریک قدیم ہی ہے ..... اور یہ ہماری بدقسمتی تھی کہ ہمیں ایک پُرانی چیز کو نیا کہنا پڑا۔ کیونکہ لوگ اس سے ناواقف ہو چکے تھے۔ وہ جدید نہیں بلکہ قدیم ہے۔ رسولِ کریم صلے اللہ علیہ وسلم اور آپ کے صحابہؓ نے جس طرز پر زندگی بسر کی ہم تحریکِ جدید کے ذریعہ اس کے قریب قریب لوگوں کو لانے کی کوشش کرتے ہیں"

اِسی طرح فرمایا :-

"تحریکِ جدید کو اس لئے جاری کیا گیا ہے کہ اس کے ذریعہ ہمارے پاس ایسی رقم جمع ہو جائے جس سے خدا تعالیٰ کے نام کو دنیا کے کناروں تک آسانی اور سہولت کے ساتھ پہنچایا جا سکے۔ تحریکِ جدید کو اس لئے جاری کیا گیا ہے تاکہ کچھ افراد ایسے میسّر آجائیں جو اپنے آپ کو خدا تعالیٰ کے دین کی اشاعت کے لئے وقف کر دیں اور اپنی عمریں اس کام میں لگا دیں۔ تحریکِ جدید کو اس لئے جاری کیا گیا ہے تاکہ وہ عزم و استقلال ہماری جماعت میں پیدا ہو جو کام کرنے والی جماعتوں کے اندر پیدا ہونا ضروری ہوتا ہے"

ایک اور موقعہ پر حضور نے بڑے ہی مختصر مگر جامع الفاظ میں تحریکِ جدید کی ضرورت پر روشنی ڈالتے ہوئے فرمایا :-

"تمام لوگوں تک پہونچنے کے لئے ہمیں آدمیوں کی ضرورت ہے۔ ہمیں روپے کی ضرورت ہے ہمیں عزم و استقلال کی ضرورت ہے۔ ہمیں دعاؤں کی ضرورت ہے۔ جو خدا تعالیٰ کے عرش کو ہلا دیں۔ اور انہی چیزوں کے مجموعے کا نام تحریکِ جدید ہے"

ان اغراض و مقاصد کے پیشِ نظر حضور رضی اللہ عنہ نے تبلیغ و اشاعتِ دین کا ایک جامع منصوبہ جماعت کے سامنے رکھا۔ اس میں جہاں تبلیغ کے کام کو منصوبہ بند طریق پر ساری دنیا میں جاری کرنے کی سکیم پیش کی وہاں حضور نے ایسے طریق اور وسائل بھی جماعت پر واضح کئے کہ وہ اپنے گھریلو اخراجات میں کمی کر کے خدا تعالیٰ کے دین کے لئے آسانی کے ساتھ روپے دے سکتے ہیں۔

حضور رضؓ نے احبابِ جماعت کو سادہ زندگی گزارنے کی راہ دکھائی۔ ایسے اخراجات کو بند کر دینے کی تلقین فرمائی جس سے نہ صرف یہ کہ محنت سے کمایا ہوا روپیہ بے سُود جاتا ہے بلکہ ایک دوسرے پہلو سے خود اپنے اندر اور اپنی اولاد کے اندر ایسی بد اخلاقیاں جنم لیتی ہیں جن سے روحانی افراد کا محفوظ رکھا جانا ہی بہتر ہے۔ لوگ سینما بینی اور تھیٹر وغیرہ تماشوں پر اپنی آمدنی کا ایک بڑا حصّہ بے تحاشا خرچ کرتے اور اُسے تفریح کا سامان سمجھتے ہیں۔ اور نہیں جانتے کہ غیر شعوری طور پر کس قدر خطرناک زہر اُن کے اعصاب میں اتر رہا ہے۔ حضور رضؓ نے ایسے فضول اور لغو مشاغل پر اپنا روپیہ خرچ کرنے سے ممانعت فرمائی۔ اسی طرح حضور رضؓ نے لباس میں کفایت شعاری کے طریق اپنانے۔ کھانے پینے میں تکلفات سے بچنے اور سادہ اور ضروری غذا استعمال کرنے پر زور دیا۔ جس سے بچا ہوا روپیہ آسانی کے ساتھ خدا تعالیٰ کے دین کی اشاعت میں دیا جا سکتا ہے۔

حضور رضؓ نے مطالباتِ تحریکِ جدید کے ذریعہ اشاعتِ دین کا فریضہ سرانجام دینے کے لئے مخلص نوجوانوں کو زندگی وقف کرنے کی دعوت دی چنانچہ صدہا نوجوانوں نے اپنے پیارے امام کی آواز پر لبیک کہا۔ آج ساری دنیا میں جو تبلیغِ اسلام کا ڈنکا بج رہا ہے وہ انہی سرفروشوں کی بے مثال قربانیوں کا نتیجہ ہے۔

خدمت و اشاعتِ دین کے لئے افراد کے ساتھ پیسے کی بھی ضرورت تھی جس کے لئے حضرت مصلح موعود رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے جماعت کو مالی قربانیوں کے لئے بلایا۔ سب سے پہلے حضور رضؓ نے ان کے اندر رُوحانی حرارت پیدا کی۔ ان کی ذمہ داریاں ان پر واضح کیں۔ اور بتایا کہ اس وقت روئے زمین پر سوائے احمدیہ جماعت کے کوئی دوسری جماعت نہیں جو اِس خدمت کو سرانجام دینے کے لئے میدان میں نکلا ہو۔ اس لئے ہر مخلص احمدی کا فرض ہے کہ دین کی اس اہم ضرورت کا احساس کرے اور بڑھ چڑھ کر مالی قربانیوں میں حصّہ لے چنانچہ جس اعلےٰ جذبہ کے تحت اس مبارک تحریک کا اعلان محبوب امام کی طرف سے ہوا اسی کے مطابق احباب جماعت نے بھی اس پر پُرخلوص لبیک کہا۔ جلد ہی پیارے امام کے قدموں میں ہزاروں ہزار روپیہ لاکر رکھ دیا۔ اسی کا نتیجہ تھا کہ یہ کام بڑی کامیابی اور سُرعت کے ساتھ منصوبہ بند طریق پر جاری کر دیا گیا۔ آج تحریکِ جدید کو جاری ہوئے ۳۸ سال ہوتے ہیں۔ مخلصین کی مالی اور جانی قربانیاں جاری ہیں۔ تبلیغ و اشاعتِ دین کا کام ساری دنیا میں ہو رہا ہے۔ جس کے شاندار نتائج ایک دنیا اپنی آنکھوں سے دیکھ رہی ہے۔ تحریکِ جدید ہی کی برکت ہے کہ آج احمدیت پر سورج غروب نہیں ہوتا۔ دنیا کی مختلف زبانوں میں قرآن کریم کے تراجم کئے جاکر ان لوگوں کے لئے کلام اللہ کو ان کی اپنی زبانوں میں پڑھنے اور سمجھنے کے مواقع فراہم کئے جا رہے ہیں۔ اسلامی تعلیمات پر مشتمل اعلیٰ درجہ کا لٹریچر اُن کی زبانوں میں شائع کر کے انہیں اسلام سے روشناس کیا جا رہا ہے۔ جگہ جگہ مساجد تعمیر ہو رہی ہیں۔ جو تبلیغ و اشاعتِ دین کا مرکز بن رہی ہیں۔ اس طرح کی ملی جُلی مسلسل جد و جہد اور احبابِ جماعت کی مسلسل قربانیوں کا نتیجہ یہ ہے کہ ہزاروں ہزار افراد جو کچھ عرصہ قبل اسلام اور بانیٔ اسلامؐ کے دشمن تھے یا ان مبارک ناموں سے قطعی ناآشنا تھے آج حلقہ بگوشِ اسلام ہو کر اس مبارک دین کے دالہ و شیدا بن چکے ہیں۔ اور صبح و شام پاک محمد مصطفےٰ صلی اللہ علیہ وسلم پر درود اور سلام بھیج رہے ہیں۔

(باقی دیکھئے صفحہ ۷ پر)

اخبارِ احمدیہ

قادیان ۲۰ ر تبوک (ستمبر)۔ سیدنا حضرت خلیفۃ المسیح الثالث ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز کے متعلق ۱۶ ر ستمبر کی آمدہ اطلاع مظہر ہے کہ حضور انور تا حال اسلام آباد میں قیام فرما ہیں۔ اور کہ حضور ایدہ اللہ تعالیٰ کی طبیعت اللہ تعالیٰ کے فضل سے اچھی ہے الحمد للہ۔

قادیان ۲۰ ر تبوک۔ محترم صاحبزادہ مرزا وسیم احمد صاحب مع جملہ بچگان بفضلہ تعالیٰ خیریت سے ہیں البتہ محترمہ بیگم صاحبہ کو پہلے نزلہ اور اب بخار کی شکایت ہے۔ کامل شفایابی کے لئے احباب دُعا فرمائیں۔

قادیان ۲۰ ر تبوک۔ حضرت ناظر صاحب خدمتِ درویشان بذریعہ تار مرسلہ ۱۶ ر ستمبر و موصولہ ۲۰ ستمبر اطلاع فرماتے ہیں کہ محترم مرزا مظفر احمد صاحب کی حالت خطرہ سے باہر ہے۔ انہیں ایک گہرا اور دو چھوٹے زخم آئے ہیں۔

احبابِ جماعت محترم صاحبزادہ صاحب کی صحت کاملہ و عاجلہ کے لئے درد و الحاح سے دعا فرمائیں اللہ تعالیٰ اپنا فضل فرمائے آمین ٭

تبرکات

تحریک جدید کو اس لئے جاری کیا گیا ہے

تاکہ

وہ عزم و استقلال ہماری جماعت میں پیدا ہو جو کام کرنیوالی جماعتوں کے اندر پیدا ہونا ضروری ہے

از سیدنا حضرت اقدس المصلح الموعود رضی اللہ تعالیٰ عنہ

"تحریک جدید کو اس لئے جاری کیا گیا ہے کہ اس کے ذریعہ ہمارے پاس ایسی رقم جمع ہو جائے جس سے خدا تعالیٰ کے نام کو دنیا کے کناروں تک آسانی اور سہولت کے ساتھ پہنچایا جاسکے۔ تحریک جدید کو اس لئے جاری کیا گیا ہے تاکہ کچھ افراد ایسے میسر آجائیں جو اپنے آپ کو خدا تعالیٰ کے دین کی اشاعت کے لئے وقف کر دیں اور اپنی عمریں اسی کام میں لگادیں۔ تحریک جدید کو اس لئے جاری کیا گیا ہے تاکہ وہ عزم و استقلال ہماری جماعت میں پیدا ہو جو کام کرنے والی جماعتوں کے اندر پیدا ہونا ضروری ہوتا ہے۔

چنانچہ ہاتھ سے کام کرنے کی نصیحت، سینما سے بچنے کی نصیحت اور سادہ زندگی اختیار کرنے کی نصیحت اسی لئے کی گئی ہے کہ کوئی شخص بڑے کام نہیں کر سکتا جب تک بڑے کاموں کی صلاحیت اس کے اندر پیدا نہ ہو۔ اور بڑے کاموں کی صلاحیت اس وقت تک پیدا نہیں ہو سکتی جب تک انسان تکلیفیں برداشت کرنے کا عادی نہ بن جاوے۔ جب تک جماعت کے افراد ایک حد تک تکلیفیں برداشت کرنیکے عادی نہ ہوں گے اس وقت تک وہ کسی بڑی قربانی کے لئے تیار نہیں ہو سکتے۔ ہر اونچی سیڑھی پر چڑھنے کے لئے پہلے نیچے کی سیڑھی پر قدم رکھنا ضروری ہوتا ہے ....

..... تم یہ تو کر سکتے ہو کہ باقی ساری جماعت تھوڑی قربانی کر رہی ہو اور کچھ لوگ ایسے ہوں جو زیادہ قربانی کر رہے ہوں۔ مگر تم یہ نہیں کر سکتے کہ باقی ساری جماعت عیش کر رہی ہو اور چند لوگ انتہا درجہ کی قربانی کر رہے ہوں۔ اگر تم ایسا خیال کرو تو یہ ایسی ہی بات ہوگی جیسے کوئی کھٹے پر آم کا پیوند لگادے۔ یا آم پر مالٹے کا پیوند لگادے۔ اور ہمیں اس بات کی ضرورت ہے کہ دنیا میں کچھ لوگ ایسے پیدا ہوں جو ہمارے حکم پر آگ میں کودنے کے لئے تیار ہوں تو ہمیں اپنی تمام جماعت کو تنور کے پاس لاکر بٹھانا پڑے گا۔ اگر ساری جماعت تنور کے پاس بیٹھی ہوگی اور اس کی گرمی اسے جھلس رہی ہو تو چند لوگ ایسے بھی پیدا ہو سکتے ہیں جو اس تنور میں کود پڑیں۔ اور حکم ملنے پر آگ میں چھلانگ لگادیں۔ مگر تم یہ نہیں کر سکتے کہ ساری جماعت تو باغ میں آرام کر رہی ہو اور کچھ لوگ آگ میں کودنے کے لئے تیار ہوں ....

پس جہاں تحریک جدید کی غرض جماعت کے اندر سادہ زندگی کی روح پیدا کرنا اور اسلامی تمدن کا صحیح شعور پیدا کرنا ہے وہاں تحریک جدید کی ایک اہم ترین غرض یہ بھی ہے کہ سب قوموں کو تنور کے پاس لاکر بٹھا دیا جائے تاکہ ضرورت پر اس میں سے ایسے لوگ پیدا ہوتے جائیں جو حکم کے ملتے ہی اس تنور میں کود جائیں اور اپنی جان کو سلسلہ اور اسلام کے لئے قربان کر دیں۔ اگر سب لوگ تنور کے ارد گرد نہیں بیٹھیں گے تو چند لوگ بھی تنور کے اندر کودنے کے لئے میسر نہیں آسکیں گے۔ یہ خدائی قانون ہے جو قوم کی ترقی کی حالت میں بھی جاری رہتا ہے اس کے زوال کی حالت میں بھی جاری رہتا ہے۔ خوشی میں بھی جاری رہتا ہے اور غمی میں بھی جاری رہتا ہے کہ جب لوگ کسی کو کوئی بڑا کام کرتا دیکھتے ہیں تو انہیں اس سے اُنس پیدا ہو جاتا ہے۔ اور اس وقت ان کے دلوں میں ایسا جوش پیدا ہوتا ہے کہ ان کی کمزوریاں چھپ جاتی ہیں۔ ان کی بے استقلالی جاتی رہتی ہے۔ اور وہ بھی بڑے سے بڑے کام کرنے کے لئے تیار ہو جاتے ہیں .... جب قربانی کا وقت آئے گا اس وقت یہ سوال نہیں رہے گا کہ کوئی مبلغ کب واپس آئے گا؟ اس وقت واپسی کا سوال بالکل عبث ہوگا .... جب تک ہر ملک اور علاقہ میں عبد اللطیف پیدا نہیں ہو جاتے اُس وقت تک احمدیت کا رعب پیدا نہیں ہو سکتا"

(خطبہ جمعہ ۲۷ نبوت (نومبر) ۱۳۲۱ ہش / ۱۹۴۲ء)

عہدیداران جماعتہائے احمدیہ کی توجہ کیلئے

از حضرت مولوی عبد الرحمٰن صاحب فاضل ناظر اعلیٰ صدر انجمن احمدیہ و وکیل اعلیٰ تحریک جدید قادیان

سیدنا حضرت خلیفۃ المسیح الثانی رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے فرمایا تھا:۔

"جو کام بندوں کے سپرد ہوئے ہیں ان کے متعلق یہ دیکھنا بھی ضروری ہوتا ہے کہ انکی تکمیل میں بندوں نے کتنا حصّہ لیا ہے۔ مَیں نے جماعت کو بارہا بتایا ہے کہ اللہ تعالیٰ جب کسی جماعت کے سپرد کوئی کام کرتا ہے تو پہلے سے اس نے انسانی طاقتوں کا اندازہ کر لیا ہوتا ہے اور وہی کام اس کے سپرد کرتا ہے جو اس کی طاقت کے اندر ہو۔ اور یہ کبھی نہیں ہوا کہ اللہ تعالیٰ نے کسی جماعت کے سپرد کوئی کام کیا ہو اور وہ اس کام کو سرانجام دینے کی اہلیت اپنے اندر نہ رکھتی ہو۔ پس تمہارے سپرد اللہ تعالیٰ کا یہ کام کرنا کہ تم دنیا میں اسلام کا نور پھیلاؤ ظاہر کرتا ہے کہ تم میں اس کام کی اہلیت موجود ہے اور اگر تم اخلاص اور قربانی سے کام کرو تو یقیناً اس کام کو سرانجام دے سکتے ہو۔ مگر مجھے افسوس سے کہنا پڑتا ہے کہ بعض لوگ معمولی معمولی عذرات کی بناء پر اس اہم فریضہ کی ادائیگی میں تساہل سے کام لینے لگ جاتے ہیں۔ جس کا نتیجہ یہ ہوتا ہے کہ وہ خود بھی ثواب سے محروم رہتے ہیں اور دنیا کی ظلمت بھی دُور نہیں ہوتی۔ اس میں کوئی شبہ نہیں کہ جو شخص اس کام میں حصّہ لیگا اسے اپنے وقت کو بھی قربان کرنا پڑیگا۔ اپنا مال بھی قربان کرنا پڑے گا۔ اپنے آرام و آسائش کو بھی قربان کرنا پڑے گا۔ لیکن دنیا کا کونسا کام ہے جس کے لئے کوئی قربانی نہیں کی جاتی ــــ"

امسال بھی ہفتہ تحریک جدید منایا جا رہا ہے۔ جماعت ہائے احمدیّہ کے عہدہ داروں کا فرض ہے کہ اس کی کامیابی کے لئے دستِ تعاون بڑھائیں اور اس کی اہمیت خصوصًا نئی پود پر واضح فرمائیں۔ اور تحریکِ جدید کی کامیابی اور سلسلہ کی ترقی کے لئے خاص طور پر دعائیں کی جائیں۔

اللہ تعالےٰ سب کو حصولِ رضائے الٰہی کی
اس راہ پر گامزن ہونے کی
توفیق نصیب فرمائے۔
آمین

مبلغین و معلمین سلسلہ اور خدام توجہ فرمائیں!

از محترم صاحبزادہ مرزا وسیم احمد صاحب ناظر دعوۃ و تبلیغ و تربیت۔ انچارج وقف جدید و صدر مجلس خدام الاحمدیہ مرکزیہ قادیان

چندہ تحریکِ جدید کے الہامی منصوبہ کے ذریعہ اندرون و بیرون ملک میں جس قدر عظیم الشان تبلیغی کام انجام پاچکے ہیں اور پارہے ہیں ان سے کوئی احمدی ناواقف نہیں۔ بھارت کا چندہ تحریکِ جدید اندرونِ ملک اشاعتِ اسلام کے لئے ایک مضبوط ستون کا کام دیتا ہے۔ ہفتہ تحریک جدید میں اس چندہ کی وصولی اور جو احباب اس میں شامل نہیں ان کی شمولیت کیلئے تمام مبلغین و معلمین وقفِ جدید اور مجالسِ خدام الاحمدیہ کو پوری طرح مقامی جماعتوں سے تعاون کر کے اپنا فرض ادا کرنا چاہیئے۔ سیّدنا حضرت خلیفۃ المسیح الثالث ایّدہ اللہ تعالےٰ فرماتے ہیں:۔

"اپنی ذمہ داریوں کو ادا کرنے کیلئے ایثار اور فدائیت کا دعویٰ کرنا یا عزم کا اظہار زبان سے کرنا یہ کافی نہیں ہے۔ اس کے ساتھ ہی (باستثناء منافقین کہ جن کا ذکر قرآن کریم میں آتا ہے کہ دعویٰ ہے مگر تیاری نہیں ان منافقین کے گروہ کے علاوہ) ساری جماعت کو تیار کرنا ہوگا ہر قسم کی قربانیاں دینے کیلئے۔ اور ہم جو ذمہ دار ہیں ہم پر یہ فرض ہے کہ ہم جماعت کو تیار کریں۔ یہ عظیم الشان موقعہ اشاعتِ اسلام اور دینِ حق کے غلبہ کا اللہ تعالیٰ نے آسمانی فیصلوں کے ذریعہ اور فرشتوں کے نزول کے ساتھ پیدا کر دیا ہے۔ ہمارے سامنے میدان خالی پڑا ہے۔ ہم نے آگے بڑھنا ہے، دلائل کے ہتھیار لیکر ہم نے آگے بڑھنا ہے نور کی شمعیں ہاتھ میں لئے ہوئے۔ ہم نے آگے بڑھنا ہے توحیدِ خالص کی جو کرنیں جسموں سے پھوٹتی ہیں (جب توحیدِ خالص ایک دل میں قائم ہو جاتی ہے) ان کرنوں کے سہارے۔ اور اس کے لئے ہمیں خود کو اور جماعت کو تیار کرنا ہے ــــ"

آپ سب کا فرض ہے کہ دیگر عہدیداروں کے تعاون سے اس ہفتہ تحریک جدید کے جلسے منعقد کریں۔ اور پوری سعی کریں کہ نو احمدی اور نوجوان جو اس چندہ میں شامل نہیں ان پر اس کی اہمیت واضح ہو اور وہ اس میں شرکت کریں۔ اور جو بقایا دار ہوں وہ بقایا جات ادا کریں۔ اشاعتِ اسلام کے سلسلہ میں مالی لحاظ سے تقویت کا موجب ہوں۔ اور احباب جو اپنی زندگیاں وقف کر سکتے ہوں ان کو اس وقف کی تحریک کی جائے اور سب سے بڑی بات یہ ہے کہ اس تحریک کی کامیابی کیلئے دعائیں کی جائیں۔ اللہ تعالیٰ ہمیں توفیق عطا کرے آمین۔

خواتین جماعتِ احمدیہ اور مسلم خواتین دورِ اوّل

از
محترمہ سیدہ امۃ القدوس صاحبہ
بیگم صاحبہ صدر لجنہ اماء اللہ مرکزیہ
قادیان

(۱)

اس وقت تمام جہان کفر و فساد اور شرک و الحاد اور بدعملی میں گرفتار ہے۔ اُمّتِ مسلمہ جس کے ذمّہ امر بالمعروف اور نہی عن المنکر کا فریضہ تھا، اسلام سے بے گانہ ہو چکی ہے۔ چند دن قبل یہ خبر آپ کی نظروں سے گزری ہوگی کہ لاہور کی ایک نوجوان مسلمان لڑکی نے اعلان کیا کہ وہ اس نوجوان سے شادی کرے گی جو پتنگ بازی کے مقابلہ میں اس کو شکست دیدیگا۔ اخباری نمائندوں سے اس کے والد نے جو دیرینہ پتنگ باز ہے اس خبر کی تصدیق کی۔

(۲)

اسلام کے دورِ اول میں مسلم خواتین نے عدیم المثال قربانیاں پیش کیں۔ اپنے خاوندوں اور عزیزوں کو اسلام کی جدّ وجہد میں شرکت اور مالی قربانیوں میں شریک ہونے سے نہ صرف روکا نہیں بلکہ اس پر مسرّت کا اظہار کیا۔ دین کو دنیا پر ترجیح دی۔ اسلام کے عملی حصّہ پر پوری طرح عمل کیا۔ اپنے زیورات فی سبیل اللہ پیش کر دیئے۔ اسی لئے وہ بھی رَضِیَ اللّٰہُ عَنْھُمْ وَرَضُوْا عَنْہُ کی الٰہی سند میں شامل ہوئیں اور ایسی ہی خواتین کے قدموں تلے مطابق حدیثِ نبوی جنّت ہوتی ہے۔

(۳)

اس وقت جبکہ بحرِ عصیاں متلاطم ہے اور بنی نوع انسان تباہی کی طرف رواں دواں ہے۔ اور اُمّتِ مسلمہ کے مرد و زن کا وہ حال ہے جو اُوپر بیان ہوا تو ہم خواتین کا فرض ہے کہ دورِ اوّل کی مسلم خواتین کے نقشِ قدم پر چلیں۔ تا دنیا پر آشکار ہو کہ حضرت مسیح موعود علیہ السلام کی آمد سے ایک ایسی جماعت پیدا ہوئی ہے جس کے مرد و زن دورِ اوّل کے مسلمانوں جیسی قربانیاں کرتے ہیں۔

اے بھارت کی احمدی خواتین! ہمارے سامنے بہت بڑا کام ہے۔ اور ہمارا فرض ہے کہ دیگر چندوں کی طرح تحریکِ جدید کے ہفتہ میں خصوصًا وصولی چندہ میں عہدیداران لجنات سے تعاون کریں اور جو اس بابرکت اور الہامی تحریک میں شامل نہیں ان کو شامل کریں۔ اللہ تعالےٰ ہم سب کے ساتھ ہو آمین۔

سادہ زندگی کا مقصد اور اُس کا پس منظر

(از محترم چوہدری شبیّر احمدؐ صاحب وکیل المال ربوہ)

تحریکِ جدید کا پس منظر

جماعت احمدیہ ۱۹۳۴ء میں جس خطرناک دَور سے گذر رہی تھی سیدنا حضرت المصلح الموعود رضی اللہ تعالےٰ عنہ کے حسبِ ذیل ولولہ انگیز خطاب سے اس کا بخوبی اندازہ ہو سکتا ہے۔ فرمایا:۔

"آپ لوگوں کو یاد رکھنا چاہیئے کہ ہمارے لئے یہ وقت بہت نازک ہے۔ ہر طرف سے مخالفت ہو رہی ہے۔ اور اس کا مقابلہ کرتے ہوئے سلسلہ کی عزّت اور وقار کو قائم رکھنا آپ لوگوں کا فرض ہے"

اِس مقابلہ کے لئے جماعت کو تیار کرنے کی غرض سے حضورؓ نے فرمایا:۔

"اس کے لئے مَیں آپ لوگوں سے ایسی بھی قربانیوں کا مطالبہ کروں گا جن کا پہلے مطالبہ نہیں کیا گیا۔ اور ممکن ہے پہلے وہ معمولی نظر آئیں مگر بعد میں بڑھتی چلی جائیں۔ اس لئے ہر گوشہ کے احمدی اس لئے تیار رہیں۔ اور جب آواز آئے تو فوراً لبیک کہیں"

(اقتباسات از خطبہ جمعہ ۱۶ر نومبر ۱۹۳۴ء)

مطالبات تحریکِ جدید کا خلاصہ

چند تمہیدی اور تعارفی خطبات کے بعد حضورؓ نے جماعت کے سامنے اُنیس قسم کی قربانیوں کا مطالبہ فرمایا۔ جو جماعت میں "مطالباتِ تحریکِ جدید" کے نام سے معروف ہیں۔ کچھ عرصہ بعد اس میں آٹھ مطالبات کا اضافہ فرمایا۔ ان تمام کا خلاصہ بیان کرتے ہوئے حضورؓ نے فرمایا:۔

"تحریکِ جدید کو اس لئے جاری کیا گیا ہے کہ اس کے ذریعہ ہمارے پاس ایسی رقم جمع ہو جائے جس سے خدا تعالےٰ کے نام کو دنیا کے کناروں تک آسانی اور سہولت سے پہنچایا جا سکے۔ تحریکِ جدید کو اس لئے جاری کیا گیا ہے تاکہ کچھ افراد ایسے میسّر آجائیں جو اپنے آپ کو خدا تعالیٰ کے دین کی اشاعت کے لئے وقف کر دیں اور اپنی عمریں اسی کام میں لگا دیں۔ تحریکِ جدید کو اس لئے جاری کیا گیا ہے کہ تا وہ عزم استقلال ہماری جماعت میں پیدا ہو۔ جو کام کرنے والی جماعتوں کے اندر پیدا ہونا ضروری ہوتا ہے۔ چنانچہ ہاتھ سے کام کرنے کی نصیحت۔ سینما سے بچنے کی نصیحت اور سادہ زندگی اختیار کرنے کی نصیحت اس لئے کی گئی ہے کہ کوئی شخص بڑے کام نہیں کر سکتا جب تک بڑے کاموں کی صلاحیت اس کے اندر پیدا نہ ہو۔ اور بڑے کاموں کی صلاحیت اس وقت تک پیدا نہیں ہو سکتی جب تک انسان تکلیفیں برداشت کرنے کا عادی نہ ہو جائے"

(از خطبہ جمعہ ۲۷ر نومبر ۱۹۴۲ء)

مطالبہ سادہ زندگی کی اہمیّت

اِن ارشادات کی روشنی میں تحریکِ جدید کا سب سے پہلا اور نہایت اہم مطالبہ "سادہ زندگی" بسر کرنے کا ہے۔ اس مطالبہ کی اہمیّت حضورؓ نے مختلف موقعوں پر مختلف زاویوں سے جماعت کو ذہن نشین کرا دی ہے۔ فرمایا:۔

(۱)۔ "اس زمانہ میں مالی قربانی کی بہت ضرورت ہے۔ اس لئے سب مرد اور عورتیں اپنی زندگی کو سادہ بنائیں۔ اور اخراجات کم کر دیں تاکہ جس وقت قربانی کے لئے اللہ تعالیٰ کی طرف سے آواز آئے وہ تیار ہوں"

(الفضل ۱۲ر جون ۱۹۳۵ء)

(۲)۔ پھر فرمایا۔ "سادہ زندگی کی تحریک کوئی معمولی نہیں بلکہ دراصل دنیا کے آئندہ امن کی بنیاد اسی پر ہے"

(از خطبہ جمعہ ۹ر اکتوبر ۱۹۳۶ء)

سادہ زندگی سے کیا مُراد ہے؟

ہمارے محبوب امام رضی اللہ تعالےٰ عنہ کے اِن ارشادات کے بعد اس بارہ میں بحث کی کوئی گنجائش ہی نہیں رہی کہ سادہ زندگی کو اختیار کرنا چاہیئے یا نہیں۔ کیونکہ اس کی ضرورت اس درجہ لابدی ہو چکی ہے کہ اس کے اختیار کئے بغیر نہ تو اسلام کی خدمت کا حق ادا ہو سکتا ہے اور نہ ہی امنِ عالم کی امید کی جا سکتی ہے۔ اس لئے اب صرف اس سوال پر غور کرنا چاہیئے کہ سادہ زندگی سے کیا مراد ہے۔ اس کے لئے ہمیں کن کن چیزوں سے دستکش ہونا پڑے گا۔ اور کن کن طریقوں کو اختیار کرنا ہوگا۔ وہ حضور کے متعدد خطبات میں مذکور ہیں۔ اور جماعت کا اکثر حصہ اُن سے واقف ہے۔ مثلاً کھانا۔ لباس۔ زیورات۔ شادی بیاہ۔ سینما۔ علاج اور آرائش و زیبائش یہ وہ سات چیزیں ہیں جن پر اکثر بے تحاشا اور فضول اخراجات ہوتے ہیں۔ حضورؓ نے ان میں سے ہر ایک شق کے بارے میں مفصل ہدایات ارشاد فرمائی ہیں۔ اس مختصر سے مضمون میں ان کو دہرانا ممکن نہیں۔ البتہ سادہ زندگی کی اجمالی تعریف اور اس کا طریق جو وقت کے تقاضا کے مطابق جماعت احمدیہ کو اختیار کرنا چاہیئے اس سلسلہ میں حضورؓ کے مزید ارشادات پیش کئے جاتے ہیں۔

سادہ زندگی کی اجمالی تعریف یوں کی جا سکتی ہے کہ جو زندگی تکلّفات سے پاک ہو۔ اور خرچ کے موقع پر اسراف اور بخل کی حدود سے دُور رہتی ہو وہ سادہ زندگی کہلائے گی۔ جیسا کہ ارشادِ باری تعالےٰ ہے:۔

وَالَّذِيْنَ اِذَآ اَنْفَقُوْا لَمْ يُسْرِفُوْا وَلَمْ يَقْتُرُوْا وَكَانَ بَيْنَ ذٰلِكَ قَوَامًا۔

(سورۃ الفرقان آخری رکوع)

اور اللہ تعالےٰ کے بندے ایسے ہوتے ہیں کہ جب خرچ کرتے ہیں تو فضول خرچی سے کام نہیں لیتے۔ اور نہ ہی بخل سے کام لیتے ہیں۔ اور ان کا خرچ کرنا انہی دونوں حالتوں کے درمیان ہوتا ہے۔

احادیثِ نبویؐ سے ایک ارشاد

یہی وہ رُوح تھی جس کے پیشِ نظر احادیث سے معلوم ہوتا ہے کہ آنحضور صلے اللہ علیہ وسلم اور صحابہ کرام رضوان اللہ علیہم نے اپنی زندگیاں نہایت سادہ گذاریں۔ اور تکلّفات سے بکلّی اجتناب کیا۔ مثال کے طور پر حضرت حذیفہؓ کی روایت ہے کہ آنحضور صلی اللہ علیہ وسلم نے ہمیں ریشم اور دیباج کے کپڑوں کے استعمال سے منع فرمایا تھا۔ سونے اور چاندی کے برتنوں میں پانی پینے سے روک دیا۔ اور فرمایا کہ یہ چیزیں اس دنیا میں کفار کے لئے ہیں۔ اور تمہارے لئے آخرت میں ہوں گی۔

(بخاری)

سادہ زندگی کی بنیاد اعلیٰ مقاصد پر ہونی چاہیئے

اس موقعہ پر یہ بیان کرنا عین مناسب ہوگا کہ سادہ زندگی کے ساتھ اعلیٰ مقاصد کو وابستہ کرنا نہایت ضروری ہوگا۔ اگر کسی اعلیٰ مقصد کے بغیر سادگی اختیار کی جائے تو دنیا کی نظر میں وہ بخیل کہلائے گا۔ اور اُخروی زندگی کے لحاظ سے بھی وہ کبھی اعلیٰ مقام کا حقدار نہیں ہو سکتا۔ مثلاً ایک شخص اپنے روزمرّہ کے اخراجات میں محض اس لئے کفایت کرتا ہے کہ اس کی دولت میں اضافہ ہو تو وہ قرآن مجید کے اس انذار کے ماتحت "جَمَعَ مَالًا وَّعَدَّدَهٗ" کے بعد "فِي الْحُطَمَةِ" کا نظارہ دیکھے گا۔ پس سادہ زندگی اختیار کرنے کا کوئی نہایت ہی اعلیٰ مقصد پیشِ نظر رہنا چاہیئے۔ چنانچہ سادہ زندگی کے مطالبات کے تحت جس اعلیٰ اور ارفع مقصد کو سیّدنا حضرت المصلح الموعودؓ نے اپنے ارشادات میں اجاگر فرمایا ہے اس ضمن میں چند اقتباسات درج ذیل کئے جاتے ہیں:۔

(۱)

"جب مشکلات کا وقت آئے تو نہ کھانے کی روک ہماری جماعت کی راہ میں حائل ہو اور نہ لباس کی روک تکلیف میں مبتلا کر سکے۔ بلکہ وہ یہ خیال کریں کہ اگر ہمیں وطن چھوڑنا پڑا تو ہم پہلے ہی وطن چھوڑنے کے عادی ہیں۔ اور اگر کھانا یا لباس میں دقتیں حائل ہیں تو ہم پہلے ہی تھوڑا کھانے اور سادہ لباس پہننے کے عادی ہیں۔ پس وہ خوشی اور دلیری سے مشکلات کا مقابلہ کریں گے۔ اور اپنے دل میں گھبراہٹ اور تکلیف محسوس نہیں کریں گے"

(الفضل ۱۵ر فروری ۱۹۳۶ء)

(۲)

"اس زمانہ میں اشاعتِ اسلام کے لئے کروڑوں روپیہ کی ضرورت ہے۔ مختلف ممالک اور اکناف سے آوازیں آرہی ہیں کہ ہماری طرف ایسے لوگ بھیجے جائیں جو ہمیں اسلام کی تعلیم سکھائیں۔ ایسا لٹریچر بھیجا جائے۔ جو ہمارے شبہات کا ازالہ کرے ..... موجودہ زمانہ میں اس کا (یعنی ایک مومن کا) اپنے کھانے اور پینے اور پہننے پر زیادہ خرچ کرنا یقیناً اسراف ہی میں شامل ہوگا"

(تفسیر کبیر جلد پنجم حصہ دوم) (باقی صفحہ ۱۹ پر)

وَلَلْاٰخِرَۃُ خَیْرٌ لَّکَ مِنَ الْاُوْلٰی

از محترم جناب ملک صلاح الدّین صاحب وکیل المال تحریک جدید قادیان

صداقت اسلام کے دلائلِ لامعہ اور شواہدِ ساطعہ میں سے قرآنِ مجید اور احادیث کی وہ پیشگوئیاں ہیں جن میں بتایا گیا ہے کہ دورِ اوّل میں غلبۂ اسلام کے بعد بیشک کچھ زمانہ تاریکی اور ضعفِ ملّتِ اسلامیہ کا آئے گا۔ لیکن ساتھ ہی امتِ مرحومہ مسلمہ کو قعرِ مایوسی میں گرنے سے یہ کہہ کر اللہ تعالیٰ نے بچایا کہ

وَالضُّحٰی وَاللَّیْلِ اِذَا سَجٰی
مَا وَدَّعَکَ رَبُّکَ وَمَا
قَلٰی۔

کہ اب روشنی چار دانگِ عالم میں پھیلے گی اس کے بعد رات کا زمانہ بھی آئے گا۔ لیکن ہر دو اس امر کے شواہد ہوں گے کہ تیرے ربّ نے نہ تجھے چھوڑا ہے اور نہ تجھ سے نفرت وناپسندیدگی کا اظہار کیا ہے۔ گویا تاریکی کے زمانہ میں بھی اسلام کی تقویت کے وہ سامان کرتا رہے گا۔ چنانچہ اس تاریکی کے دور میں مجدّدین اور ربانی علماء کے ذریعہ مسلمانوں کی اصلاح کا سامان کیا جاتا رہا۔

اب ضعفِ ملّتِ اسلامیہ کی کیفیت اپنی انتہا کو پہنچ چکی تھی۔ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کی روحانی اولاد تو کیا حضور کی جسمانی اولاد بھی اسلام سے برگشتہ ہونے لگی اور آغوشِ صلیب میں جاکر حضورؐ پر ہر رنگ میں حملہ آور ہو رہی تھی۔ بڑے بڑے جُبّہ پوش بھی اسی قعرِ ضلالت میں گر چکے تھے۔ اور طغیان وعصیان کا ایک بے پناہ اور ہلاکت آفرین طوفان برپا تھا۔ جس کے آگے امتِ وسطیٰ جس کا فرض امر بالمعروف ونہی عن المنکر تھا بے بس ہو رہی تھی۔ اور اس کے وابستگان انداد کی یلغار کے وقت نہایت رکیک تاویلات کرکے اپنا دامن چھڑانا چاہتے تھے۔ رسم ورواج۔ مخالفِ اسلام عقائد اور قبور پرستی اور فروعات کے بارے میں باہمی کشمکش کے نتیجہ میں تکفیر بازی نے ان کو معراجِ روحانیت سے قعرِ ذلّت میں گرا دیا تھا۔ وہ اعمالِ صالحہ سے محروم ہو رہے تھے۔ اس وقت اللہ تعالےٰ کے وعدوں کے موافق حضرت مسیح ومہدی علیہ السلام کی صورت میں نیرّ اسلام طلوع ہوا۔

امتِ مسلمہ کے افتراق وانشقاق اور اختلال واضمحلال کے تئیں کسی ثبوت کے دینے کی چنداں ضرورت نہیں۔ یہ امر بدیہی اور معروف ومسلّم ہے۔ البتہ مثلاً بھارتی مسلمان امورِ ملّیہ سے کس قدر غافل ہیں اس کا مختصر ذکر کیا جاتا ہے۔

ہم نے دلّی جیسے شہر میں جو اسلامی حکومت میں طویل عرصہ تک مرکزی حیثیت رکھتا تھا اعلیٰ طبقہ کی مسلم خواتین کو سینما بینی کی لعنت میں گرفتار پایا۔ مخلوط تعلیم کے نتیجہ میں وہاں تعلیم یافتہ مسلم خواتین غیر مسلموں سے شادیاں کر لیتی ہیں اور یہ بے راہ روی تیز رفتاری اختیار کرتی جا رہی ہے۔ ابھی قریب میں سابق مرکزی وزیر ہمایوں کبیر مرحوم کی ایک بچّی نے ایک عیسائی سے شادی کی ہے۔ صدر جمہوریہ ڈاکٹر ذاکر حسین مرحوم کی ایک نواسی نے ان کی زندگی میں اور ایک نے ان کی وفات کے جلد بعد غیر مسلموں سے شادیاں رچائیں۔ یہ صورتِ حال ظاہر کرتی ہے کہ جب اعلیٰ طبقہ تک نے اسلام کے احکام کو نظر انداز کر دیا ہے تو عوام اسلام سے کس قدر بے بہرہ ہوں گے۔

عوام کا حال ہمیں روزنامہ الجمعیۃ دہلی سے واضح طور پر معلوم ہوتا ہے۔ اس میں بار بار تلقین کی جاتی ہے کہ غریب مسلم طلباء کے لئے دو دو چار چار روپے خریدِ کتب وفیس کی اعانت کے لئے اور مسلم طالبات کے لئے کالج کھولنے وغیرہ ملّی مفادات کے لئے کچھ توجّہ کریں لیکن نہیں کی جاتی۔ قومی اور ملّی مفادات کے بارے میں مسلمانوں کی ایسی بے حسّی پر محترم ایڈیٹر صاحب کا قلم خونچکاں ہے۔ آپ ۸ اگست کے ایشوع میں رقمطراز ہیں:۔

"مسلمانوں سے کہو کہ مسلمان لڑکیوں کا ایک کالج قائم کرنا ہے تاکہ وہ اسلامی ماحول میں اعلیٰ تعلیم حاصل کریں اور مخلوط کالجوں میں جاکر اپنی عزّت اور شرف کو بٹّہ نہ لگائیں تو یہ بات مسلمانوں کی سمجھ میں نہ آئے گی اور وہ فوراً غریب بن کر اپنا پیچھا چھڑانے کی کوشش کریں گے۔ خیر یہ تو بدقسمتی کی بات ہے کہ مسلمان اجتماعی کاموں پر پیسہ خرچ کرنا نہیں چاہتا۔ البتہ عید اضحیٰ کی تقریب پر ان میں سے ایسے ایسے فیاض اور دل گردے والے مسلمان نکل آئیں گے جو دو دو ہزار روپے کا بکرا خریدیں گے اور یہ دیکھیں گے کہ اُن کا حریف کہیں اس سے بھی زیادہ موٹا فربہ بکرا خرید کر ہمیں نیچا نہ دکھا دے .... (فضول رسموں وغیرہ پر دولت برباد کرنے کے بعد) جو رقم بچے ..... (اُسے) دھڑلّے سے پوری بے دردی کے ساتھ (یہ) دولت لُٹائی جاتی ہے۔ جب ہم دیکھتے ہیں کہ مسلمانوں پر کوئی مشورہ کارگر نہیں ہوتا تو بعض وقت خیال ہوتا ہے کہ شاید یہاں مسلمان نام کا کوئی گروہ موجود ہی نہیں ہے۔ اور پورا ملک اُن کے وجود سے خالی ہو چکا ہے یا پھر وہ

چناں خفتہ اند کہ گوئی مُردہ اند

..... اور ..... پھر بھی مسلمان سینہ کوبی کرتے ہیں کہ مسجدِ اقصیٰ ہاتھ سے نکل گئی اور بیت المقدس پر اسرائیل نے قبضہ کر لیا ..... اب تو ہم ایسے آلہ کی تلاش میں ہیں جو مسلمانوں کے دلوں میں اتارا جائے اور پھر ان کی آنکھیں کھلیں اور وہ سمجھیں کہ اسلام میں خودکشی حرام ہے۔ اور یہ خودکشی نہیں تو کیا ہے کہ سر پر قیامت کھڑی ہے اور وہ ہر گلی کے چوراہوں پر تاش بازی میں مشغول ہیں۔ یا رات کے ۱۲ بجے تک وہ دکانوں کے تختوں پر گپیں اڑاتے اور ایکٹروں کے نام کی جینا جپتے ہیں۔"

اسی طرح الجمعیۃ ۲ دسمبر ۱۹۷۰ء کی اشاعت میں مرقوم ہے کہ مشہور مسجد فتح پوری دہلی کے رنگ وروغن اور پردوں کی بنوائی کی طرف سالہا سال سے کوئی توجہ نہ تھی۔ ایک پردے کی بنوائی پر صرف اڑھائی صد روپیہ لاگت آتی ہے۔ احباب کو تحریک کرکے چار پردے بنوا دیئے گئے ہیں اور تین ابھی باقی ہیں (ص۱)

گویا کروڑوں مسلمان جن میں لاکھوں متمول بھی ہوں گے۔ جو لوگ (جیسا کہ اس اداریہ میں ذکر ہے) نفلی حج گیارہ گیارہ کرتے ہیں۔ اور ایک دفعہ پر بیس ہزار روپیہ (گویا کئی لاکھ روپیہ) صرف کر دیتے ہیں۔ شادی بیاہ وغیرہ پر بے دریغ اسراف کرتے ہیں لیکن ملّی اور اجتماعی مفادات کے لئے چند روپے تک دینے سے کنّی کتراتے ہیں۔ اور وہ انفاق فی سبیل اللہ کی نیکی سے محروم ہیں

وَمَا اَدْرٰکَ مَا الْعَقَبَۃُ
فَکُّ رَقَبَۃٍ اَوْ اِطْعَامٌ
فِیْ یَوْمٍ ذِیْ مَسْغَبَۃٍ یَتِیْمًا
ذَا مَقْرَبَۃٍ اَوْ مِسْکِیْنًا
ذَا مَتْرَبَۃٍ۔

کی قرآنی وضاحت کے مطابق یہ لوگ روحانی گھاٹی پر چڑھنے کے قابل نہیں۔ روحانی برکات کا حصول محنت طلب ہے۔ جیسے گھاٹی پر چڑھنا۔ اور یہ لوگ حصولِ برکات وانوار کی راہ پر جو صراطِ مستقیم ہی ہے گامزن نہیں ہیں۔

یہ تو ہوُا عوام کا حال۔ اب خواص کا حال سُنیئے گا۔ اور اُن کے حالِ زار پر سر دُھنیئے گا۔ مدرسہ دیوبند عرصۂ دراز سے ایک مشہورِ عالم تعلیمی ادارہ ہے۔ جو اب تک ہزاروں ہزار علماء وفضلاء پیدا کر چکا ہے۔ اس ادارہ کا عالمِ اسلامی کی نگاہ میں ایک خاص مقام ہے۔ اس کے زیرِ تعلیم طلباء کا کردار پڑھیئے جنہوں نے بھارت میں امّتِ مسلمہ کا رہبر بننا ہے:۔

۱۱ جولائی ۱۹۶۹ء کو طلباء کے شورش پسند عنصر نے اچانک ایک ایجی ٹیشن شروع کر دی۔ اور دار العلوم کے احاطہ میں نعرہ بازی اور جلسہ بازی شروع کی۔ اور ہڑتال کا فیصلہ کیا۔ اور اچانک دفتر پر چھاپہ مار کر تمام درس گاہوں کی چابیاں قبضہ میں لے کر اعلان کر دیا کہ کسی کو پڑھنے پڑھانے کی اجازت نہیں۔ اور بعض بڑے اساتذہ نے حدیث شریف کے سبق پڑھانے چاہے اور طلباء کی خاصی تعداد نے پڑھنا چاہا۔ لیکن شورش پسند طلباء نے سبق بند کرانے کے لئے ایسی حرکات کیں جن سے تصادم اور خونریزی کا خطرہ پیدا ہو گیا۔ اور سبق بند کرنا پڑا۔ صدر مدرس اور شیخ الحدیث مولانا فخر الدین صاحب سفر سے واپس آئے اور ہڑتالی طلباء کو بلایا۔ وہ نہیں آئے۔ دوسرے روز آئے لیکن ایجی ٹیشن بند کرنے کو تیار نہ ہوئے۔ انتظامی افسرِ اعلیٰ مولانا محمد طیب صاحب مہتمم دار العلوم سفر سے واپس آئے اور بغیر کسی مطالبہ کے پیش کئے ہڑتال وغیرہ کیئے جانے پر حیران ہوئے اور تین بزرگ اساتذہ کے ذریعہ جن میں سے بعض ان طلباء کے استادوں کے بھی اساتذہ تھے ایک تحریری پیغام بھیجا کہ آپ لوگ اپنا مطالبہ پیش کریں۔ ہم ہمدردی سے غور کریں گے ان طلباء نے ان اساتذہ کو جلسہ میں یہ پیغام پڑھ کر سُنانے کا موقعہ نہیں دیا۔ اور خود پڑھ کر سُناتے ہوئے ایک ایک جملہ پر نہایت حقارت آمیز الفاظ میں تنقید وتردید کی۔ اور ان اساتذہ کو "واپس جاؤ۔ واپس جاؤ" کے نعروں کے ساتھ رخصت کیا۔ اور جواب بھیجا کہ آپ سے ہمارا کوئی مطالبہ نہیں۔ آپ فوراً ہنگامی مجلس شوریٰ تین دن کے اندر طلب کریں ہم مجلس کے سامنے ہی اپنے مطالبات رکھیں گے۔ باوجودیکہ یہ مطالبہ ہرگز قابلِ تسلیم نہ تھا۔ مہتمم صاحب نے نرم دلی کی وجہ سے اتوار کو بذریعہ تار اراکینِ شوریٰ کو آنے کی اطلاع دی۔ لیکن

ان شورش پسند طلبار نے ہڑتال ختم کرنے کی بجائے دوسرا جیرت انگیز قدم یہ اٹھایا کہ احاطۂ دارالعلوم کے تمام دروازے حتیٰ کہ مسجد کے دروازے بھی مقفّل کر دیئے۔ (گویا وَمَنْ اَظْلَمُ مِمَّنْ مَّنَعَ مَسَاجِدَ اللّٰهِ اَنْ يُّذْكَرَ فِيْهَا اسْمُهٗ وَسَعٰى فِىْ خَرَابِهَا پر عمل کیا۔ صلاح الدین) اور اساتذہ تک کو داخلہ ممنوع قرار دیا۔ اگر کسی کو استثنائی اجازت دی جاتی تو پہرہ میں جانے دیتے۔ لیکن طلباء کو منع کر دیا گیا کہ اساتذہ سے بولیں ورنہ سخت سزا دی جائیگی طلباء کو منٹوں تک کی حدبندی کے ساتھ اجازت نامہ دے کر باہر جانے دیتے۔ جن سعید طلباء کے متعلق اپنے اساتذہ سے رابطہ رکھنے کا علم یا شبہ ہوا انہیں قید کیا اور ایذائیں دیں۔ دو طلباء کو ایک تنگ و تاریک کمرہ میں قید کیا گیا۔ اس کی بیرونی کھڑکی کی سلاخیں موڑ کر انہیں اساتذہ نے نصف شب کے بعد نکالا۔ لیکن ساتھ کے کمرہ میں مقید ایک طالب علم کو نہ نکال سکے۔ کیونکہ اس کی کھڑکی کی سلاخیں نہ موڑی جاسکیں۔ وہ سخت پیاسا تھا اُسے سلاخوں میں سے لوٹے سے اس طرح پانی پلایا گیا، جیسے پنجرہ میں جانور کو پانی ڈالا جاتا ہے۔ شوریٰ کے اراکین نے یہ منظر اپنی آنکھوں سے دیکھا کہ ان طلبار نے گویا فوجی طرز کی حکومت قائم کر رکھی ہے۔ اور مجلس شوریٰ تک کے لئے عام طلبار سے بات کرنا ممکن نہیں۔ دارالعلوم کا خزانہ اور لاکھوں کا کتب خانہ اور دیگر قیمتی املاک دارالعلوم کے احاطہ کے اندر تھیں، اس وجہ سے بھی کافی پریشانی تھی۔

(ملخّص از روزنامہ الجمعیۃ دہلی مورخہ ۲۴ جولائی ۱۹۶۹ء صٓ۳)

بعد میں بصد دقت یہ ہنگامہ فرو ہوا۔ لیکن افسوس کہ یہ کلنک کا ٹیکہ نہ اتر سکے گا جو اِن مستقبل کے رہبرانِ ملّت و قوم نے اپنے ماتھوں پر لگایا۔ یہ حال دیکھ کر بے اختیار خون کے آنسو نکلتے ہیں۔ اور آنحضرت صلے اللہ علیہ وسلم کے ذریعہ کہلوائی گئی یہ آیت زبان پر آتی ہے

یَا رَبِّ اِنَّ قَوْمِى اتَّخَذُوْا هٰذَا الْقُرْاٰنَ مَهْجُوْرًا۔

کیا یہ باور کیا جاسکتا ہے کہ اپنی تعلیم کے دوران وہ راہِ تقویٰ و سلامت روی پر رواں دواں ہیں اور المسلم من سلم المسلمون من یدہٖ و لسانہٖ کے قولِ نبوی میں بیان شدہ معیار پر یہ پورا اتریں گے۔ اور جس کشتی کے یہ ناخدا ہوں گے وہ بسلامت پار لگے گی۔ کیا اُن کے ہاتھوں قوم کا مستقبل یوں تو نہ ہوگا جیسے کہا گیا ہے ؎

گر ہمیں مکتب و ہمیں مُلّا
کارِ طفلاں تمام خواہد شد

اے احمدی بہنو اور بھائیو! آپ قابلِ صد مبارک ہیں۔ گو تمام دنیا میں آپ کی تعداد ابھی بہت قلیل ہے اور بھارت میں اس نسبت سے کتنی قلیل ہوگی۔ لیکن آپ

كَمْ مِنْ فِئَةٍ قَلِيْلَةٍ غَلَبَتْ فِئَةً كَثِيْرَةً بِاِذْنِ اللّٰهِ

کے مصداق ثابت ہو رہے ہیں اور یہ تقدیر الٰہی ہے۔ سیّدنا حضرت خلیفۃ المسیح الثالث ایدہ اللہ تعالےٰ بنصرہ العزیز نے ۱۹۶۵ء کے جلسہ سالانہ پر اور بعد میں بھی فرمایا کہ پچیس تیس سال کے اندر اسلام دنیا کے اکثر حصّوں پر غالب ہو چکا ہوگا۔ جب اللہ تعالیٰ کی قدرت و تقدیر ایک ننھے بیج کی نشو و نما کرتی ہے تو وہ ایک تناور درخت کی شکل اختیار کر لیتا ہے۔

اِسی طرح اللہ تعالےٰ نے **احمدیّت** کا جو ننھا بیج لگایا تھا اپنی خاص قدرت و تقدیر کے ساتھ وہ اس کی پرورش کر رہا ہے۔ یہ قلیل جماعت اپنی عددی طاقت سے ہزاروں گنا زیادہ کام کر رہی ہے۔ بلکہ وہ کام کر رہی ہے جو کروڑوں مسلمان نہیں کر پاتے۔ قرآن مجید کے تراجم غیر مسلموں کو تبلیغ کرکے آغوشِ اسلام میں لانا۔ پھر اُن کی تربیت، مساجد کی تعمیر اور یورپ۔ امریکہ۔ افریقہ۔ انڈونیشیا اور فجی وغیرہ میں اشاعتِ اسلام کے مراکز قائم کرنا اور ان میں اضافہ کرتے جانا اور غیر مسلموں اور نومسلموں کے لئے لٹریچر مہیا کرنا یہ تمام محیّر العقول کارنامے ہیں جنہیں دیکھ کر مخالفین تک انگشت بدنداں ہیں۔

احبابِ کرام! یہ تمام نیک کام ہمارے لئے ثواب کے مواقع بہم پہونچاتے ہیں۔ غلبۂ اسلام کی یہ تقدیر پوری ہوگی تو انہی کے لئے مبارک ہوگی جن کے نفوس و اموال اس بارے میں خرچ ہوئے۔

سیّدنا حضرت خلیفۃ المسیح الثانی رضی اللہ عنہ نے فرمایا:۔

"جو لوگ اس (چندہ تحریک جدید) میں حصّہ لیں گے وہ اس تبلیغِ دین کے ذریعہ جو اُن کے روپیہ سے ہوتی رہے گی، اپنی موت کے ہزار ہا سال بعد میں بھی ثواب عمل کرتے چلے جائیں گے"

اللہ تعالیٰ ساری جماعت کو اس برکت سے حصّہ وافر پانے والا بنائے۔ اٰمِيْن يَا رَبَّ الْعٰلَمِيْنَ ⁂

تحریکِ جدید دائمی تحریک ہے

از دارا بیّنہ بقیّہ صفحہ (۲)

اِس مختصر سی تفصیل سے ظاہر ہے کہ تحریکِ جدید ایک وقتی تحریک نہیں بلکہ اس کا کام اس وقت تک جاری رہے گا جب تک کہ تبلیغِ اسلام کی ضرورت ہے۔ اور چونکہ اسلام کی تبلیغ و اشاعت اِمام مہدی اور مسیح موعود کا بنیادی کام ہے اور اس وقت تک جاری رہنا ہے جب تک کہ اسلام کو تمام دینوں پر غلبہ حاصل نہ ہو جائے۔ اس لئے یہ تحریک بھی اس وقت تک جاری رہے گی۔ اور احباب جماعت اور مخلصین کو اس کے لئے لگاتار قربانیاں دیتے چلے جانا ہے۔

سیّدنا حضرت مصلح موعود رضؓ نے بڑے ہی سادہ مگر پُرلطف الفاظ میں اس مبارک تحریک کے دائمی ہونے کے بارے میں روشنی ڈال چکے ہیں۔ حضور رضؓ نے فرمایا:۔

"یہ تحریک ہے تو دائمی۔ نہ صرف دائمی ہے بلکہ ہمارے ایمان اور اخلاص کا تقاضا ہے کہ یہ تحریک ہمیشہ جاری رہے۔ جس طرح روٹی کھانا دائمی ہے۔ لیکن جب ہمیں روٹی نہیں ملتی تو ہم چلّاتے ہیں اور خدا تعالےٰ کے سامنے گڑگڑاتے ہیں کہ وہ ہمیں روٹی دے اِسی طرح ہمیں اشاعتِ دین کی بھی ضرورت ہے۔ اگر ہمیں اشاعتِ دین کی توفیق ملتی ہے تو ہم تو خدا تعالےٰ کے ممنونِ احسان ہوتے ہیں۔ اگر ہمیں اشاعتِ دین کی توفیق نہیں ملتی تو ہم شکر نہیں کرتے بلکہ ہم خدا تعالےٰ کے سامنے گڑگڑاتے ہیں کہ اس نے ہم میں کیوں ضعف پیدا کر دیا۔ ہم دین کی خاطر کیوں قربانی نہیں کر سکتے جتنی قربانی پہلے کرتے تھے۔ یہی ایمان کی ایک زندہ علامت ہے۔ اگر یہ علامت نہیں پائی جاتی تو سمجھ لو کہ ایمان نہیں پایا جاتا"

پس اے مخلص بھائیو! دینِ اسلام کے ساتھ آپ کی سچّی محبت آپ کو اس راہ میں مالی اور جانی قربانیوں کی دعوت دیتی ہے۔ اِمام کو آنحضرت صلے اللہ علیہ وسلم نے ایک ایسی ڈھال قرار دیا ہے جس کی اوٹ میں رہ کر غیر دینی طاقتوں پر کامیاب فتح پائی جاسکتی ہے۔ اسلئے جب بھی مرکز کی طرف سے آپ کو ان قربانیوں کے لئے آواز سُنائی دے اس پر جلد از جلد لبّیک کہو کہ انسانی زندگی کا کوئی اعتبار نہیں۔ کوئی نہیں کہہ سکتا کہ کب خدا تعالیٰ کی طرف سے اُسے آخری بُلاوا آجائے۔ زندگی کی چند ساعتوں کو غنیمت جانو۔ اور مقدور بھر دین کی راہ میں وہ کچھ دے ڈالو جسے تم آخرت کی پونجی بنا سکو۔ یہ سودا بڑا ہی نفع مند ہے۔ محدود زندگی میں کی گئی نیکی غیر محدود اور ابدی زندگی کے لئے خوشگوار مستقبل کی ذمہ دار ہے۔ تحریکِ جدید میں حصّہ لینا دینِ اسلام کے رُوحانی غلبہ کے دنوں کو قریب لانے کا ذریعہ ہے۔ کون مخلص احمدی ہے جسے اس دن کے قریب تر لانے میں روحانی مسرّت اور دلی خوشی محسوس نہ ہو اس لئے اپنا حصّہ اس میں ڈالئے۔

اس وقت تحریکِ جدید کے تین دفتر چل رہے ہیں۔ پہلے اور دوسرے دفتر میں شامل ہونے کا وقت تو گزر گیا۔ لیکن تیسرے دفتر میں شامل ہوکر اشاعتِ اسلام میں حصّہ دار بن جانے کا دروازہ سب کے لئے کھُلا ہے۔ حضرت امام ہمام اَیَّدَہُ اللّٰہُ تعالےٰ نے ہر کمانے والے کو اس دفتر میں حصّہ لینے کی تلقین فرمائی ہے۔ کم از کم دس روپیہ سالانہ سے لیکر اپنی وسعت اور توفیق کے مطابق ہزاروں ہزار روپیہ خدا کے دین کے لئے دینے کی گنجائش موجود ہے۔ آگے آیئے اور اپنی اصلاحِ روحانی کے ساتھ اس نوع کی مالی قربانیوں میں بھی حصّہ لیجئے۔ خدا تعالیٰ اس قربانی کو آپ کے لئے موجبِ برکت بنائے۔ اور اُسے اپنی خاص رحمت کے ساتھ بپایۂ قبولیت جگہ دے۔

اٰمِيْن بِرَحْمَتِكَ يَا اَرْحَمَ الرَّاحِمِيْنَ ⁂

درخواستِ دُعاء

مکرم عبد الحی صاحب ساکن موتی ہاری ضلع چمپارن بہار کے گلے کے قریب ایک گلٹی ہے جس میں درد ہے۔ نیز ان کی صاحبزادی نا پر گزشتہ دنوں چھت گر جانے کی وجہ سے شدید مجروح ہو گئی ہیں۔ بزرگانِ سلسلہ اور احبابِ کرام سے درخواست ہے کہ ہر دو کی کامل شفایابی اور ازالہ مشکلات کے لئے دردِ دل سے دُعا فرمائیں

خاکسار: سید تنویر المصور کشمی قادیان

تحریکِ جدید کا بنیادی مطالبہ — "وقفِ زندگی"

از محترم شیخ عبد الحمید صاحب عاجز ناظر جائیداد صدر انجمن احمدیہ قادیان

اسلام کی نشأۃِ ثانیہ اور تبلیغ کے کام کو دُنیا کے کناروں تک پہنچانے کے لئے حضرت مصلح موعود رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے خدائی تصرّف کے تحت جو تحریک جدید کے عظیم الشان نظام کی بنیاد ڈالی اُس کے شاندار نتائج آج ہمارے سامنے ہیں اور آج جماعت کے مخالف بھی اس حقیقت کا اعتراف کرنے پر مجبور ہیں کہ تحریک جدید کے مالی اور جانی جہاد کے نتیجہ میں جماعت نے احیائے دین اور خدمت اسلام کے نمایاں کام سرانجام دیئے ہیں

حضرت اقدس خلیفۃ المسیح الثانی رضی اللہ تعالیٰ عنہ کی جاری کا فرمودہ تحریک کے مطالبات میں سے ایک بنیادی اور اہم مطالبہ وقف زندگی کا ہے۔ حضور رضی اللہ تعالیٰ عنہ اس تحریک کی اہمیت کے تعلق میں ارشاد فرماتے ہیں:-

"دنیا میں روپیہ کے ذریعہ سے کبھی تبلیغ نہیں ہوئی اور جو قوم یہ سمجھتی ہے کہ روپیہ کے ذریعہ اکنافِ عالم میں اپنی تبلیغ کو پہنچا دے گی اُس سے زیادہ فریب خوردہ۔ اُس سے زیادہ احمق۔ اُس سے زیادہ دیوانی قوم دُنیا میں کوئی نہیں۔ زندگی کی علامت یہ ہے کہ تم میں سے ہر شخص اپنی جان سے کر آگے آئے ...... تم سے جس جس چیز کا مطالبہ کیا گیا ہے۔ اور جو اصل حقیقی مطالبہ ہے وہ تمہاری جان کا مطالبہ ہے نہ صرف تمہیں اس مطالبہ کو پورا کرنا چاہیئے بلکہ ہر وقت یہ مطالبہ تمہارے ذہن میں مستحضر رہنا چاہیئے کیونکہ اُس وقت تم میں جرأت اور دلیری پیدا نہیں ہو سکتی جب تک تم اپنی جان کو ایک بے حقیقت چیز سمجھ کر دین کے لئے اسے قربان کرنے کے لئے ہر وقت تیار نہ رہو۔"

ایک اور موقعہ پر حضور رضی اللہ تعالیٰ عنہ ارشاد فرماتے ہیں:-

"جو شخص دین کے لئے اپنی زندگی وقف کرتا ہے وہ اسے ضائع نہیں بلکہ اپنے لئے ہمیشہ کی زندگی خرید کرتا ہے۔ جو قومیں اپنی جان بچانا چاہتی ہیں وہی مرتی ہیں اور جو اپنی جانوں کو ہتھیلیوں پر لئے پھرتی ہیں وہی ہمیشہ زندہ رہتی ہیں پس وہ نوجوان آگے آئیں جو دین کے کام میں مرنا چاہتے ہیں۔ اور جب تک کوئی یہ نہ سمجھے کہ ناکامی کا میں ذمہ دار ہوں وہ اپنے آپ کو وقف نہ کرے۔"

ہر وہ شخص جو دین کو دُنیا پر مقدم رکھتے ہوئے اپنی زندگی تحریک جدید کی سکیم کے ماتحت وقف کرتا ہے اُس کے لئے ضروری ہو جاتا ہے کہ وہ دُنیاوی فائدہ اور منفعت کے خیال کو اپنے دل و دماغ سے نکال کر خالصۃً اللہ تعالیٰ کی رضا کا طلبگار ہو اور کامل اطاعت اور وفا کا نمونہ پیش کرے۔ چنانچہ ہم دیکھتے ہیں کہ جس طرح آنحضرت صلے اللہ علیہ وسلم کے صحابہ کرام رضی اللہ عنہم نے حضور کی آواز پر لبیک کہتے ہوئے اپنا سب کچھ اسلام کی خدمت کے لئے نثار کر دیا اور جس طرح حضرت مسیح موعود علیہ السلام کے صحابہ کرام نے صدق و صفا کے ساتھ خدمت اور قربانی کا اعلیٰ نمونہ پیش کیا اور درجنوں صحابہ کرام نے حضور علیہ السلام کے اشارہ پر اپنی تمام زندگی خدمتِ دین میں گذار دی اور ایک مرتبہ قادیان میں آکر واپس اپنے وطن جانے کا نام تک نہ لیا۔ اسی نہج پر حضرت مصلح موعود رضی اللہ عنہ کی آواز پر سینکڑوں اعلیٰ تعلیم یافتہ نوجوانوں نے اپنے دنیاوی مستقبل کو خیرباد کہتے ہوئے اپنی زندگیاں خدمتِ اسلام کے لئے وقف کر دیں اور اُن میں سے بیسیوں نوجوان مشرق و مغرب اور شمال اور جنوب میں خدمتِ اسلام کے بے پناہ جذبہ کے ساتھ پھیل گئے۔ اور اپنے اہل و عیال سے الگ رہ کر اور اپنے وطن سے دور جا کر عزم و استقلال کے ساتھ تبلیغ اسلام کے فریضہ میں سرگرم عمل ہیں اور اپنے عہد کو پورا کر رہے ہیں۔ چنانچہ ہم دیکھتے ہیں کہ درجنوں ممالک میں احمدیت کا نفوذ اور دین اسلام کا احیاء مجاہدین تحریک جدید کی کوششوں کا ثمرہ ہے اور ہر نیا آنے والا دن تحریک جدید کے اس مطالبہ کی اہمیت کو روز روشن کی طرح واضح کرتا چلا جا رہا ہے۔ مگر ظاہر ہے کہ تمام دُنیا کو اسلام کے نور سے منور کرنے کا جو کام ہمارے سپرد ہوا ہے وہ اس قدر وسیع اور اتنا بڑا ہے کہ اُس کے مقابل پر ہمارے ذرائع اور کوششیں بہت کم اور محدود ہیں۔ اور جب تک دعوت کا آسمانی نظام تمام دُنیا پر چھا نہیں جاتا اُس وقت تک ضروری ہے کہ ہم تحریک جدید کے بابرکت مشن کو وسعت دیتے ہوئے اپنی آئندہ نسل میں وقف زندگی کے اہم مطالبہ کو کما حقہٗ پورا کرنے میں کوشاں رہیں اور وقفِ زندگی کی حقیقی روح کو جماعت میں فروغ دیں۔

واقفین زندگی نوجوانوں کے لئے حضور رضی اللہ عنہ نے جو اہم اوصاف ضروری قرار دیئے ہیں (۱) ایسے نوجوان جو کامل اطاعت اور فرمانبرداری کا نمونہ پیش کرنے والے ہوں (۲) جو ہمت سے سخت محنت سے کام کر سکتے ہوں (۳) جو اخلاص کے جذبہ سے کام کرنے والے ہوں (۴) جو نااہلیت رکھتے ہوں، عقل و فہم سے کام کرنے والے ہوں اور اپنی کسی غلطی پر بخوشی سزا برداشت کرنے کو تیار ہوں (۵) ایسے مخلص جو خدمت کو خدا تعالیٰ کا ایک فضل سمجھتے ہوئے بغیر معاوضہ کے خیال سے اور بغیر کسی شرط کے وقف کریں۔ اور اگر اُن کو کچھ الاؤنس سلسلہ کی طرف سے دیا جائے تو اُسے بطور حق کے نہیں بلکہ بطور انعام کے قبول کریں (۶) جو ادنیٰ سے ادنیٰ کام بھی خندہ پیشانی سے سرانجام دینے کو تیار رہوں اور سچائی اور دیانتداری کو اپنا شعار بنانے والے ہوں۔

ہندوستان کی وسیع سرزمین میں ہزاروں لاکھوں روحیں تشنگی کے عالم میں آسمانی پانی اور روحانی نور اور روشنی کی محتاج ہیں۔ اور اُن تک اسلام کا زندگی بخش پیغام اور اُس کا عملی نمونہ پیش کرنے کے لئے تحریکِ جدید کے نظام میں زندگی وقف کرنے والے مخلص نوجوانوں کی ضرورت ہے۔ جو اپنے دلوں میں زندہ خدا کے وجود کو محسوس و مشہود کریں۔ اور خدائی نور کی بارش کو اپنے قلوب میں جذب کریں۔ اللہ تعالیٰ کے خوف اور اُس کی محبت کو اپنے دلوں میں جگہ دیں اور بشاشتِ ایمانی کے ساتھ قربانی کر کے خدائی وعدوں کو قریب سے قریب تر کرنے والے ہوں۔

احباب جماعت کو چاہیئے کہ وہ تحریک جدید کی مقدس الٰہی تحریک کی صحیح طور پر قدر کرتے ہوئے اس کے جملہ مطالبات کو اپنانے کی کوشش کریں۔ اور اللہ تعالیٰ کے بے شمار فضلوں سے حصہ پائیں۔

اللہ تعالیٰ ہم سب کو اس کی توفیق بخشے۔ آمین۔

تصحیح

بدر مورخہ ۱۲ اگست احمدیہ جوبلی ہال حیدرآباد کی تعمیر نو کے لئے وعدوں کی ادائیگی کرنے والے مخلصین کی فہرست شائع ہوئی تھی اس میں محترمہ زاہدہ بیگم صاحبہ کی رقم -/۱۵ روپیہ درج ہوئی تھی جو صحیح نہ تھی۔ دراصل -/۵۵ روپیہ انہوں نے ادا فرمایا تھا۔

ناظر بیت المال (آمد) قادیان

دُعائے مغفرت

اطلاع موصول ہوئی ہے کہ مکرم جناب احمد حسین صاحب سعیدی صاحب وکیل شورہ الور کی والدہ محترمہ مورخہ ۹ ستمبر کو دو بجے بعد دوپہر اچانک وفات پا گئیں۔ انا للہ وانا الیہ راجعون۔
مرحومہ موصیہ تھیں اور اپنا حصہ آمد اپنی زندگی میں ادا کر چکی تھیں۔ اللہ تعالیٰ مغفرت فرمائے اور درجات بلند کرے۔ پسماندگان کو صبر جمیل کی توفیق عطا کرے۔
احباب جماعت سے بلندیٔ درجات کے لئے دعا کی درخواست ہے۔

خاکسار مرزا وسیم احمد
ناظر دعوت و تبلیغ قادیان
۱۹-۹-۷۱

مجاہدین تحریکِ جدید کی قربانیاں

اور

اُن کا مقام تاریخِ احمدیت میں

از محترم مولوی شریف احمد صاحب امینی انچارج احمدیہ مسلم مشن بمبئی

(۱)

ہر مذہبی اور دینی تحریک کو مشکلات و مصائب میں سے گزرنا اور مخالفت کی تیز آندھیوں اور طوفانوں سے دوچار ہونا پڑتا ہے۔ اس پُرخطر راہ میں مومنوں کو جانی۔ مالی اور عزت کی قربانیاں دینا پڑتی ہیں۔ مگر مومنوں کا یہ قافلہ اپنے روحانی قائد مامور من اللہ یا اُس کے جانشین و روحانی خلیفہ کی قیادت و سیادت میں خدا تعالےٰ پر توکل کرتے ہوئے عزم و ہمت اور ایثار و استقلال سے اپنی منزل کی طرف رواں دواں رہتا ہے۔ بالآخر خدائے رحیم و رحمٰن اپنے مومن بندوں کی قربانیوں کو شرفِ قبولیت عطا فرماتا ہے اور وہ اپنے مقصدِ زندگی میں کامیاب و کامران ہوتے ہیں حالانکہ دُنیوی نقطۂ نگاہ سے وہ رسائل و اسباب سے قریباً محروم ہوتے ہیں۔ چونکہ مسبب الاسباب۔ قادر و قیوم خدا اُن کے ساتھ ہوتا ہے۔ وہ اُس کی تائید و نصرت سے اپنے دینی و روحانی مقاصد میں بامراد اور اُن کے مخالفین باوجود اسباب و رسائل کی فراوانی کے اُن کے مقابل پر ناکام و نامراد رہتے ہیں۔ اس راہِ خدا میں مومنوں کی قربانیاں اُن کو زندہ جاوید بنا جاتی ہیں۔ تاریخ عالم میں ان مومنوں کو ایک خاص روحانی امتیازی مقام حاصل ہو جاتا ہے۔ یہ تاریخ کا ورق ہر نبی اور اُس کے جانشینوں کے وقت میں دُہرایا جاتا ہے۔

(۲)

سید المرسلین حضرت محمد مصطفےٰ صلی اللہ علیہ وسلم کی پاکیزہ سیرت و سوانح کا مطالعہ کرنے سے بھی یہ امر واضح اور سامنے آتا ہے کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم اور آپؐ کے صحابہ کرام کو راہِ خدا میں بے نظیر قربانیاں دینی پڑیں۔ اُن بزرگان کرام کی جانی و مالی قربانیاں۔ اُن کا عزم و ثبات اور اُن کا ایثار اور استقلال رہتی دُنیا کو یاد رہے گا۔ گویا ہمارے اُن اسلاف نے اسلام کے پودہ کی آبیاری اپنے خون سے کی۔ اور آج یہ تناور درخت تمام دُنیا پر محیط ہے۔ صحابہ کرامؓ کی قربانیاں بارگاہِ رب العزت میں شرفِ قبولیت پاگئیں اور انہوں نے اپنے خدائے رحیم و کریم سے "رضی اللہ عنہم و رضوا عنہ" (المجادلہ ع) کا سرٹیفکیٹ حاصل کر لیا۔ اور اُن کا نام ابد الآباد کے لئے عزت و اکرام کے ساتھ یاد کیا جائے گا۔ یہی وجہ ہے کہ جب کسی صحابی کا نام کسی مومن کی زبان پر آتا ہے۔ تو اُن کی قربانیوں کو یاد کر کے بے اختیار دل کی گہرائی سے اُن کے حق میں دُعائیہ کلمات "رضی اللہ عنہ" نکل جاتے ہیں اور ہر زمانہ کے مومن نہ صرف اپنے اسلاف کی قربانیوں کے ممنونِ احسان ہیں بلکہ اُن پر فخر و ناز کرتے ہیں اور اُن کے اُسوہ حسنہ کی تقلید کا صدقِ دل سے آرزو کرتے ہیں۔

(۳)

اسلام کے موجودہ تنزل و ادبار کے دور میں جب اسلام کی نشاۃ ثانیہ کے لئے آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کے روحانی فرزند ظلِ کامل حضرت مسیح موعود علیہ السلام مبعوث ہوئے۔ تو سُنتِ انبیاء کے مطابق آپ کے خلاف بھی مخالفت کا ایک شدید طوفان اُٹھا۔ آپ کے مخالفین نے آپ اور آپ پر ایمان لانے والوں پر عرصۂ حیات تنگ کرنے کا کوئی دقیقہ فروگذاشت نہ کیا۔ مگر مومنوں کا یہ روحانی قافلہ اپنے قائد حضرت مسیح موعود علیہ السلام کی رہنمائی میں خدا تعالےٰ کی تائید و نصرت سے آگے ہی بڑھتا چلا گیا۔ حضرت مسیح موعود علیہ السلام اور آپؑ کے صحابہ کرام کو بھی اپنے آقا و مطاع حضرت سرور کائنات صلی اللہ علیہ وسلم کے اُسوہ حسنہ کی تقلید میں ہر قسم کی قربانیاں دینا پڑیں۔ اور بالآخر آپ اپنے مقصدِ بعثت میں کامیاب و بامراد ہوئے جس کا اعتراف مخالفین احمدیت کو بھی ہے۔ احمدیوں کی ار[illegible] راہِ خدا اور راہِ اسلام میں قربانیاں تاریخِ احمدیت میں محفوظ ہیں اور ہم احمدیوں کو اُن پر بجا طور پر فخر و ناز ہے۔

(۴)

حضرت مسیح موعود علیہ السلام کے وصال کے بعد آپ کی جماعت میں سلسلہ خلافت جاری ہوا۔ مخالفین کی مخالفت بھی جاری رہی۔ مگر اس کے باوجود تحریکِ احمدیت بفضلِ ایزدی ترقی پذیر رہی۔ خلافتِ ثانیہ کا دور تو اندرونی و بیرونی فتنوں سے معمور نظر آتا ہے۔ ایسا معلوم ہوتا ہے کہ طاغوتی طاقتیں شجرِ احمدیت کو بیخ و بُن سے اُکھاڑنے کے درپے ہیں مگر وہ اپنے ہر ناپاک مقصد میں ناکام و نامراد رہتی ہیں۔ اس لئے کہ مشیتِ ایزدی اُن کے برعکس تھی۔

تاریخِ احمدیت میں ۱۹۳۴-۳۵ء کا زمانہ ایک نازک دَور ہے۔ جبکہ تحریکِ احرار اپنے جوبن پر تھی۔ جماعت احرار نے اپنی طاقت۔ تعداد۔ وسائل و اسباب کے بل بوتے پر جماعت احمدیہ کے خلاف شرانگیزی کا ایک شدید طوفان برپا کیا۔ اُن کے عزائم یہ تھے کہ وہ خدا تعالےٰ کے لگائے ہوئے اس پودے کو اپنے ہاتھ سے اُکھاڑ کر پھینک دیں گے دن رات جماعت احمدیہ اور اُس کے بزرگوں کے خلاف زہر افشانی۔ الزام تراشی۔ اور ہتک و توہین کا بازار گرم تھا۔ عوام کے ذہنوں کو مسموم کرنا اور جماعت کے خلاف لوگوں کے جذبات کو بھڑکانا اُن کا محبوب مشغلہ تھا۔ حکومتِ وقت کی پشت پناہی نے اُن کو اور دیدہ دلیر بنا دیا تھا۔ ایسے پُرآشوب زمانہ میں اللہ تعالےٰ نے اپنے محبوب حضرت مصلح موعود رضی اللہ تعالیٰ کے قلبِ مطہر پر ایک تحریک کو نازل کیا۔ جو ۱۹۳۴ء میں

"تحریکِ جدید"

کے نام سے موسوم ہوئی۔ جماعت نے اپنے واجب الاطاعت امام کی آواز پر لبیک کہا اور مطلوبہ قربانیوں کے لئے نہ صرف تیار ہو گئے بلکہ عملی طور پر پیش کر دیں۔ احبابِ جماعت نے ایک طرف سادہ زندگی کو اپنایا۔ تو دوسری طرف دینِ اسلام کی خدمت و اشاعت کے لئے اپنے مالوں کو اپنے امام کے حضور پیش کر دیا۔ تیسری طرف خدمتِ دین کے لئے نہ صرف اپنے اوقات بلکہ زندگیوں کو وقف کر دیا۔ اس تحریک کے نتیجہ میں ایک طرف تو "جماعت احرار" کے پاؤں کے نیچے سے زمین نکل گئی۔ اُن کے ناپاک عزائم خاک میں مل گئے۔ دوسری طرف اللہ تعالیٰ مومنوں کی [illegible] اور قربانیوں میں برکت دی [illegible] کہ شجرہ احمدیت [illegible] در پے تھے) کی شاخیں اکنافِ عالم میں پھیلنے لگیں۔ مختلف بیرونی ممالک میں تبلیغی مشن جاری ہو گئے۔ مبلغین اسلام اپنی زندگیاں وقف کر کے ان [illegible] میں کام کرنے لگے قرآن مجید کے غیر ملکی زبانوں میں تراجم شائع ہونے شروع ہوئے۔ اسلامی لٹریچر اُن ملکوں کی زبانوں میں اُن کے سامنے پیش ہونے لگا۔ جس کے نتیجہ میں ہزارہا غیر مسلم کلمہ طیبہ پڑھ کر حلقہ بگوشِ اسلام ہوئے اور ہو رہے ہیں۔ یہ سب تحریکِ جدیدؔ کی برکت تھی۔ اور اُن مجاہدین کی قربانیوں اور مساعی کا ثمرہ تھا اور ہے۔ جنہوں نے اس تحریک میں حصہ لیا یا حصہ لے رہے ہیں کتنا حسین اور دلکش روحانی انتقام تھا جو مخالفین احمدیت سے خدا تعالےٰ نے اپنے محبوب مصلح موعود کے ذریعہ لیا۔ یہ مخالف شجرِ احمدیت کو بیخ و بُن سے اُکھاڑنے کی تمنا لئے ہوئے تھے اِدھر خدا کا پیارا اور اُس کا موعود خلیفہ اُس کے عطا کردہ علم و فضل سے جماعت کی ایسی شاندار رہنمائی اور قیادت فرماتا ہے کہ شجرِ احمدیت کی نہ صرف جڑیں مضبوط ہو گئیں بلکہ اُس کی شاخیں اکنافِ عالم میں پھیل گئیں۔ اور اُن کو پھول پھل لگنے شروع ہو گئے اور آج دُنیا کے متمدن ممالک میں شجرِ احمدیت کے شیریں پھل لاکھوں کی تعداد میں موجود ہیں۔ جو صداقتِ احمدیت کے زندہ گواہ ہیں اے کاش کہ مخالفین احمدیت کو "دیدہ عبرت" وا ہو۔ اور وہ حق کو شناخت کرنے کی توفیق پائیں۔ بفضلہٖ تعالےٰ اس وقت ہندوستان کو چھوڑ کر ۳۳ غیر ممالک میں جماعت احمدیہ کے ۴۳ مشن قائم ہیں۔ ۲۱۲ مساجد تعمیر ہو چکی ہیں۔ ۹۱ مدارس اور تعلیمی ادارے جاری ہیں۔ اور ۲۳ اخبارات و رسائل مختلف زبانوں میں شائع ہو رہے ہیں۔ اور آج جماعت احمدیہ کو ایسی بین الاقوامی حیثیت حاصل ہے کہ بفضلہٖ تعالےٰ اُس پر سورج غروب نہیں ہوتا۔ یہ سب اللہ تعالےٰ کے فضل و کرم اور "تحریکِ جدید" میں حصہ لینے والے مجاہدین کی قربانیوں اور مساعی کا ثمرہ و نتیجہ ہے جس پر وہ جتنا بھی خدا تعالےٰ کا شکر ادا کریں وہ کم ہے۔ کیونکہ بقول حضرت مسیح موعود علیہ السلام

بہفت اِیں اجر نصرت را دہندت اے اخی ورنہ
قضائے آسمان است ایں بہر حالت شود پیدا

(۵)

تحریکِ جدید کی مبارک تحریک میں حصہ لینے والے مجاہدین کا تاریخِ احمدیت میں کیا مقام ہے؟ یہ اسبارہ میں حضرت

مصلح موعود رضی اللہ تعالیٰ کے صرف مندرجہ ذیل چند ارشادات پیش کرتا ہوں جو ہمارے لئے مشعل راہ اور ازدیاد ایمان کا باعث ہیں۔ حضور رضی اللہ تعالیٰ فرماتے ہیں:-

(ا) "یاد رکھو! یہ تحریک خدا تعالیٰ کی طرف سے ہے اس لئے وہ اسے ضرور ترقی دے گا اور اس کی راہ میں جو روکیں ہوں گی ان کو بھی دور کر دے گا۔ اور اگر زمین سے اس کے سامان پیدا نہ ہوں گے تو آسمان سے خدا تعالیٰ اس کو برکت دے گا۔"

"پس مبارک ہیں وہ جو بڑھ چڑھ کر اس تحریک میں حصہ لیتے ہیں۔ کیونکہ ان کا نام ادب و احترام سے اسلام کی تاریخ میں ہمیشہ زندہ رہے گا اور خدا تعالیٰ کے دربار میں یہ لوگ خاص عزت کا مقام پائیں گے کیونکہ انہوں نے خود تکلیف اٹھا کر دین کی مضبوطی کے لئے کوشش کی اور ان کی اولادوں کا خدا تعالیٰ خود متکفل ہوگا اور آسمانی نور ان کے سینوں سے ابل ابل کر نکلتا رہے گا اور دنیا کو روشن کرتا رہے گا۔"

(ب) "یاد رکھو! تحریک جدید اللہ تعالیٰ کی طرف سے ہے۔ بفضلِ خدا تحریک جدید کی نیکی ان نیکیوں میں سے ہے کہ جو لوگ اخلاص سے راہِ خدا میں قربانی کریں گے اور متواتر کرتے جائیں گے اللہ تعالیٰ ان کو ان کی موت کے ہزاروں سال بعد بھی ثواب عطا فرماتا رہے گا۔ ...... اسلئے کہ تحریک جدید کے چندہ سے وہ کام ہو رہے ہیں۔ جو تبلیغ اسلام کے لئے صدقہ جاریہ کی ایک مستقل حیثیت رکھتے ہیں۔"

(ج) "تحریکِ جدید کا جہاد کبیر وہ شان رکھتا ہے کہ اس میں اخلاص سے حصہ لینے والوں کو اللہ تعالیٰ اپنے قرب کا مقام عطا فرمائے گا کیونکہ یہ وہ لوگ ہیں۔ جنہوں نے خدا تعالیٰ کے دین کے احیاء کے لئے اور اس کے جھنڈے کو بلند رکھنے کے لئے اس میں حصہ لیا۔ اور یہی وہ پانچ ہزاری فوج ہے جو حضرت مسیح موعود علیہ السلام کی پیشگوئی کے پورا کرنے میں حصہ لے رہی ہے۔"

(بحوالہ ... رہبر کے پانچ ہزاری مجاہدین صفحہ ۱-۱۶)

پروگرام دورہ مولوی رفیق احمد صاحب انسپکٹر بیت المال صوبہ جموں و کشمیر

جملہ عہدیداران جماعتہائے احمدیہ جموں و کشمیر کی اطلاع کے لئے تحریر ہے کہ مکرم مولوی رفیق احمد صاحب ثاقب انسپکٹر بیت المال آمد ماہ تبوک (ستمبر) و اخاء (اکتوبر) ۱۳۵۰ ہش / ۱۹۷۱ء میں مندرجہ ذیل پروگرام کے مطابق صوبہ جموں و کشمیر کی جماعتوں کا مالی دورہ کریں گے جملہ احباب خصوصاً عہدیداران و مبلغین کرام سے امید ہے کہ انسپکٹر صاحب موصوف سے کما حقہٗ تعاون فرمائیں گے انسپکٹر صاحب موصوف حسابات کی پڑتال کے علاوہ وصولی چندہ جات لازمی و درویش فنڈ کے ساتھ ساتھ سال آئندہ کا بجٹ بھی تیار کریں گے۔

امید ہے کہ بقایا دار احباب اپنے چندہ جات کی ادائیگی کی طرف فوری توجہ فرمائیں گے۔

ناظر بیت المال (آمد) قادیان

نام جماعت	تاریخ رسیدگی	عرصہ قیام	تاریخ روانگی	نام جماعت	تاریخ رسیدگی	عرصہ قیام	تاریخ روانگی
قادیان	-	-	۲۵-۹-۷۱	شیہ واڑ	۱۳-۱۰-۷۱	½	۱۳-۱۰-۷۱
جموں	۲۵-۹-۷۱	-	۲۶-۹-۷۱	سری نگر	۱۳-۱۰-۷۱	۱	۱۴-۱۰-۷۱
سرینگر	۲۶-۹-۷۱	۲	۲۹-۹-۷۱	ہاری پاری گام	۱۴-۱۰-۷۱	۱	۱۵-۱۰-۷۱
شورت	۲۹-۹-۷۱	۲	۳۱-۹-۷۱	سندر بارڈی	۱۵-۱۰-۷۱	۱	۱۶-۱۰-۷۱
کنی پورہ	۳۱-۹-۷۱	۲	۲-۱۰-۷۱	پھوہڑ	۱۶-۱۰-۷۱	۱	۱۷-۱۰-۷۱
ادگام	۲-۱۰-۷۱	½	۲-۱۰-۷۱	اندورا	۱۷-۱۰-۷۱	۱	۱۸-۱۰-۷۱
یارڈی پورہ	۲-۱۰-۷۱	۱	۳-۱۰-۷۱	سری نگر	۱۸-۱۰-۷۱	۱	۱۹-۱۰-۷۱
پکھ امیر چہ ونا ہمی	۳-۱۰-۷۱	۲	۵-۱۰-۷۱	اونہ گام	۱۹-۱۰-۷۱	½	۱۹-۱۰-۷۱
آسنور	۵-۱۰-۷۱	۳	۸-۱۰-۷۱	ترکپورہ	۱۹-۱۰-۷۱	½	۲۰-۱۰-۷۱
کوریل	۸-۱۰-۷۱	۱	۹-۱۰-۷۱	سری نگر	۲۰-۱۰-۷۱	۱	۲۲-۱۰-۷۱
رشی نگر	۹-۱۰-۷۱	۲	۱۱-۱۰-۷۱	جموں	۲۲-۱۰-۷۱	۱	۲۳-۱۰-۷۱
ماندجن	۱۱-۱۰-۷۱	۱	۱۲-۱۰-۷۱	قادیان	۲۳-۱۰-۷۱	—	—
شوپیاں ناگلو	۱۲-۱۰-۷۱	۱	۱۳-۱۰-۷۱				

میں اتمام حجت کیلئے ایک بار پھر اعلان کر رہا ہوں

(المصلح الموعودؓ)

سیدنا حضرت المصلح الموعودؓ نے فرمایا ہے کہ

"میں نے جماعت کے سامنے ارشاد و اصلاح کی ایک اہم تجویز کی تھی جسکے دو حصے تھے ایک وقف اور ایک چندہ۔ ہماری جماعت میں آسانی سے ایک لاکھ آدمی ایسا پیدا ہو سکتا ہے۔ اگر وہ ایسا کریں تو رشد و اصلاح کی تحریک کو ہم بڑی آسانی کے ساتھ دنیا کے چاروں طرف پھیلا سکتے ہیں۔ ... ہماری جماعت میں اب بھی پچاس ساٹھ ہزار آدمی موجود ہے لیکن وہ آگے نہیں بڑھ رہا اور سستی دکھا رہا ہے اور خدا تعالیٰ نے کو بلیغ کر رہا ہے کہ اسکو بدل کر کسی کی جگہ اور آدمی پیدا کرے ...... چندہ کا معاملہ جو وقف سے بہت سستا تھا ...... اس میں بھی سستی ہو رہی ہے یہ کام خدا تعالیٰ کا ہے اور وہ ضرور پورا ہو کر رہے گا۔ میرے دل میں چونکہ خدا تعالیٰ نے یہ تحریک ڈالی ہے اسلئے خواہ مجھے اپنے مکان بیچنے پڑیں یا کپڑے بیچنے پڑیں میں اس غرض کو تب بھی پورا کروں گا اگر جماعت کا ایک فرد بھی میرا ساتھ نہ دے خدا ان کو الگ کر دے گا۔ جو میرا ساتھ نہیں دے رہے۔ اور میری مدد کے لئے فرشتے آسمان سے اتارے گا پس میں اتمام حجت کے لئے ایک بار پھر اعلان کرتا ہوں کہ مالی امداد کی طرف بھی لوگوں کو توجہ ہو۔ اور وقف کی طرف بھی۔"

وقف جدید کے سلسلہ میں حضور کا مندرجہ بالا ارشاد اتنا واضح ہے کہ اس کی مزید تشریح کی ضرورت نہیں۔ اس بابرکت تحریک کے ماتحت ہندوستان کے مختلف علاقوں میں تعلیم اور تبلیغ کا جو کام ہو رہا ہے اسکے مفید نتائج برآمد ہو رہے ہیں۔

وقف جدید کے معلمین کے ذریعہ جماعتوں میں تعلیم و تربیت کا کام لیا جاتا ہے لیکن اس وقت ضرورت کے مقابل پر معلمین کی تعداد بھی اور چندہ وقفِ جدید کی مقدار بھی اتنی کم ہے کہ ضرورت حقہ کو پورا کرنا مشکل ہے۔ اگر ہمیں کافی تعداد میں معلمین میسر آجائیں۔ اور ہمارے بھائی ہمیں ہمارا ساتھ دیں۔ تو خدا تعالیٰ کے فضل سے ایک بہت بڑا کام سر انجام دیا جا سکتا ہے۔

امید ہے کہ جماعتیں اجتماعی طور پر اور افراد انفرادی طور پر اس تحریک کی اہمیت کو سمجھیں گے اور پورے جوش کے ساتھ اس میں حصہ لیں گے۔ اللہ تعالیٰ سب کو توفیق بخشے۔ آمین۔

انچارج وقف جدید انجمن احمدیہ قادیان

پس مبارک ہیں وہ احباب جو اس تحریک جدید کے جہاد کبیر میں حصہ لینے کی سعادت حاصل کر چکے ہیں یا سعادت حاصل کر رہے ہیں۔ کیونکہ اس طرح وہ خدمت اسلام اور اشاعت اسلام کا زریں موقعہ پا رہے ہیں۔ اور خدا تعالیٰ کے فضلوں اور رحمتوں کے وارث بن رہے ہیں۔ ایسے مجاہدین اسلام کا نام تاریخ احمدیت میں زندہ و پائندہ اور تابندہ رہے گا۔ اور آنے والی نسلیں ان کے ان اسلامی کارناموں پر فخر و ناز کریں گی۔ انشاء اللہ تعالیٰ۔

تحریکِ جدید کی اہمیت!

(از مکرم مولوی بشیر احمد صاحب فاضل انچارج مبلغ اترپردیش دہلی)

حضرت مسیح موعود علیہ السلام کو اللہ تعالیٰ نے اس وقت مبعوث فرمایا جبکہ اسلام کا صرف نام اور قرآن مجید کے الفاظ باقی رہ گئے تھے۔ مسلمان اسلام کی حقیقت سے دور ہو چکے تھے اور غیر مذاہب اسلام پر بڑی شدت کے ساتھ حملہ آور ہو رہے تھے۔ ایسے نازک دور میں سیدنا حضرت مسیح موعود علیہ السلام کی بعثت ہوئی۔ حضور اپنی بعثت کے مقصد کو بیان کرتے ہوئے فرماتے ہیں:-

"خدا تعالیٰ چاہتا ہے کہ ان تمام روحوں کو جو زمین کی متفرق آبادیوں میں آباد ہیں کیا یورپ اور کیا ایشیا ان سب کو جو نیک فطرت رکھتے ہیں توحید کی طرف کھینچے اور اپنے بندوں کو دینِ واحد پر جمع کرے یہی خدا کا مقصد ہے جس کے لئے میں دنیا میں بھیجا گیا ہوں۔"

(رسالہ الوصیت)

نیز فرماتے ہیں:-

"ابھی تیسری صدی آج کے دن سے پوری نہیں ہوگی کہ عیسیٰ کا انتظار کرنے والے کیا مسلمان اور کیا عیسائی سخت نا امید ہو کر اس جھوٹے عقیدے کو چھوڑ دیں گے۔ اور دنیا میں ایک ہی مذہب ہوگا اور ایک ہی پیشوا۔ میں تو ایک تخم ریزی کرنے آیا ہوں۔ سو میرے ہاتھ سے وہ تخم بویا گیا اور اب وہ بڑھے گا اور پھولے گا اور کوئی نہیں جو اس کو روک سکے۔"

(تذکرۃ الشہادتین)

حضور کے ان ارشادات سے دو اہم باتیں واضح ہوتی ہیں۔ ایک یہ کہ آپ کا مقصدِ بعثت تمام دنیا کو توحید پر قائم کر کے ایک دین پر جمع کرنا اور اس دین یعنی دینِ اسلام کی صداقت و حقانیت کو ساری دنیا میں قائم کرنا ہے۔ دوئم یہ کہ آپ کے ذریعہ اللہ تعالیٰ نے غلبۂ اسلام کی ایک عظیم الشان مہم کی بنیاد رکھی ہے۔ اور آپ نے تخم ریزی کی ہے آپ کے بعد شجرِ اسلام کی آبیاری و ترقی آپ کی قائم کردہ جماعت جماعت احمدیہ کے ذریعہ سے ہوگی۔ کیونکہ اسلام کی مکمل ترقی تین صدیوں کے اندر ہوگی۔ گویا تین صدیوں تک جماعت احمدیہ کو غلبۂ اسلام کے لئے تن من اور دھن سے کوشش کرنا ہوگی۔

حضرت مسیح موعود علیہ السلام کی سیرت کا مطالعہ کرنے سے معلوم ہوتا ہے کہ اللہ تعالیٰ نے آپ کو قیامِ توحید اور خدمتِ اسلام کا بے پناہ جذبہ عطا فرمایا تھا اور آپ نے ان کاموں کی بنیاد ہندوستان میں ایسے وقت میں رکھی جبکہ ہندوستان میں بالخصوص اور دوسری جگہوں پر بالعموم اسلام کو مٹانے اور عیسائیت کو پھیلانے کی ایک منظم مہم شروع تھی چنانچہ اس وقت کے حالات کا نقشہ کھینچتے ہوئے فرماتے ہیں:-

"اس زمانہ میں جو کچھ دینِ اسلام اور رسولِ کریم صلی اللہ علیہ وسلم کی توہین کی گئی اور جس قدر شریعتِ ربانی پر حملے ہوئے اور جس طور سے ارتداد اور الحاد کا دروازہ کھلا کیا اس کی نظیر کسی اور زمانہ میں بھی مل سکتی ہے۔ کیا یہ سچ نہیں کہ تھوڑے ہی عرصہ میں اس ملک ہند میں ایک لاکھ کے قریب لوگوں نے عیسائی مذہب اختیار کر لیا اور چھ کروڑ اور کسی قدر زیادہ اسلام کے خلاف کتابیں تالیف ہوئیں اور بڑے بڑے شریف خاندانوں کے لوگ اپنے پاک مذہب کو کھو بیٹھے یہاں تک کہ وہ جو آلِ رسول کہلاتے تھے وہ عیسائیت کا جامہ پہن کر دشمنِ رسول بن گئے۔ اور اس قدر بدگوئی اور اہانت اور دشنام دہی کی کتابیں نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کے حق میں چھاپی گئیں اور شائع کی گئیں جن کو سننے سے بدن پر لرزہ پڑتا ہے۔"

(آئینہ کمالات اسلام صفحہ ۵۱-۵۲)

ان حالات میں حضرت مسیح موعود علیہ السلام مردِ میدان بن کر نکلے اور خدمتِ اسلام و غلبۂ اسلام کی ٹھوس بنیاد اس رنگ میں رکھی کہ آپ نے براہین احمدیہ جیسی اہم کتاب تصنیف فرمائی اس میں حضرت رسولِ کریم صلی اللہ علیہ وسلم کی صداقت قرآن مجید کی حقانیت اور اسلام کے برحق ہونے پر زبردست دلائل دیئے۔ اس کتاب نے ایک تہلکہ مچا دیا اور اپنوں اور بیگانوں نے تسلیم کیا کہ اس کتاب نے صداقتِ اسلام کا حق ادا کر دیا۔ مولوی محمد حسین صاحب بٹالوی سرگروہ اہلحدیث نے اس کتاب پر ایک طویل ریویو لکھا۔ اس ریویو میں انہوں نے یہاں تک لکھا کہ:-

"ہماری رائے میں یہ کتاب اس زمانہ میں اور موجودہ حالات کی نظر سے ایسی کتاب ہے جس کی نظیر آج تک اسلام میں تالیف نہیں ہوئی اور آئندہ کی خبر نہیں۔ لعل اللہ یحدث بعد ذالک امراً۔"

(اشاعۃ السنہ جلد ہفتم ص۱)

مولانا محمد شریف صاحب بنگلوری مشہور اخبار منشورِ محمدی کے مدیر نے لکھا:-

"منافقوں اور دشمنوں کے سارے حملے دینِ اسلام پر ہو رہے ہیں ادھر دہریہ پن کا زور ادھر لامذہبی کا شور کہیں برہمو سماج والے اپنے مذہب کو فیلسوفانہ تقریروں سے دینِ اسلام پر غالب کیا چاہتے ہیں۔ ہمارے عیسائی بھائیوں کی ساری اور پوری ہمت تو اسلام کے استیصال پر مصروف ہے۔ ..... غرض سارے مذاہب اور تمام بے دین والے یہی چاہتے ہیں کہ کسی طرح دینِ اسلام کا چراغ گل ہو ...... مدت سے ہماری آرزو تھی کہ علمائے اہلِ اسلام سے کوئی حضرت جن کو خدا نے دین کی تائید اور حمایت کی توفیق دی ہے کوئی کتاب ایسی تالیف یا تصنیف کریں جو زمانہ کی حالت کے موافق ہو۔ اور جس میں دلائل عقلیہ اور براہین نقلیہ قرآن کریم کے کلام اللہ ہونے پر آنحضرت صلے اللہ علیہ وسلم کے ثبوتِ نبوت پر قائم ہوں۔ خدا کا شکر ہے کہ یہ آرزو بر آئی۔ یہ وہی کتاب ہے جس کی تالیف یا تصنیف کی مدت سے ہم کو آرزو تھی۔ اے ہمارے ناظرین! یہ وہی کتاب ہے جو فی الحقیقت لاجواب ہے۔"

(منشورِ محمدی بنگلور ۲ رجب ۱۳۰۰ھ)

(بحوالہ تاریخ احمدیت جلد اوّل)

اس لاجواب کتاب کی تصنیف کے بعد حضرت مسیح موعود علیہ السلام نے بامرِ الٰہی اسلام کا درد رکھنے والے لوگوں کو اپنے گرد جمع کرنا شروع کیا۔ ۱۸۸۹ء میں اللہ تعالیٰ نے آپ کو مسیحیت کے مقام پر فائز فرمایا۔ اور آپ نے غلبۂ اسلام کے اہم کام کی تکمیل کے لئے احمدیہ جماعت کی بنیاد رکھی۔

سیدنا حضرت مسیح موعود علیہ السلام کی وفات (۲۶ مئی ۱۹۰۸ء) کے بعد جماعت میں خلافت علیٰ منہاج النبوۃ کا سلسلہ جاری ہوا۔ اور جماعت نے خلفائے کرام کی نگرانی میں حضور کے جاری کردہ اور شروع کردہ کاموں کو نہ صرف ہندوستان میں جاری رکھا۔ بلکہ دیگر ممالک افریقہ یورپ امریکہ وغیرہ میں بھی جاری کر دیا۔ یہاں تک کہ بیشمار لوگ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کی غلامی میں آنے شروع ہو گئے۔ اور وہ جو آپ کے دشمن تھے آپ پر درود بھیجنے لگے۔

جماعت کے کام سے متاثر ہو کر یورپ و امریکہ کے نامور علماء نے قادیان آکر اس جماعت کے حالات کو خود مشاہدہ کیا اور انہوں نے اندازہ لگایا کہ جماعت احمدیہ میں خدمتِ اسلام کا ایک زبردست جوش پایا جاتا ہے اور یہی وہ جماعت ہے جو غلبۂ اسلام کے خواب کو پورا کر کے رہے گی۔

ان علماء میں سے تین خاص طور پر قابلِ ذکر ہیں۔ ایک مسٹر ایچ اے والٹر جو ۱۹۱۶ء میں قادیان آئے۔ یہاں انہوں نے کچھ عرصہ قیام کیا اور جماعت احمدیہ کے لٹریچر کا گہری نظر سے مطالعہ کیا حضرت امام جماعت احمدیہ خلیفۃ المسیح ثانیؓ حضرت مسیح موعود علیہ السلام کے صحابہ اور جماعت کے دیگر بزرگوں سے ملاقات کر کے ان کے خیالات سے مستفید ہوئے اور بعد میں انہوں نے "دی احمدیہ موومنٹ" کے نام سے ایک کتاب شائع کی۔ یہ کتاب اگرچہ مخالفانہ نقطۂ نگاہ سے لکھی گئی ہے مگر جماعت احمدیہ کے بے پناہ جذبۂ خدمتِ اسلام سے وہ متاثر ہوئے بغیر نہ رہ سکے اور اس تاثر کا اظہار انہوں نے اس کتاب میں ان الفاظ میں کیا ہے:-

"میں نے ۱۹۱۶ء میں قادیان جا کر جبکہ اس وقت مرزا صاحب کو فوت ہوئے آٹھ سال گذر چکے تھے ایک ایسی جماعت دیکھی جس میں خدمتِ دین کا وہ سچا اور زبردست جوش موجود تھا جو بالعموم دوسروں میں مفقود ہے۔"

مسٹر والٹر کے بعد امریکہ کے دو نامور عالم ڈاکٹر ایس۔ ایم زویمر اور مسٹر کریمر قادیان آئے۔ انہوں نے اپنے تاثرات "مسلم ورلڈ" اور "چرچ مشنری ریویو لندن" میں شائع کرائے یہ دونوں بھی سب سے زیادہ جس چیز سے متاثر ہوئے وہ یہی خدمتِ اسلام کی تڑپ اور اشاعتِ اسلام کا جوش تھا۔ چنانچہ ڈاکٹر زویمر نے لکھا کہ:-

"یہ لوگ اشاعتِ اسلام و تبلیغ اسلام کے کام میں پوری طرح منہمک ہیں۔ یہاں سے نہ صرف ریویو آف ریلیجنز ہی شائع ہوتا ہے بلکہ تین اور رسالے بھی نکلتے ہیں۔ لندن، پیرس، برلن، شکاگو، سنگاپور، اور مشرقی

قریب کے ساتھ خط و کتابت کا سلسلہ جاری ہے۔ چھوٹے چھوٹے دفاتر ہر قسم کے ضروری سامان یعنی انسائیکلو پیڈیا، ڈکشنریوں اور عیسائیت کے متعلق لٹریچر سے بھرے ہوئے ہیں۔ گویا تبلیغی جدوجہد کا یہ ایک آشیانہ ہے جو ناممکن کو ممکن کر دکھانے کے لئے تیار کیا گیا ہے اور اس کی بنیاد ایک ایسے زبردست یقین پر ہے جو پہاڑوں کو اپنی جگہ سے ہلا دیتا ہے۔"

(چرچ مشنری ریویو لنڈن)

اور مسٹر کریمر اپنے تاثرات کا اظہار ان الفاظ میں کرتے ہیں:۔

"میں جب قادیان گیا تو میں نے دیکھا کہ وہاں کے سارے لوگ اسلام کے لئے پُرجوش اور اسلام کی آئندہ کامیابی کی اُمیدوں سے لبریز ہیں...... ان کو اس بات پر ناز ہے کہ وہ دُنیا میں سچائی کا اعلان کرنے کے لئے پیدا کئے گئے ہیں۔ وہ اسلام کی محبت میں اس قدر اندھے اور مجنون ہو رہے ہیں کہ جس قدر انسانی قلب کے لئے ممکن ہو سکتا ہے۔"

(مسلم ورلڈ اپریل ۱۹۲۱ء)

جماعت احمدیہ اپنی بساط کے مطابق خدمتِ اسلام کا اہم کام ہندوستان اور دیگر ممالک میں سرانجام دے رہی تھی کہ ۱۹۳۴ء میں مادر پدر آزاد احرار اور بے لگام و بے لگام ایک جماعت کھڑی ہوئی جس نے جماعت احمدیہ کو چیلنج کیا کہ ہم اس جماعت کو تباہ و برباد کر کے دم لیں گے۔ اس وقت امامِ جماعت احمدیہ نے ایک نئی روح جماعت میں پھونکی اور "تحریکِ جدید" کے نام سے ایک وسیع پروگرام حضرت مسیح موعود علیہ السلام کی ہی بنا کردہ بنیادوں پر مرتب کر کے جماعت کے سامنے رکھا۔ جماعت احمدیہ ایک نئے جوش اور ولولہ سے خدمتِ اسلام کے لئے اُٹھ کھڑی ہوئی۔ ایک طرف جماعت نے اپنی مالی قربانیوں کو تیز سے تیز تر کر دیا اور دوسری طرف سینکڑوں نوجوانوں نے تبلیغ دین کے لئے اپنی زندگیاں وقف کر دیں۔

جماعت نے امام وقت کی قیادت میں ایک طرف احرار کے حملوں کا مقابلہ کیا اور دوسری طرف اسلام کی تبلیغ کے لئے غیر ممالک کو مبلغین زیادہ سے زیادہ تعداد میں بھیجنے شروع کر دیئے۔ یہاں تک کہ غیر ممالک میں مبلغین کا ایک وسیع جال بچھا دیا گیا۔ اور افریقہ - امریکہ - یورپ - مشرقِ بعید و مشرقِ قریب کے ممالک میں اشاعتِ اسلام کی مہم تیز سے تیز تر کر دی گئی۔ اور احرار کو عملی طور پر یہ بتا دیا گیا کہ ؎

مقابل پہ آئے گا جو بھی ہمارے
منہ کی اُس کو کھانی پڑے گی

احرار ناکام و نامراد ہوئے اور جماعت کی مساعی کامیابی سے ہمکنار ہوتی چلی گئی۔ اب اللہ تعالیٰ کے فضل سے حضرت مسیح موعود علیہ السلام کی تخم ریزی ایک تناور درخت کی صورت اختیار کر چکی ہے۔ قارئین کرام! غیر ممالک میں یہ سارا کام اب اس تحریک کے رہینِ منت ہے جسے حضرت مصلح موعودؓ نے ۱۹۳۴ء میں تحریک جدید کے نام سے جاری فرمایا۔ بھارت کے چندہ تحریک جدید سے بھارت ہی میں اشاعت و تقویتِ اسلام کا کام سرگرمی سے کیا جا رہا ہے۔

سطور بالا سے اس تحریک کی اہمیت آپ کے سامنے آ چکی ہے لیکن اس جماعت کا کام بہت وسیع ہے۔ بے شمار ریاستیں ہیں۔ جن تک مؤثر رنگ میں اور ان کی مادری زبانوں میں حضرت رسولِ پاک صلی اللہ علیہ وسلم کے پیغام کو پہنچانا ہے۔ اسلئے جس طرح ہمارے بزرگوں نے حضرت مسیح موعود علیہ السلام اور حضرت مصلح موعود علیہ السلام کے زمانہ میں قربانیاں پیش کیں۔ ہمارے لئے بھی ضروری ہے کہ ہم اپنی قربانیوں کے معیار کو بلند سے بلند تر کریں تا آنکہ حضرت مسیح موعود علیہ السلام کے بنا کردہ کام کی تکمیل ہو سکے۔

حضرت مسیح موعود علیہ السلام کے الہامات سے واضح ہوتا ہے کہ جو لوگ حضور کی بعثت کے مقاصد کو پورا کرنے کے لئے قربانیاں کریں گے اور حضور کے طریق پر چلیں گے۔ خدا تعالیٰ انہیں بے حد برکتیں عطا کرے گا۔ چنانچہ حضور فرماتے ہیں:۔

" اور یہ آیت کہ جاعل الذین اتبعوک فوق الذین کفروا الیٰ یوم القیامۃ بار بار الہام ہوئی۔ اور اس قدر متواتر ہوئی کہ جس کا شمار خدا ہی کو معلوم ہے اور اس قدر زور سے ہوئی کہ میخ فولادی کی طرح دل کے اندر داخل ہو گئی۔ اس سے یقیناً معلوم ہوا کہ خداوند کریم ان سب دوستوں کو جو اس عاجز کے طریق پر قدم ماریں گے بہت سی برکتیں دے گا اور ان کو دوسرے طریقہ کے لوگوں پر غلبہ بخشے گا۔ اور یہ غلبہ قیامت تک رہے گا۔ اور اس عاجز کے بعد کوئی مقبول ایسا آنے والا نہیں کہ جو اس طریق کے خلاف قدم مارے اور جو مخالف قدم مارے گا اس کو خدا تباہ کرے گا۔ اور اس کے سلسلہ کو پائداری نہیں ہوگی۔ یہ خدا کی طرف سے وعدہ ہے جو ہرگز تخلف نہیں کرے گا۔"

(تذکرہ صہ)

چنانچہ ہم خود یہ مشاہدہ کر چکے ہیں کہ خدا کے وعدے سچے تھے۔ مخالف ایڑی چوٹی کا زور لگا کر بھی ناکام و نامراد ہوئے۔ اور خدا تعالیٰ حضرت مسیح موعود علیہ السلام کے نام اور کام کو ترقی دیتا گیا۔ اور آپ کے ذریعہ غلبۂ اسلام کو قریب تر لاتا گیا۔ پس آؤ ہم اپنے حالات کے مطابق دینِ اسلام کے لئے مالی قربانیاں بھی پیش کریں اور تبلیغ دین کے لئے بھی اپنے آپ کو پیش کریں۔ یہاں تک کہ قدرتی وعدوں کے مطابق اسلام ساری دُنیا میں پھیل جائے اور حضرت مسیح موعود علیہ السلام کی بعثت کے مقاصد پورے ہو جائیں۔

وآخر دعوانا ان الحمد للہ رب العالمین۔

لازمی چندہ جات کی فرضیت

یہ امر کسی سے پوشیدہ نہیں ہے کہ چندہ عام حصہ آمد اور چندہ جلسہ سالانہ جماعتی طور پر لازمی اور ضروری چندے ہیں۔ کیونکہ ان کی بنیاد سیدنا حضرت مسیح موعود علیہ السلام نے رکھی ہے اور ان میں باقاعدگی کے لئے تاکید فرمائی ہے۔

یہ درست ہے کہ اس وقت جماعت کے سامنے مستقل چندوں کے علاوہ دیگر طوعی چندوں کی تحریکات بھی ہیں اور یہ طوعی چندے خدا تعالیٰ کے خاص فضلوں کے جاذب بن سکتے ہیں لیکن یہ یاد رکھنا چاہیئے کہ لازمی چندوں کو وہی فرضیت حاصل ہے جو کہ سیدنا حضرت مسیح موعود علیہ السلام کے زمانہ سے چلی آ رہی ہے پس ان لازمی چندوں کا تارک یقیناً خدا تعالیٰ کے حضور جوابدہ ہوگا اسلئے ضروری ہے کہ جملہ احباب جماعت اپنے ذمہ بقایا اور لازمی چندہ جات کی سو فی صدی ادائیگی کی طرف جلد توجہ فرمائیں۔

چندہ جلسہ سالانہ

جلسہ سالانہ کے مبارک ایام میں اب تین ماہ سے بھی کم عرصہ باقی ہے اور اس مد میں اب تک وصولی کی پوزیشن کا جائزہ لینے سے معلوم ہوتا ہے کہ متعدد جماعتوں کی طرف سے تا حال اس چندہ کی ادائیگی کی طرف پوری توجہ نہیں دی گئی۔

حضرت خلیفۃ المسیح الثانی رضی اللہ تعالیٰ عنہ کے ارشاد کی تعمیل میں اس چندہ کی سو فی صدی وصولی جلسہ سالانہ سے قبل ہو لی از بس ضروری ہے تاکہ جلسہ سالانہ کے کثیر اخراجات کا انتظام بروقت سہولت سے ہو سکے۔

اللہ تعالیٰ اپنے فضل سے تمام احبابِ جماعت کو اس کی توفیق بخشے۔ آمین

ناظر بیت المال (آمد) قادیان

درخواستہائے دُعاء

مکرم چوہدری منظور احمد صاحب ساہی مکرم ڈاکٹر محمد عبدالباسط صاحب اور مکرم محمد یامین صاحب ندیم کی صحت و سلامتی اور کاروبار میں بہتری کے لئے دعا کی درخواست ہے۔ میرے بعض غیر مسلم دوست بھی خدا کے فضل سے بزرگانِ جماعت اور درویشان کی دعاؤں کی برکت سے مستفید ہو چکے ہیں اُن کی آئندہ بہتری کے لئے اور خاکسار کی روحانی اور دنیوی ترقی کے لئے دعا فرمائی جائے۔

خاکسار رفیق احمد - احمدی سیمنگٹن سپا انگلینڈ

● ــــ مکرم الحاج بی - ایم عبدالرحیم صاحب پریذیڈنٹ جماعت احمدیہ بنگلور کے دوسرے بیٹے مکرم شفیع اللہ صاحب کے متعلق اطلاع ملی ہے کہ وہ قریباً ایک ماہ سے شدید بیمار ہیں داخل ہسپتال ہیں احباب جماعت کی خدمت میں درخواست ہے کہ دعا فرمائی جائے خدا تعالیٰ جلد ان کو صحتِ کاملہ و عاجلہ عطا فرمائے۔

ناظر دعوۃ و تبلیغ قادیان

● ــــ مکرم برادرم نذیر احمد صاحب عارف قائد مجلس خدام الاحمدیہ شورت کو اللہ تعالیٰ نے دو لڑکیوں کے بعد نرینہ اولاد سے نوازا ہے۔ تمام بزرگانِ سلسلہ سے نومولود کی صحت و سلامتی اور خادم دین بننے کے لئے دُعا کی درخواست ہے۔

خاکسار:۔
عبدالرشید ضیار
متعلم جامعہ احمدیہ قادیان

حضرت خلیفۃ المسیح الثالث ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز کی نئی سکیم

"آگے بڑھو" اور تحریک جدید

از مکرم مولوی محمد عمر صاحب فاضل انچارج احمدیہ مسلم مشن مدراس

پچھلی صدی کے اواخر میں عیسائی منادوں نے اسلام کے خلاف ایک خطرناک یلغار شروع کر رکھی تھی اور اسے صفحہ ہستی سے ہمیشہ کے لئے مٹانے کے ہر قسم کے منصوبے تیار کئے تھے۔ انہوں نے اسلام اور بانی اسلام صلی اللہ علیہ وسلم فداہ ابی وامی کے خلاف معاندانہ اور جارحانہ حملے شروع کئے۔ انہیں ان حملوں کی کامیابی پر اس قدر یقین حاصل تھا کہ انہیں صحرائے عرب پر صلیب کی چمکار نظر آنے لگ گئی اور یسوع مسیح پادریوں کے ساتھ مکہ کی مقدس وادی میں اور خاص کر حرم شریف میں داخل ہونے جاتے کے خواب دیکھنے لگ گئے تھے (دیکھیں ہیروز لیکچر: ص۲۲)

اسی زمانہ میں پادری افریقہ کے بر اعظم میں بھی کثیر تعداد میں داخل ہوئے اور اپنے مادی ساز و سامان کے ذریعہ وہاں کے بے علم اور غریب لوگوں پر اثر و نفوذ ڈالنے لگے۔ انہوں نے سکول کالج وغیرہ تعلیم گاہیں اور ہسپتال اور مراکز صحت وغیرہ کھول کر اپنے قدم جمائے۔ اس طرح وہ عیسائیت کی تبلیغ بڑے زور وشور سے کرنے لگے۔ چونکہ ان کے اس دجل و فریب کا مقابلہ کرنے والی کوئی اسلامی تنظیم وہاں کارفرما نہ تھی اس لئے لاکھوں غریبوں اور بے کسوں کو اپنے دام فریب میں لانے میں کامیاب ہو گئے۔

ایسے خطرناک زمانہ میں جبکہ عیسائی طاقتیں اپنے گمراہ کن صلیبی عقائد اور اپنی مغربی تہذیب کے ساتھ بام عروج پر تھیں۔ اللہ تعالیٰ نے اپنے وعدوں کے مطابق کاسر صلیب اور قاتل خنزیر حضرت مسیح موعود علیہ السلام کو مبعوث فرمایا آپ نے دعویٰ فرمایا

"اسلام کو ایک ایسا خطرناک صدمہ پہنچا ہے کہ ایک ہزار سال قبل تک اس کا نمونہ اور نظیر موجود نہیں۔ یہ شیطان کا آخری حملہ ہے اور وہ اس وقت ساری قوت اور زور کے ساتھ اسلام کو نابود کرنا چاہتا مگر اللہ تعالیٰ نے اپنے وعدہ کو پورا کیا ہے اور مجھے بھیجا ہے تاکہ میں ہمیشہ کے لئے اس کا سر کچل دوں۔"

(ملفوظات جلد پنجم ص۱۲)

آپ نے سب سے پہلے یسوع مسیح کی اصلیت سے دنیا کو روشناس کراتے ہوئے عیسائیت کی بنیاد کو دھکا لگایا اور وہ متزلزل ہو کر رہ گئی!! اس طرح آپ نے اس دجالی فتنہ کی قلعی کھول دی اور دیکھتے ہی دیکھتے عیسائیوں کو اپنے تمام خواب اور منصوبے خاک میں ملتے ہوئے نظر آنے لگ گئے! حضرت مسیح موعودؑ نے عقلی و نقلی دلائل سے اور سب سے بڑھ کر اپنی قوت قدسیہ سے صلیب کو توڑ کر رکھ دیا۔ اور حضرت المصلح الموعودؓ نے تحریک جدید کی سکیم کے ماتحت منظم طور پر بیرون ہند مبشرین کے ذریعہ سے تبلیغ اسلام کا مورچہ لگایا جن میں سے ایک ملک افریقہ بھی ہے۔

چنانچہ افریقہ میں بھی انہیں تبلیغی میدان میں احمدی مبشرین کی تاب نہ لا کر میدان چھوڑ کر بھاگنا پڑ رہا ہے۔ اس میدان میں احمدی مجاہدین کی جد و جہد سے اسلام کو عظیم الشان کامیابی حاصل ہو رہی ہے اور عیسائیت کے منّاد اپنی پسپائی کا اقرار کرنے پر مجبور ہو رہے ہیں۔ ملاحظہ ہو:۔

● "اسلام مغربی افریقہ میں ترقی کی راہ پر گامزن ہے!..... ..... یہ مذہب آخر کار تمام علاقہ کو اپنی آغوش میں لے لے گا۔"

(نیو یارک ٹائمز ۱۶ $\frac{1}{52}$)

● "مغربی افریقہ کے بعض علاقوں میں جہاں عیسائی مناد اور اسلامی مبلغ مقابلہ کر رہے ہیں عیسائیت میں داخل ہونے والے ایک شخص کے مقابل پر اسلام میں دس افراد داخل ہوتے ہیں" (ٹائم ۸ $\frac{5}{55}$)

● موجودہ صدی کی ابتدا میں عیسائی مصنفین اس بات کے دعویدار تھے کہ اسلام بغیر سیاسی اقتدار کے کوئی حیثیت نہیں رکھتا اور اس وجہ سے افریقہ میں اسلام کا نام مٹ جائے گا...... اب اس دعویٰ کو ماننے کے لئے کوئی بھی تیار نہیں۔ اسلام کا چیلنج بدستور قائم ہے بلکہ پہلے سے بھی بڑھ کر خطرناک صورت میں"

(Islam in East Africa By [illegible] (Harrison))

● یہ خوش کن توقع کہ گولڈ کوسٹ جلد ہی عیسائی بن جائے گا۔ اب معرض خطر میں ہے اور یہ خطرہ بھی اس خیال کی وسعتوں سے کہیں زیادہ عظیم ہے کیونکہ تعلیم یافتہ نوجوانوں کی ایک خاصی تعداد احمدیت کی طرف کھنچی چلی جا رہی ہے اور یقیناً یہ صورت حال عیسائیت کے لئے کھلا چیلنج ہے تاہم یہ فیصلہ ابھی باقی ہے کہ آئندہ افریقہ میں ہلال کا غلبہ ہوگا یا صلیب کا۔

(Christ or Mohammad)

اس طرح جب انہیں جماعت احمدیہ کی سرگرمیوں کے ذریعہ اپنے تمام منصوبے ناکام ہوتے ہوئے نظر آنے لگ گئے تو ان میں بے چینی اور گھبراہٹ پیدا ہو گئی اور اسلام کے اس بڑھتے ہوئے کاروان سے گھبرا کر ایک دوسرے کو تنبیہ کرنے لگ گئے۔ چنانچہ نائیجیریا کے ایک کثیر الاشاعت اخبار "Christian Faith in Danger" یعنی عیسائیت خطرے میں کے زیر عنوان کے زیر عنوان لکھا:۔

"ہم چرچ کو آگاہ کرنا چاہتے ہیں کہ وہ اپنے آپ کو سنبھالے اگر ہماری اس تنبیہ کی طرف توجہ نہ کی گئی تو عین ممکن ہے کہ اسلام فاتحانہ انداز میں جنوبی نائیجیریا کے آخری سرے تک پہنچ جائے؟"

اس طرح جب اسلام کی کرنیں اپنی پوری آب و تاب سے چمکنے لگیں تو سیدنا حضرت خلیفۃ المسیح الثالث ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز نے پچھلے سال مغربی افریقہ میں نہایت عظیم الشان اور کامیاب رنگ میں سفر (۱۱ اپریل تا ۸ مئی) اختیار فرمایا جو نہایت کامیابی اور کامرانی سے اختتام پذیر ہوا۔

حضور انور کے اس تاریخی سفر سے ایک طرف لاکھوں احمدیوں کے لئے آب حیات کا کام دیا اور خلیفہ وقت کو اپنے درمیان دیکھ کر ان کی تمام مرادیں پوری ہو گئیں تو دوسری طرف یہ عیسائی دنیا کے لئے ایک چیلنج ثابت ہوا اور انہیں یقین ہو گیا کہ اب جماعت احمدیہ کے مقابلہ میں انہیں مستقل ہزیمت کا سامنا کرنا پڑے گا۔

حضور نے اس سفر میں ممالک نائیجیریا، غانا، لائبیریا، آئیوری کوسٹ، گیمبیا اور سیرالیون کے عوام و خواص اور خاص کر حکمران طبقہ کو اسلام کا محبت بھرا پیغام اس انداز میں پہنچایا کہ ان کے قلوب اسلام کی برتری کے قائل ہو گئے۔

حضور اقدس نے نائیجیریا کے صدر مملکت میجر جنرل یعقوب گوون، غانا کے صدارتی کمشن کے صدر بریگیڈیر اے اے افریفا، نائب صدر ہارڈی نائیجیریا کے صدر مسٹر مان، گیمبیا کے صدر داؤد جوارا، سیرالیون کے قائم مقام گورنر جنرل بنجا تیجان سی کے علاوہ ہزار ہا ہیرا ماؤنٹ چیفس اور دیگر سرکردہ اشخاص سے ملاقات فرمائی اور تبلیغ حق پہنچائی۔

تقریباً دو ماہ کے اس تاریخی دورے میں صدہا لوگ اسلام کی آغوش میں آگئے حضور پُرنور نے درجن سے زائد مساجد و مراکز کا افتتاح فرمایا۔ اس طرح اُن کی روحانی بیماریوں کے علاج کے سامان بہم پہنچانے کے علاوہ ان کی جسمانی بیماریوں کے علاج کے لئے شفا خانے اور مراکز صحت وغیرہ کھولنے کا دسیع پروگرام ترتیب دیا۔ کیونکہ تحریک جدید جس کے ماتحت یہ کام ہو رہا تھا کا مالی فنڈ ان سکیموں کا متحمل نہ ہو سکا۔ اس لئے ان کی تعلیمی ترقی کے لئے سکولوں اور کالجوں کی اہم سکیم مرتب فرمائی جس کا نام حضور انور نے Leap

Forward Program

تجویز فرمایا۔ حضور نے اپنی جماعت کو توجہ دلائی کہ وہ افریقہ کی مظلوم اور پسماندہ اقوام کو پیغام حق پہنچانے اور انہیں تعلیم و تربیت دینے اور ان کی جسمانی صحتوں کو برقرار رکھنے کے انتظامات کے لئے ایک لاکھ پاؤنڈ جمع کریں۔ حضور نے اس فنڈ کا نام "**نصرت جہاں ریزرو فنڈ**" رکھا۔ اس سفر سے واپسی پر حضور نے کراچی کی جماعت کو مخاطب کرتے ہوئے فرمایا:-

"مغربی افریقہ میں ہم نے اللہ تعالیٰ کی عظمت و جلال اور حضرت نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کی شان کے جو جلوے دیکھے الفاظ میں اُن کا بیان ممکن نہیں ہے۔ اہلِ افریقہ پیار و ہمدردی کے بھوکے ہیں اُن کے دکھوں کا علاج صرف آپ کے پاس ہے اور وہ بہرحال آپ نے ہی کرنا ہے۔ اللہ تعالیٰ کی طرف سے مجھے یہ اشارہ ہوا ہے کہ اب وقت ہے کہ وہاں پر کم از کم ایک لاکھ پاؤنڈ جمع کئے جائیں اسی غرض سے نصرت جہاں ریزرو فنڈ قائم کیا گیا ہے۔ احباب کو زیادہ سے زیادہ حصہ لینا چاہیئے"

(بدر قادیان ۲۲ر اکتوبر ۱۹۷۰ء)

حضور اقدس کی اس آواز پر لبیک کہتے ہوئے ساری جماعت نے قربانی کا اعلیٰ نمونہ پیش کرتے ہوئے ایک لاکھ پاؤنڈ سے کہیں زیادہ رقم آپ کے قدموں میں نچھاور کر دی۔ جماعت کے اس جذبہ قربانی کی ایک شاندار مثال حضور اقدس کی ایک تقریر سے ہمیں ملتی ہے۔ حضور فرماتے ہیں:-

"ہم نے افریقہ کا دورہ کیا۔ اسلام کی ضرورت کو دیکھا۔ لوگ خدا اور اس کے رسولؐ کے نام پر قربانیاں دے رہے ہیں میں نے اس ریزرو فنڈ کے وعدہ جات کے سلسلہ میں احباب کو ایک یاد دہانی کرائی تھی جس کے جواب میں ابھی چار پانچ دن ہوئے لنڈن سے ایک احمدی دوست کا خط آیا ہے جس میں اس [illegible] ہے کہ میں نے کچھ رقم اپنی [illegible] لئے جمع کی ہوئی تھی۔ [illegible] خدا مجھے ملا ہے اور [illegible] یہ رقم نصرت جہاں ریزرو فنڈ [illegible] دے دی ہے اور اپنی شادی [illegible] ہے"

(بدر ۲۷ [illegible] ۱۹۷۱ء)

کس قدر شاندار اور بے نظیر قربانی کا نمونہ آج جماعت احمدیہ کے مخلصین دنیا کے سامنے پیش کر رہے ہیں!!

اس سکیم کے تحت کئے جانے والے پروگرام کا ذکر کرتے ہوئے حضور نے فرمایا:-

"سائنس سکول اور تیس۳۰ میڈیکل سنٹر دراصل ایک دو سال کے اندر کھل جانے چاہئیں یعنی اس کے اپنے خوش کن پہلو ہیں جن کو میں اس وقت بیان نہیں کرنا چاہتا..

...... جب ہم میڈیکل سنٹر کھولیں گے۔ یہاں سے ڈاکٹر بھیجیں گے تو کرایہ دینگے جس پر کافی رقم خرچ ہوگی۔ اُن سے میرا یہی وعدہ نہیں کہ آئی سپیشلسٹ آئے گا بلکہ وعدہ یہ ہے کہ Eye Specialists ان تمام اوزاروں کے ساتھ آئے گا جن کی ایک Eye Specialist کو ضرورت ہوتی ہے۔ میرا اُن سے یہ وعدہ نہیں کہ ایک اچھا ڈینٹسٹ (Dentist) آئے گا بلکہ ایک ایسا اچھا Dentist آئیگا جسکے پاس ہر وہ سامان ہوگا جو ایک Dentist کے لئے ضروری ہوتا ہے ......

جو Eye Specialist ہے اس کا ایک مکمل دوکانداری کا ہوگا جہاں وہ عینکیں بنائے گا کیونکہ خالی نسخہ لکھ دینا کافی نہیں ...... جو ٹی۔ بی کا ماہر معالج آئے گا میں نے کہا ہے کہ بہترین up to Date ایکسرے پلانٹ بھیجیں گے۔ لیبارٹری کو Equipment کریں گے۔ سارا بوجھ ہم برداشت کریں گے اور عمارت بنائیں گے"

(بدر ۲۲ر اکتوبر ۱۹۷۰ء)

"علاوہ مال کے ...... ہمیں آدمیوں کی بھی ضرورت ہے اس کے متعلق میں آج یہاں غالباً پہلی دفعہ یہ اپیل کر رہا ہوں انگلستان میں جب میں نے تحریک کی تو وہاں کے بعض بڑے بڑے تعلیمیافتہ اور اونچی ڈگریاں لینے والے احمدی ڈاکٹروں نے افریقہ میں کام کرنے کے لئے رضاکارانہ طور پر خدمات پیش کر دیں۔

بہرحال ہمیں کم سے کم ۳۰ ڈاکٹروں اور ۷۰-۸۰ ٹیچروں کی ضرورت ہے۔" (بدر ۶ر اگست ۱۹۷۰ء)

المؤمنین حضرت امیر المؤمنین ایدہ اللہ تعالیٰ نے اس سکیم کے ذریعہ ایک وسیع اور مستقل پروگرام اپنی جماعت کے سامنے رکھا ہے اور فرمایا:-

"اگر ہم مالی قربانی دیں اور رضاکارانہ طور پر خدمت بھی کریں اور ساتھ ساتھ دعا بھی کرتے رہیں تو شاید جلد ہی بلکہ ممکن ہے کہ دس سال کے اندر اندر ہی وہاں کی غالب اکثریت کے دل جیت لیں وہ اس انعام کے مستحق ہیں اور یہ ذمہ داری ہماری ہے اللہ تعالیٰ ہمیں ہماری ذمہ داریاں پہچاننے کی توفیق دے"

(بدر ۸ر اخاء ۱۳۵۰ ہش)

نبیوں کے متبعین کا یہ اولین فرض ہوتا ہے کہ وہ نبی کی زندگی میں اس کی آواز پر لبیک کہتے ہوئے روحانی اور ابدی زندگی کے وارث بن جائیں۔ چنانچہ خدا تعالیٰ نے فرماتا ہے۔

یاایھا الذین امنوا استجیبوا للہ وللرسول اذا دعاکم لما یحییکم

(الانفال)

کہ اے مومنو! تم اللہ اور اس کے رسول کی آواز پر لبیک کہتے ہوئے عمل کرو۔ کیونکہ رسول تمہیں ان ہی باتوں کی طرف بلاتا ہے جو تمہاری ابدی حیات کا موجب ہیں۔

چونکہ خلافت نبوت کا تتمہ ہوتی ہے اور خلیفہ نبی ہی کے قائم مقام ہے۔ اسلئے یہ بھی لازمی ہے کہ اہل ایمان خلفاء کی آواز کو بھی سنیں اور اس کے مطابق ہر تحریک پر لبیک کہتے ہوئے اطاعت کا پورا عملی نمونہ پیش کریں۔

دعا ہے کہ اللہ تعالیٰ اپنے فضل سے ہماری تمام قربانیاں قبول فرمائے اور ہم اپنی آنکھوں سے فتح و نصرت کے وعدوں کو پورے ہوتے ہوئے دیکھ سکیں۔ اور یہ شاندار پھل جو چندہ تحریک جدید کے ذریعہ لگائے گئے درختوں کے ہیں ہمیں چاہیئے کہ ان گلستانوں کی آبیاری کے لئے چندہ تحریک جدید میں بڑھ چڑھ کر حصہ لیں۔ حضور اقدس کی تحریک "آگے بڑھو" جہاں ایک طرف احباب جماعت کے لئے بابرکت اور خوش کن تحریک ہے. وہاں میرے نزدیک جماعت احمدیہ کے لئے ایک انتباہ بھی ہے۔ کیونکہ یہ کام جو تحریک جدید کے ذریعہ سے ایک بہت عرصہ پہلے شروع ہونا چاہیئے تھا۔ تحریک جدید کے فنڈ کی کمی کی وجہ سے شروع نہیں کیا جا سکا۔ حضرت المصلح الموعود ایک زمانہ پہلے ہمیں اسی طرف توجہ دلاتے ہوئے فرماتے ہیں:-

"اگر جماعت کے تمام افراد اپنے فرائض کو ادا کرتے تو کوئی وجہ نہیں تھی کہ موجودہ تحریک جدید دفتر دوم کہتے ہیں پانچ لاکھ تک نہ پہنچ جاتی۔ لیکن بات یہ ہے کہ جماعت کے ہر فرد سے وعدہ نہیں لیا جاتا اگر جماعت کے ہر مرد اور عورت جوان اور بوڑھے سے وعدے لئے جائیں تو میں سمجھتا ہوں کہ تحریک جدید کے وعدے موجودہ وعدوں سے دُگنے تگنے ہو جائیں۔ اور اگر ایسا ہو جائے تو ہم اپنے کام کو بہت کچھ وسیع کر سکتے ہیں"

گویا کہ احباب جماعت کا تحریک جدید کی طرف کما حقہٗ توجہ دینے پر یہ کام خلافت ثانیہ کے دور میں وسیع تر ہو سکتا تھا۔ لیکن جبکہ ہمارا مطمح نظر ساری دنیا کو اسلام کی تعلیم سے روشناس کروا کر اللہ تعالیٰ اور محمد رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے جھنڈے تلے جمع کرنا ہے تو ہمیں اس بنیادی سکیم یعنی تحریک جدید کو زیادہ سے زیادہ مضبوط کرنا ہوگا۔ تاکہ ایسا نہ ہو کہ اس سکیم کے فنڈ کی کمی کی وجہ سے ساحقہٗ کام کو وسیع نہ کیا جا سکے بلکہ اس فنڈ کو اس قدر مضبوط کرنا چاہیئے کہ ہم اس کو خرچ کرتے ہوئے اپنے پروگرام کو وسیع سے وسیع تر کرتے چلے جائیں تاکہ جلد سے جلد اسلام اللہ تعالیٰ کے وعدوں کے موافق ساری دنیا پر غالب آسکے۔ پس میں احباب سے درخواست کروں گا کہ وہ ہر وقت نہ صرف خود تحریک جدید کو مضبوط سے مضبوط تر کرنے کا پروگرام اپنے سامنے رکھیں بلکہ اپنی آئندہ آنے والی پود کو بھی اس کے لئے تیار کرتے چلے جائیں تاکہ وہ بھی اپنی قربانیوں میں کسی سے پیچھے نہ رہ جائیں۔ کیونکہ حضرت المصلح الموعودؓ نے فرمایا ہے:

"وہی قوم زندہ سمجھی جا سکتی ہے جس کی آنے والی پود زیادہ قدم والی ہوتی ہے جسکی آنے والی پود زیادہ ترقی کرنے والی ہوتی ہے جس کی پود تنظیم پر قائم ہوتی ہے اور روحانیت (یعنی اپنے مطمح نظر کو ناقل) حاصل کرنے والی ہوتی ہے"

تحریک جدید کا اجراء ۱۹۳۴ء میں ہوا جسکے دفتر اول پر آج ۳۷واں سال گذر رہا ہے ۱۹۴۴ء میں دفتر دوم کا آغاز ہوا جس پر آج ۲۷واں سال گذر رہا ہے اور ۱۹۶۵ء میں دفتر سوم شروع ہوا جس پر چھٹا سال گذر رہا ہے۔ پس احباب جماعت کو اس طرف خاص توجہ کرنے کی ضرورت ہے کہ تحریک جدید کے دفتر اول میں جو کمی واقع ہو رہی ہے دفتر دوم اور دفتر سوم کے ذریعہ اس کو پورا کیا جا سکے اللہ تعالیٰ ہم سب کو اسباب کی توفیق دے کہ ہم اور [illegible]

حالاتِ حاضرہ اور تحریکِ جدید

از مکرم مولوی عبد الحق صاحب فضل انچارج مبلغ آندھرا مقیم حیدرآباد

اہمیت

۱۹۳۴ء تاریخِ احمدیت میں بڑی ہی اہمیت رکھتا ہے۔ جبکہ مجلسِ احرار نے اپنے ہمنوا انبوہ کثیر کی پشت پناہی سے جماعت احمدیہ کو صفحۂ ہستی سے نابود کرنے کے لئے ایڑی چوٹی کا زور لگایا اور اپنی تمام تر صلاحیتیں اس راہ میں ختم کر دیں۔ یہ ایسا نازک دور تھا کہ اس وقت کی برسرِ اقتدار حکومتِ برطانیہ کے افسران نے بھی جماعتِ احمدیہ کے خلاف ہتھیار اٹھا لئے تھے۔ اس ماحول میں القاء الٰہی کے تحت تحریکِ جدید کا آغاز ہوا۔ اس نازک مرحلہ کا تذکرہ کرتے ہوئے سیدنا حضرت المصلح الموعود رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں:۔

"یہ تحریک ایسی تکلیف کے وقت شروع کی گئی تھی۔ یوں معلوم ہوتا تھا کہ دنیا کی تمام طاقتیں احمدیت کو مٹانے کے لئے جمع ہو گئی ہیں۔

(تاریخِ احمدیت، جلد ہشتم صہ)

غرضیکہ یہ وہ زمانہ تھا جب جماعت ایک عظیم ابتلاء میں سے گذر رہی تھی۔ اور یہ ابتلاء محض اللہ تعالیٰ کی رضا کی خاطر تھا۔

بہترین گھڑی

لیکن جہاں یہ وقت عظیم الشان ابتلاء کا وقت تھا۔ وہاں اللہ تعالےٰ کی بے شمار رحمتوں اور برکتوں کا حامل اور داعی بھی یہی وقت تھا۔

اَمَّنْ یُّجِیْبُ الْمُضْطَرَّ اِذَا دَعَاہُ

حضرت المصلح الموعود رضی اللہ عنہ اس کو بہترین وقت قرار دیتے ہوئے فرماتے ہیں:۔

"تحریکِ جدید کے پیش کرنے کا موقعہ انتخاب ایسا اعلیٰ انتخاب تھا جس سے بڑھ کر اور کوئی اعلیٰ انتخاب نہیں ہو سکتا اور خدا تعالےٰ نے مجھے اپنی زندگی میں جو خاص کامیابیاں اپنے فضل سے عطا فرمائیں ہیں۔ اُن میں ایک اہم کامیابی تحریکِ جدید کو عین وقت پر پیش کرکے مجھے حاصل ہوئی ہے۔ اور یقیناً میں سمجھتا ہوں کہ جس وقت میں نے یہ تحریک کی وہ میری زندگی کے خاص مواقع میں سے ایک موقع تھا۔ اور میری زندگی کی ان بہترین گھڑیوں میں سے ایک گھڑی تھی۔"

(تاریخِ احمدیت جلد ششم صہ)

آج چشمِ مشاہدہ حیرت زدہ ہے کہ ایسے نازک دور میں کھڑے ہونے والی یہ الٰہی تحریک دیکھتے ہی دیکھتے زمین کے کناروں تک چھا گئی۔ اور بر اعظم ذکر ملک و علاقہ کی سعید روحیں اس تحریک کے ذریعہ سے سیراب ہوئیں۔ اور ہو رہی ہیں۔ تحریکِ جدید کا یہ اثر و نفوذ ترقی اور کامیابی اس مقدس تحریک کی صداقت و عظمت پر ایک ایسا برہان و نشان بلکہ حق و باطل میں فیصلہ کرنے والا فرقان ہے۔ کہ جسے اپنے ہی نہیں غیر بھی دیکھنے اور اعتراف کرتے ہیں۔

مطالبات

تحریکِ جدید کی بنیاد درحقیقت ان پُرکیف مطالبات پر قائم ہے۔ جو سیدنا حضرت المصلح الموعود رضی اللہ عنہ نے جماعت کے سامنے پیش کئے۔ اور جن کی عظمت بیان کرتے ہوئے۔ حضور فرماتے ہیں:۔

"یہ مت خیال کرو کہ تحریکِ جدید میری طرف سے ہے۔ نہیں بلکہ اس کا ایک ایک لفظ میں قرآن سے ثابت کر سکتا ہوں۔ اور ایک ایک حکم رسولِ کریمؐ کے ارشادات میں دکھا سکتا ہوں مگر سوچنے والے دماغ اور ایمان لانے والے دل کی ضرورت ہے پس یہ خیال مت کرو کہ جو میں نے کہا ہے۔ وہ میری طرف سے ہے۔ بلکہ یہ اُس نے کہا ہے۔ جس کے ہاتھ میں تمہاری جان ہے۔"

(الفضل ۲۱ر دسمبر ۱۹۳۵ء)

تحریکِ جدید کی یہ غیر معمولی عظمت و اہمیت جماعتِ احمدیہ کے کندھوں پر ایک بہت بڑی ذمہ داری عائد کرتی ہے۔ کہ ہم اُن پر حکمت مطالبات کو اپنی آنکھوں کے سامنے اور ذہنوں میں مستحضر رکھیں۔ اور ان مطالبات کو عملی جامہ پہنائیں۔ اور اس حقیقت کو اپنی اولادوں اور نسلوں میں راسخ کرتے چلے جائیں۔

سادہ زندگی

سیدنا حضرت المصلح الموعود رضی اللہ تعالےٰ عنہ سب سے پہلے مطالبہ "سادہ زندگی" کو ریڑھ کی ہڈی قرار دیتے ہوئے فرماتے ہیں:۔

"اچھی طرح یاد رکھو کہ سادہ زندگی تحریکِ جدید کے لئے ریڑھ کی ہڈی کی طرح ہے۔"

اس مطالبہ کی مزید اہمیت بتاتے ہوئے حضور تحریر فرماتے ہیں:۔

سادہ زندگی کی تحریک کوئی معمولی تحریک نہیں بلکہ دراصل دنیا کے آئندہ امن کی بنیاد اسی پر ہے

(الفضل جلد ۲۴ صہ ۹۱ ۱۹۳۶ء)

"سادہ زندگی" گذارنے کے اجزاء نہایت پُرحکمت انداز میں بالتفصیل اپنے خطبات میں حضور نے بیان فرمائے۔ کتابچہ "مطالباتِ تحریکِ جدید" سے یہ اجزاء معلوم کئے جا سکتے ہیں۔ اس کا غیروں پر بھی خاص اثر ہوا۔

اخبار انقلاب

غیر از جماعت اخبار "انقلاب" لاہور ۴ر دسمبر ۱۹۳۴ء میں رقمطراز ہے

احمدیوں کے امام نے اپنے پیروؤں کو حکم دیا ہے کہ وہ آئندہ --- --- سینما تھیٹر سرکس وغیرہ ہرگز نہ دیکھیں کھانے اور پینے میں انتہائی سادگی اختیار کریں۔ بلا ضرورت نئے کپڑے نہ بنائیں۔ جہاں تک ہو سکے موجودہ کپڑوں میں ہی گذارا کریں۔ اور تبلیغ کے لئے چندہ دیں عام مسلمانوں میں سے جن حضرات نے آجکل قادیانیوں کے خلاف مہم شروع کر رکھی ہے۔ انہیں چاہئے کہ اس موقعہ سے فائدہ اُٹھائیں۔ اور تمام مسلمانوں سے حلف لیں کہ وہ آئندہ سینما نہ دیکھیں گے۔ تھیٹر نہ جائیں گے۔ سرکس کا تماشہ نہ دیکھیں گے۔ نیا کپڑا انتہائی مجبوری کے سوا نہ بنائیں گے۔ ہر وقت کے کھانے میں صرف ایک سالن پکا کر کھائیں گے۔ اور تبلیغِ اسلام کے لئے اتنا چندہ ہر مہینے ضرور دیں گے۔ مقابلہ اور مسابقہ اگر ایسے طریقے سے ہو کہ اس سے ملت کو فائدہ پہنچے تو سبحان اللہ کیا عجب ہے کہ جو مسلمان اپنے لیڈروں کے پیہم شور و غوغا کے باوجود اپنی اقتصادی حالت کی طرف متوجہ نہیں ہوئے۔ وہ قادیانیوں کی ضد میں ہی اس طرف متوجہ ہو جائیں۔

اخبار ملاپ

غیر مسلم لیڈروں نے بھی اسے قابلِ تقلید قرار دیا چنانچہ اخبار ملاپ (۵ دسمبر ۱۹۳۴ء) لکھتا ہے:۔

"قادیانی احمدیوں کے خلیفہ نے اپنے پیروؤں کے نام یہ حکم جاری کیا ہے۔ کہ وہ آئندہ تین سال تک سینما تھیٹر سرکس وغیرہ ہرگز نہ دیکھیں۔ اور کھانے پینے میں انتہائی سادگی اختیار کریں۔ بلا ضرورت کپڑے نہ بنائیں جہاں تک ہو سکے موجودہ کپڑوں میں ہی گذارا کریں اور تبلیغ کے لئے چندہ دیں یہ حکم بلا شک و شبہ قابلِ تقلید ہے۔ خصوصاً ہندوؤں کے لئے جو دید پرچار کو بالکل فراموش کر بیٹھے ہیں۔"

غیر احمدی اور غیر مسلم معترضین باوجود خواہش اور تڑپ کے اپنے ہم مسلک افراد میں یہ روح پیدا نہ کر سکے کیونکہ اس قسم کے انقلابات اللہ تعالےٰ کی طرف سے قائم ہونے والی جماعتیں ہی لایا کرتی ہیں۔ چنانچہ اس مقدس تحریک کے نتیجہ میں جماعت احمدیہ کے ذریعہ سے جو عظیم الشان انقلاب پیدا ہو رہا ہے۔ وہ ہر ایک کے سامنے ظاہر و عیاں ہے۔

اقتصادی بحران کے بین الاقوامی

مذہبی جماعتوں کے علاوہ سیاسی جماعتوں پر جب ہم اس دور میں نظر ڈالتے ہیں۔ تو معلوم ہوتا ہے کہ ان جماعتوں نے بھی اصلاحِ احوال کے لئے کوئی انقلاب برپا نہیں کیا۔ بلکہ دن بدن یہی نوع انسان

زیادہ مشکلات کے شکار ہو رہے ہیں۔ ہمارے اپنے ہی ملک کی یہ حالت ہے کہ اس کی اقتصادیات کی ابتری کے تین ستون ہم کو دکھائی دے رہے ہیں

اوّل :- غیر معمولی اور ہر آن بڑھنے والی گرانی۔

دوئم :- معیارِ زندگی کی بلندی کے نام سے طرح طرح کے سامانِ معیشت اور خرافات کی فراوانی۔

سوئم :- سودی کاروبار کا روز افزوں پھیلاؤ۔

یہ تین شاہراہیں ہیں۔ جو ہمارے ملک کی اقتصادیات کو خطرناک تباہی کی جانب بہائے لئے جا رہی ہیں۔ جس کا نتیجہ یہ ہے کہ جس سے آئے دن ہڑتالیں اور سٹرائیکیں ہوتی ہیں۔ جس سے اور بھی ملکی نقصان ہوتا ہے۔ امیر اور غریب کے درمیان غیر معمولی تفاوت، کرپشن بددیانتی، رشوت، ٹیکسوں کے نفاذ اور ادائیگی میں غیر معمولی توازن وغیرہ وغیرہ امور نے حکومت کو مجبور کر دیا ہے کہ دم توڑتے ہوئے عوام کو ایک پُر اثر و جاذب دلکش اور حسین نعرہ

"غریبی ہٹاؤ"

دے۔ ورنہ حالات تو ایسے پیدا ہو چکے ہیں۔ اور اقتصادی نظام اس حد تک درہم برہم ہو چکا ہے۔ کہ "غریبوں کو ہٹاؤ" کے نعرہ کا خطرہ پیدا ہو چکا تھا۔

سیدنا حضرت خلیفۃ المسیح الثانی رضی اللہ عنہ نے جب تحریک جدید کا آغاز فرمایا۔ اس وقت بہت ارزاں قیمت پر اشیاء ملتی تھیں امیر و غریب میں غیر معمولی تفاوت بھی نہیں تھا اور نقل مکانی وغیرہ کے وہ حالات جو بعد میں پیش آئے۔ ان کا تصوّر بھی ذہن میں نہیں آسکتا تھا۔ لیکن حضور انور کی حقیقت بین نگاہ نے الٰہی نور سے جیسے یہ پہلے ہی سب کچھ ملاحظہ فرما لیا تھا۔ چنانچہ حضور انور نے سادہ زندگی کا ایک پہلو بیان فرماتے ہوئے اور اس کی حکمت بتاتے ہوئے فرماتے ہیں

" ایک کھانا کھانے اور سادہ لباس پہننے میں۔ ایک حکمت یہ بھی ہے کہ اس طرح امارت اور غربت کا سوال جاتا رہتا ہے۔ نیز یہ کہ جب مشکلات کا وقت آئے تو [illegible] کی مدد [illegible] کی راہ میں حائل ہو [illegible] کی روک [illegible] سکے بلکہ وہ [illegible] کہ [illegible] وطن چھوڑنا پڑتا ہے تو ہم پہلے ہی وطن چھوڑنے کے عادی ہیں اور کھانے یا لباس میں دقتیں حائل ہیں۔ تو ہم پہلے ہی تھوڑا کھانے اور سادہ لباس پہننے کے عادی ہیں۔ پس وہ خوشی اور دلیری سے مشکلات کا مقابلہ کریں گے۔ اور اپنے دل میں گھبراہٹ اور تکلیف محسوس نہیں کریں گے۔

(الفضل ۱۵ر فروری ۱۹۳۶ء)

حضور تحریک کا اقتصادی پہلو بیان کرتے ہوئے فرماتے ہیں۔

" یہ اس مطالبہ سادہ زندگی کا مذہبی پہلو تھا۔ کہ دوئی کی روح کو مٹایا جائے ۔ ۔ ۔ ۔ ۔ ۔ ۔
۔ ۔ ۔ ۔ ۔ ۔ دوسرا پہلو اس کا اقتصادی تھا۔ اس میں میرے مدِّ نظر یہ بات تھی کہ اگر جماعت بغیر بچت کرنے کے چندوں میں زیادتی کرتی جائے گی۔ تو اس کا نتیجہ یہ ہوگا کہ کمزور ہوتی جائے گی اس لئے میں نے سوچا کہ ان میں کفایت شعاری کا مادّہ پیدا ہو"

(خطبہ جمعہ ۲۵ر نومبر [illegible])

تین نکات

تحریک جدید کے اقتصادیات کے بنیادی نکات میں سادہ زندگی چندہ جات کے علاوہ سخت محنت بھی ہے۔ چنانچہ اس حقیقہ کی نشاندہی کرتے ہوئے حضور فرماتے ہیں۔

" میں نے بارہا کہا ہے کہ بے کار مت رہو۔ اور کام کرو اس میں امیر غریب سب ساوی ہیں بلکہ غریب کو جس کا پیٹ خالی ہے۔ کام کرنے کی زیادہ ضرورت ہے۔ میں جماعت کو توجہ دلاتا ہوں کہ تحریک جدید ابھی اس وقت تک کامیاب نہیں بنا سکتی۔ جب تک رات اور دن ایک کر کے کام نہ کرو اپنی راتوں اور دنوں پر قبضہ کر لو جس کام کو اختیار کرو اسی طرح کرو جس طرح ہمارے ملک میں کہتے ہیں "تخت یا تختہ"

(خطبہ جمعہ ۲۲ر جنوری ۱۹۳۷ء)

ایک موقعہ پر حضور اپنی مثال دیتے ہوئے فرماتے ہیں۔

" ۱۷ر ۱۸ر اکتوبر ۱۹۳۴ء سے لے کر آج تک سوائے چار پانچ راتوں کے میں کبھی ۱۲ بجے سے پہلے نہیں سوتا اور بعض اوقات دو بجے تین، چار بجے سوتا ہوں۔ بعض اوقات کام کرتے کرتے دماغ معطل ہو جاتا ہے۔ مگر میں سمجھتا ہوں کہ جب اسلام کا باطل سے مقابلہ ہے تو میرا فرض ہے کہ اس راہ میں جان دے دوں اور جس دن ہمارے دوستوں میں یہ بات پیدا ہو جائے ۔ وہی دن ہماری کامیابی کا ہوگا۔ کام جلدی جلدی کرنے کی عادت پیدا کرو اٹھو تو جلدی سے اٹھو چلو تو چستی سے چلو کوئی کام کرنا ہو تو جلدی جلدی کرو۔ اور اس طرح جو وقت بچے اسے خدا کی راہ میں صرف کرو۔

(الفضل ۱۲ر فروری ۱۹۳۵ء)

صدر جمہوریہ ہند

ہمارے ملک پر آج جو مصیبت اور مشکلات کا دور آیا ہے۔ ایسا نازک دور ملک کی آزادی کے بعد سے اب تک نہیں آیا تھا۔ حالانکہ چین اور پاکستان جنگ کے زمانے کے دور بھی انتہائی نازک تھے۔ وزیر اعظم مسز اندرا گاندھی بارہا اس حقیقت کا انکشاف کر چکی ہیں۔ گویا ہمارے ملک کے لئے یہ ایک غیر معمولی ابتلاء اور امتحان کا وقت ہے۔ اور ایسے ہی مواقع پر بعض پُر عظمت حقیقتوں کا انکشاف ہوا کرتا ہے۔ چنانچہ صدر جمہوریہ ہند مسٹر وی۔ وی گری نے امسال یوم آزادی کے موقعہ پر محنت کرنے اور سادہ زندگی گذارنے پر قسم کھانے کا نعرہ قوم کو دیا ہے۔ آپ فرماتے ہیں۔

" دولت کی ساری تقسیم زیادہ پیداوار کے ساتھ ساتھ ہونی چاہئے۔ ہم اگر مساوات کے متعلق ہی تعلق خاطر رکھیں اور ہم یہ محسوس کرنے لگیں کہ سوشلسٹ سماج میں ہم کو ایک [illegible] کے حقوق اس کے فرائض اور ذمہ داریوں کے بغیر حاصل ہوں تو ہم نہایت غلطی کر رہے ہیں۔ اس طرح سوشلزم کے ذریعہ فلاح کی بجائے غریبی میں مساوات حاصل ہوگی۔ دوستو! ہم کشیدگی اور دباؤ کے دور میں رہ رہے ہیں۔ مشکل زمانہ آگیا ہے۔ اور ہم کو عظیم قربانیاں دینی ہیں آرام دہ زندگی کے دن گذر چکے ہیں۔ اب ہم غیر ملکی امداد پر تکیہ نہیں کر سکتے تو آئیے کہ اس مبارک دن چاہو ہم محنت کرتے اور سادہ زندگی بتانے کی قسم کھائیں"

(رہنمائے دکن حیدرآباد ۱۵ر اگست ۱۹۷۱ء)

آج جبکہ امن کی پہلی سب سے زیادہ ضرورت ہے۔ ہمارے گورنمنٹ کے سربراہ نے بھی سادہ زندگی اور محنت، کو ہی امن کا ضامن قرار دیا ہے جبکہ سیدنا حضرت المصلح الموعود رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے بھی "سادہ زندگی" کو ہی مطالبات کی ریڑھ کی ہڈی قرار دیتے ہوئے اسے آئندہ امن کا ضامن قرار دیا ہے۔ چنانچہ حضور فرماتے ہیں کہ :-

" سادہ زندگی کی تحریک کوئی معمولی تحریک نہیں بلکہ دراصل دنیا کے آئندہ امن کی بنیاد اسی پر ہے"

جناب ندوی

سیاسی لیڈروں کا کام درحقیقت ملک کی آزادی حاصل کرنا تھی۔ قومی تعمیر اور تربیت مذہبی اداروں کا کام ہوتا ہے۔ لیکن یہ سب مذہب کے نام سے قائم ہونے والی جماعتیں بھی اس صفت سے تہیدست ہیں۔ کیونکہ یہ کام اللہ تعالیٰ کے ماموروں کی جماعتوں کا ہوتا ہے یہ کہ صحیح لائنوں پر قومی تعمیر کریں۔ چنانچہ جماعتِ احمدیہ کے ذریعہ سے یہ قومی تعمیر ہوئی اور ہو رہی ہے۔ جس کا زبردست ثبوت تحریک جدید ہے۔ ہم اس موقعہ پر جناب مولوی ابو الحسن علی صاحب ندوی کا ایک تازہ بیان نقل کرتے ہیں۔

" غلامی کی تشخیص اور علاج اور آزادی کی برکتوں سے نفع اٹھانے کے لئے ضروری ہے کہ ملک کی تعمیر سے پہلے قوم کی تعمیر کی جائے ملکوں کی قدر و قیمت میں وہاں کے دریاؤں، پہاڑوں، فضاؤں اور وسائل کی اہمیت زیادہ نہیں قوم کی تعمیر میں جو چیزیں داخل ہیں۔ وہ ہیں قوم کا ضمیر و امانت، دیانت، فرض شناسی، اخلاق عزت و آبرو کی قدر و قیمت ایک دوسرے پر اعتماد کے ساتھ اور باہمی بھروسے کے ساتھ آزادی کا دشوار مرحلہ طے کیا جائے یا ہمارے سیاسی رہنماؤں کو اس کا موقع نہیں ملا کر وہ ملک کی تعمیر سے پہلے قوم کی تعمیر

کا کام پورا کر سکیں۔ شاید یہ سمجھ لیا گیا۔ انگریز یہاں نہ رہیں اور آزادی مل جائے تو ایک بنا بنایا ہوا ملک، اور بنی بنائی قوم از خود ابھر کر سامنے آ جائے گی۔ اس میں کسی شکایت یا الزام کی بات نہیں۔ یہ صرف پیغمبروں کا جگر ہوتا ہے کہ وہ انسانوں کی ان نا اہل اور غیر معمولی احساسات جذباتی ہیجان اور اضطراری کیفیت سے اوپر اٹھ کر اعتماد کے ساتھ استقامت سے اپنا کام کرتے ہیں۔ وہ کسی عجلت یا جلد بازی سے کام نہیں لیتے ۔۔۔۔ وہ تعمیر کا کام بڑی دلجمعی اور بڑے سکون کے ساتھ انجام دیتے ہیں ـــــ لیکن ہندوستان کی سیاسی قیادت نے تعمیر کا کام اس طریقے سے انجام نہیں دیا۔"

(ندائے ملت ۱۵ راگست ۱۹۷۱ء)

کلمۂ حکمت

رسولِ مقبول صلی اللہ علیہ وسلم فرماتے ہیں کہ:-

کلمۃ الحکمۃ ضالۃ المومن

کہ حکمت کی بات مومن کی گمشدہ چیز ہے جناب مولوی ابوالحسن صاحب ندوی کی اس تحریر پر بڑے ہی پر حکمت انداز میں یہ حدیث چسپاں ہو رہی ہے۔ موصوف خود تسلیم کر رہے ہیں کہ سیاسی جماعتیں اگر قومی تعمیر نہیں کر پاتی تو ان پر کوئی الزام نہیں ہے۔ یہ صرف پیغمبروں کا کام ہوتا ہے۔ باقی رہیں دورِ حاضر کی مذہبی کہلانے والی جماعتیں سو ان میں بھی خود غیر احمدی مسلمانوں میں آئے دن تنظیمیں قائم ہوتی رہتی ہیں۔ جو مسلمانوں کی اصلاح و تربیت اور قومی تعمیر کرنے کی بجائے مسلمانوں کو ہر پہلو سے قعرِ مذلت میں دھکیلنے کا باعث بن رہی ہیں۔ دورِ حاضر میں سید الاولین والآخرین حضرت محمد رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے بروزِ کامل حضرت مسیح موعود مہدی مسعود علیہ السلام کی یہی وہ جماعت ہے۔ جو نہ صرف اس سلسلہ میں اپنے افراد کی تربیت میں کامیاب ہے۔ بلکہ زمین کے کناروں تک غیروں میں بھی اپنا غیر معمولی اثر پیدا کر رہی ہے۔ تحریکِ جدید اس کا زبردست ثبوت ہی نہیں ایک مشاہدہ بھی ہے۔ پس جناب مولوی ابوالحسن علی صاحب ندوی کی یہ تحریر زبردست حکمت پر مبنی ہے۔ اور اس کا مشاہداتی ثبوت ہم تحریکِ جدید میں وجود میں پیش کرتے ہیں۔ ورنہ جس فرقہ سے جناب مولوی ابوالحسن صاحب کا تعلق ہے۔ اس کے متعلق موصوف کے ایک ہم مسلک نے خدا ترس سخت الفاظ میں ایک نقشہ اپنے تازہ بیان میں کھینچا ہے ہم اپنی جانب سے کچھ نہیں کہتے۔ بیان نقل کر دیتے ہیں۔

ایک مرکز ایک امام

"تمہاری زندگی رسمی اور نمائشی زندگی ہے۔ جس کا حقیقت اور عمل سے دُور کا واسطہ بھی نہیں۔ اگر تمہارے دل کے ایک گوشے میں بھی ایمان باقی ہوتا تو آج تم نمائش کے پجاری نہ ہوتے۔ تمہارا ایمان ختم ہو چکا۔ تمہارے دل سیاہ ہو چکے دنیا کی طمع اور خود غرضی تمہارے دلوں کے ایک ایک گوشے میں جذب ہو چکی ہے۔ اور اسی لئے آج تم ایک زندہ لاش بنے اللہ کی زمین پر ایک ناقابل برداشت بوجھ ہو۔ اور تم خود اس پر شرمندہ بھی ہو کہ تم مسلمان بھی ہو۔ کیونکہ جس اسلام کا اظہار تمہاری زبان کرتی ہے۔ اس کی فراموشی کا ثبوت خود تمہارا عمل ہے ۔۔۔۔ ۔۔۔۔ قرآن کو ایک نمائش کی صورت میں دنیا کے سامنے پیش کر رہے ہو جو ایک ہدایت کا راستہ بتانے کے لئے دنیا میں آیا ہے۔ علامہ اقبال نے کہا ہے ؎

وہ زمانے میں معزز تھے مسلماں ہو کر
اور تم خوار ہوئے تارکِ قرآں ہو کر

حیرت ہے کہ اس ضلالت اور ہلاکت کے دور میں بھی تمہاری سمجھ میں نہیں آتا کہ یہ دور تم پر کیوں آیا؟ ۔۔۔۔ یاد رکھو کہ جو درخت قوتِ نشوونما کھو دیتا ہے۔ اس کو کاٹ کر جلا دیا جاتا ہے۔ یہی حال ان قوموں کا بھی ہوتا ہے جو بدقسمت کاہل اور ناکارہ ہوتی ہیں جیسے کہ تم ہو ۔۔۔۔ تمہاری بغاوت کچھ کام نہ آئے گی۔ ختم کر دیئے جاؤ گے۔ اور تمہاری جگہ دوسری قوم اسلام کا کام کرے گی ۔۔۔۔ آخر کب ہوش آئے گا اور کب ایک مرکز پر جمع ہو گے؟ خدارا اپنی تمام بکھری ہوئی قوتوں کو ایک مرکز پر جمع کرو۔ اسلام ایک اجتماعی زندگی ہے۔ فرد اور فرد کی ہستی کوئی شے نہیں۔ جماعتی زندگی میں ہی تمہاری ترقی کا اور عقلمندی کا راز پوشیدہ ہے۔ لیکن ـــــ ـــــ افسوس تم نے خود رحمت کے دروازوں کو اپنے اُوپر بند کر لیا۔"

(ماخوذ)

(از ہفت روزہ نشیمن بنگلور ۲۲ راگست ۱۹۷۱ء)

اس تحریر میں الفاظ ضرور سخت استعمال کئے گئے ہیں۔ جس کے ہم قائل نہیں اور معذرت خواہ ہیں۔ لیکن جہاں تک مضمون کا تعلق ہے۔ محترم ندوی صاحب کے کوئی ہم مسلک دوست اس کا انکار نہیں کر سکتے۔ آج تمام اسلامی کہلانے والی جماعتوں میں سے صرف اور صرف **جماعتِ احمدیہ** ہی وہ واحد جماعت ہے۔ جو ایک مرکز اور ایک امام کے ہاتھ پر جمع ہے۔ اور قرآنِ کریم کی آیتِ استخلاف کی مصداق بھی ہے۔ اور اسی کے ہاتھ سے تمکینِ دین کا فریضہ انجام پا رہا ہے۔ اور جب مخالفین اس کے لئے خوف کی راہ پیدا کرتے ہیں تو اللہ تعالیٰ اسے امن سے بدل دیتا ہے۔ اور یہی وہ زبردست ثبوت خلافتِ حقہ کے بتائے گئے ہیں۔ ولیمکنن لھم دینھم الذی ارتضیٰ لھم ولیبدلنھم من بعد خوفھم امنا (النور) اور یہی وہ مقدس جماعت ہے۔ جو عین وقت پر الٰہی نوشتوں کے مطابق مسیح موعود اور مہدی مسعود کے ذریعہ سے قائم ہوئی تحریکِ جدید کا آغاز کیسے خوفناک حالات میں ہوا تھا۔ اور اللہ تعالیٰ نے تحریکِ جدید کے مطالبات میں ایسی برکت رکھ دی کہ جماعتِ احمدیہ اس کے نتیجہ میں اندرونِ ملک میں بھی مضبوط سے مضبوط تر ہوتی چلی گئی اور بیرونی دنیا کے بھی تقریباً چالیس بیرونی ممالک میں اس کے ذریعہ سے عظیم الشان احمدیہ مشن قائم ہوئے تین ساڑھے تین صد کے درمیان عظیم الشان مساجد غیر ممالک میں تعمیر ہوئیں دنیا کی جو دہ مشہور زبانوں میں قرآنِ کریم کا ترجمہ ہوا۔ لاکھوں افراد نے صداقتِ احمدیت کو قبول کیا۔ اس کے ذریعہ سے بیرونی ممالک میں اسکول کالج تعمیر ہوئے۔ اخبارات و رسالے شائع ہو رہے ہیں اور مختلف جماعتوں میں جو اسلامی لٹریچر شائع ہو رہا ہے۔ وہ اس کے علاوہ ہے۔ تحریکِ جدید عظیم الشان تحریک ہے۔ جس نے آج برسرِ عام غیروں اور مخالفین سے بھی اپنی اہمیت و عظمت اور قومی تعمیر کی صداقت کا برملا اعلان کروا دیا ہے۔ بخوفِ طوالت غیروں کی تحریر کے صرف چند اقتباسات اس موقعہ پر پیش کئے جاتے ہیں۔

انسائیکلو پیڈیا آف برٹانیکا

انسائیکلو پیڈیا آف برٹانیکا میں مرقوم ہے۔

ان کا ایک وسیع تبلیغی نظام ہے۔ یہ نہ صرف ہندوستان میں بلکہ مغربی افریقہ، ماریشس، اور جاوا میں بھی ۔۔۔۔ اس کے علاوہ برلن شکاگو اور لنڈن میں بھی ان کے تبلیغی مشن قائم ہیں ان کے مبلغین نے خاص جدوجہد کی ہے کہ یورپ کے لوگ اسلام قبول کریں۔ اور اس میں انہیں کامیابی بھی ہوئی ہے۔ ان کے لٹریچر میں اسلام کو اس شکل میں پیش کیا جاتا ہے۔ کہ جدید تعلیمیافتہ لوگوں کے لئے باعثِ کشش ہے۔ اور اس طریق پر نہ صرف غیر مسلم ہی ان کی طرف کھنچے آتے ہیں۔ بلکہ ان مسلمانوں کے لئے بھی یہ تعلیمات کشش کا موجب ہیں۔ جو مذہب سے بیگانہ ہیں۔ یا غلطیات کی زد میں ہو گئے ہیں۔ ان کے مبلغین ان حملوں کا بھی دفاع کرتے ہیں جو عیسائی مناظرین کی طرف سے کئے جاتے ہیں۔

ترجمہ صفحہ ۷۱۲ مطبوعہ ۱۹۴۷ء

تحریکِ جدید کے عظیم الشان کارناموں کا اقرار انسائیکلو پیڈیا ہی نہیں بلکہ جامعہ ازہر سے لے کر سوئٹزرلینڈ، ہالینڈ، افریقن ممالک انگلینڈ اور افریقہ کے مشہور و معروف اخبارات نے کیا ہے۔ اور کرتے رہتے ہیں۔ وہ اقتباسات اگر درج کئے جائیں تو یہ مضمون بہت لمبا ہو جائیگا۔ لہذا اس سلسلہ میں میں صرف پاکستان کے ایک اخبار کا اقتباس پیش کرتا ہوں۔ جو سلسلہ عالیہ احمدیہ کا اشد ترین مخالف ہونے کے باوجود حقیقت بیانی پر اتر آنے کے

باقی دیکھیں صفحہ ۱۹ پر

تحریک جدید — ہمارے محسن سیدنا حضرت مصلح موعودؓ کی پیاری یادگار!

از محترمہ فرحت صاحبہ بیگم جناب حافظ صالح محمد الہ دین ڈاکٹر آف اسٹرالوجی حیدرآباد:-

تحریکِ جدید کے نام سے میرے ذہن میں اس عظیم المرتبت ہستی کی یاد تازہ ہو رہی ہے۔ جو اس تحریک کا بانی تھا۔ وہی جسے خدا نے "رحمت کا نشان" بنایا وہ لاکھوں احمدیوں کا محبوب آقا وہ جماعتِ احمدیہ کا محرّجِ رواں جو اپنی بہترین قائدانہ صلاحیتوں کا حامل تھا۔ جسے اللہ تعالیٰ نے دنیا بھر کے لئے مصلح موعود بنا کر بھیجا تھا۔ تا دین اسلام کا شرف اور کلام اللہ کا مرتبہ لوگوں پر ظاہر ہو۔ تا حق اپنی تمام برکتوں کے ساتھ آجائے اور باطل اپنی تمام نحوستوں کے ساتھ بھاگ جائے۔ تحریکِ جدید ان مقاصدِ عالیہ کے حصول کا مؤثر ذریعہ ہے۔

سیدنا حضرت مصلح موعود رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے تحریکِ جدید کی بنیاد ۱۹۳۴ء میں رکھی۔ یہ وہ زمانہ تھا جبکہ احمدیت کی مخالفت انتہائی زور پکڑ گئی تھی۔ مجلسِ احرار لوگوں میں غلط فہمیاں پھیلا کر اور حکومت کے عملے کے ذریعہ جھوٹا پروپیگنڈہ کر کے جماعت کے خلاف محاذ تیار کر رہی تھی۔ یہ جماعت کے لئے نہایت نازک وقت تھا۔ بظاہر یوں معلوم ہوتا تھا کہ مخالفت کا یہ طوفان اس نرم و نازک پودے کو نیست و نابود کر دے گا۔ اور اس کا کوئی نام لیوا بھی باقی نہ رہے گا مگر وہ قادر و توانا ہستی جس نے اپنے ہاتھ سے یہ پودا لگایا تھا اس کو کس طرح تباہ ہونے دیتی حضرت مصلح موعودؓ نے اللہ تعالیٰ سے علم پاکر فرمایا:

"میں احرار کے پاؤں کے نیچے سے زمین نکلتے دیکھتا ہوں۔"

اللہ تعالیٰ نے آپؓ کے دل میں ایک سکیم القاء کی جیسا کہ حضور فرماتے ہیں۔

"میرے ذہن میں یہ تحریک بالکل نہیں تھی۔ اچانک میرے دل میں اللہ تعالیٰ کی طرف سے یہ تحریک نازل ہوئی پس بغیر اس کے کہ میں کسی قسم کی غلط بیانی کا ارتکاب کروں میں کہہ سکتا ہوں کہ یہ تحریکِ جدید جو خدا نے جاری کی ہے۔ میرے ذہن میں یہ تحریک پہلے نہیں تھی۔ میں بالکل خالی الذہن تھا۔ بے شک اللہ تعالیٰ نے یہ اسکیم میرے دل پر نازل کی اور میں نے اسے جماعت کے سامنے پیش کر دیا پس یہ میری تحریک نہیں بلکہ خدا تعالیٰ کی نازل کردہ تحریک ہے۔

(خطبہ جمعہ فرمودہ ۲۷ نومبر ۱۹۴۲ء)

حضرت مصلح موعودؓ نے اس تحریکِ جدید کے ذریعہ جماعت کی تربیت و اصلاح اور سادہ زندگی اختیار کرنے کے وہ اصول بیان فرمائے۔ جن پر چلکر جماعت اندرونی اصلاح کے ساتھ ساتھ دینی کاموں میں زیادہ سے زیادہ حصہ لینے کے قابل ہو گئی۔

تحریکِ جدید کا ایک اہم پہلو یہ ہے کہ ہم سادگی اختیار کریں۔ ایک سے زیادہ کھانا نہ کھائیں۔ سینما اور تھیٹر نہ دیکھیں بیکار نہ رہیں۔ ہاتھ سے کام کرنے کی عادت ڈالیں۔ کسی جائز کام کو اپنی شان کے خلاف نہ سمجھیں۔ لباس اور زیورات میں روپیہ ضائع نہ کریں۔ اپنے اخراجات کو کم کریں۔ دینی اور جماعتی ضروریات کے لئے زیادہ سے زیادہ روپیہ بچائیں رمضان کے علاوہ بھی روزے رکھیں۔ دعاؤں کے ذریعہ اسلام و احمدیت کی ترقی میں کوشاں رہیں۔

اس مبارک تحریک کا دوسرا اہم پہلو تبلیغِ اسلام کا عالمگیر کام ہے جو ہندوستان کے علاوہ بیرونی ممالک میں کیا جا رہا ہے۔ یورپ جو عیسائیت کا گہوارہ سمجھا جاتا تھا۔ آج اس پر زلزلہ کی کیفیت طاری ہے۔ اسلام کی فطری اور پر حکمت تعلیم وہاں گہرے اثرات قائم کر رہی ہے۔ یورپ اور امریکہ میں مساجد تعمیر ہو چکی ہیں اسی طرح قرآن کریم کے تراجم مختلف زبانوں میں شائع کئے گئے ہیں۔

مغربی اور مشرقی افریقہ میں بڑی کامیابی کے ساتھ۔ تبلیغِ اسلام کا کام جاری ہے۔ لاکھوں کی تعداد میں وہاں کے باشندے حقیقی اسلام میں داخل ہو رہے ہیں۔ اسلام کی تعلیم عام کرنے کے لئے متعدد اسکول جاری کئے گئے ہیں اسی طرح ملائیشیا، انڈونیشیا، امریکہ، سپین، ڈنمارک وغیرہ ممالک میں بھی تحریکِ جدید کے ذریعہ تبلیغ و اشاعت کا کام بڑی کامیابی سے ہو رہا ہے۔ اَلْحَمْدُ لِلّٰہِ یہ محض اللہ تعالیٰ کا فضل ہے کہ اس نے توفیق بخشی اور ہم احمدی ان انعاماتِ الٰہیہ کے وارث بنے۔ قضائے آسمان است ایں بہر حالت شود پیدا لیکن مومن کا قدم ایک ترقی کو دیکھکر رُک نہیں جاتا بلکہ وہ ہمیشہ ہی آگے بڑھتا رہتا ہے۔ اور مزید ترقی کا خواہش مند رہتا ہے۔ ہم نے جو کچھ کیا وہ عُشرِ عشیر ہے اس منتہا کو پانے کا جسکی خوشخبری ہمیں دی گئی ہے ہمیں ابھی بہت کچھ کرنا ہے۔ سیدنا حضرت مسیح موعود علیہ السلام کے کئی الہامات ہیں جو ہمارے سامنے ہیں۔ اور ہم کو توجہ دلاتے ہیں کہ ہم پر بڑی بھاری ذمہ داریاں ہیں آپ فرماتے ہیں کہ میں اپنی جماعت کو روس میں ریت کے ذرّوں کی مانند دیکھتا ہوں۔ نیز آپ فرماتے ہیں کہ ہندو مذہب کا ایک دفعہ پھر زور کے ساتھ اسلام کی طرف رجوع ہوگا۔ انگلستان کے متعلق بشارت دی گئی ہے کہ حضرت مسیح موعود علیہ السلام وہاں پر نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کے لئے سفید پرندے پکڑ رہے ہیں۔

حضرت خلیفۃ المسیح الثالث ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز فرماتے ہیں۔

"--- پس روس میں ریت کے ذرّوں کی طرح احمدی مسلمانوں کے پیدا کرنے کی کوشش کرنا آپ کی ذمہ واری ہے یورپ اور امریکہ اور ایشیا اور جزائر کے رہنے والوں کو انتباہ کرنا اور کوشش کرنا کہ وہ ان اعمال کو چھوڑ دیں۔ جن کے نتیجہ میں اللہ تعالیٰ کا قہر نازل ہوتا ہے اور وہ ان اعمالِ صالحہ کو بجا لائیں۔ جو اللہ تعالیٰ کی محبت اور اس کی رضا اور اس کے فضل کو جذب کرنے والے ہیں۔ یہ بھی آپ کا کام ہے۔ عرب ممالک میں اصلاحِ احوال کے سامان پیدا کرنا یہ بھی آپ کا کام ہے۔ مکّہ کے مکینوں کو قادر و توانا کی فوج میں فوج در فوج داخل کرنا یہ بھی آپکا کام ہے۔ یہ بڑے ہی اہم کام ہیں جو ہمارے سپرد کئے گئے ہیں۔ اگر وہ زندہ خدا ہمارے ساتھ نہ ہوتا اور آج بھی ہمیں اسکی بشارتیں نہ مل رہی ہوتیں تو ہم تو زندہ ہی مر جاتے ان بشارتوں اور ان انذار اور ان ذمہ داریوں سے۔ جماعت کا ایک طبقہ غفلت برت رہا ہے۔ ان کو بھی ہم نے ہوشیار اور بیدار کرنا ہے۔"

(خطبہ جمعہ فرمودہ ۲۴ اخاء ۱۳۵۰ ہش)

سیدنا حضرت مسیح موعود علیہ السلام فرماتے ہیں:-

"سچائی کی فتح ہوگی اور اسلام کے لئے پھر اس تازگی اور روشنی کا دن آئیگا۔ جو پہلے وقتوں میں آچکا آفتاب اپنے پورے کمال کے ساتھ چڑھے گا جیسا کہ پہلے چڑھ چکا ہے لیکن ضرور ہے کہ آسمان اسے چڑھنے سے روکے رہے۔ جب تک محنت و جانفشانی سے ہمارے جگر خون نہ ہو جائیں اور ہم سارے آراموں کو اس کے ظہور کے لئے نہ کھو دیں اور اعزازِ اسلام کیلئے ساری ذلّتیں قبول نہ کر لیں اسلام کا زندہ ہونا ہم سے ایک فدیہ مانگتا ہے وہ کیا ہے؟ ہمارا اسی راہ میں مرنا یہی موت ہے۔ جس پر اسلام کی زندگی مسلمانوں کی زندگی اور زندہ خدا کی تجلّی موقوف ہے"

(فتح اسلام ص۱۱)

اللہ تعالیٰ ہمیں اپنے فضل و کرم سے ہمّت اور طاقت بخشے۔ کہ ہم اپنی ذمہ داریوں کو باحسن ادا کر سکیں۔ اور ہمارے پیارے آقا سیدنا حضرت مصلح موعود رضی اللہ تعالیٰ عنہ کی اس پیاری اور دلکش آواز پر لبیک کہہ سکیں ؎

کام مشکل ہے بہت منزلِ مقصود ہے دور
اے مرے اہلِ وفا سست کبھی گام نہ ہو

درخواستِ دُعا

میرے ماموں محترم سید محمد زکریا صاحب صدر جماعتِ احمدیہ بھدرک ایک سال سے بیمار چلے آرہے ہیں۔ اور اب کچھ عرصہ سے بیماری نے شدت اختیار کر لی ہے جس کے باعث تشویش ہے۔ اسی طرح محترم سید ابو صالح صاحب بھی بعض پریشانیوں میں مبتلا ہیں۔ احباب سے ہر دو بھائیوں کیلئے عاجزانہ درخواستِ دُعا ہے۔

خاکسار۔ سیدہ نصرت جہاں بیگم اہلیہ عبدالعظیم صاحب درویش قادیان۔

حالاتِ حاضرہ اور تحریکِ جدید

بقیہ صفحہ (۱۷)

مجبور ہو رہا وہ اخبار "المنبر" لائلپور ہے۔

المنبر "المنبر" لکھتا ہے:-

"تحریکِ جدید نام ہے ایک منظم جد وجہد کا جو آج سے ۲۸ سال پہلے مرزا محمود احمد صاحب نے قادیان سے شروع کی تھی .... اس تحریک کے تحت پاکستان۔ ہندوستان۔ جرمنی افریقہ اور دوسرے مسلم و غیر مسلم ممالک میں قادیانی مراکز قائم ہیں اور یہ وابستہ دن اس کوشش میں مصروف ہیں کہ عیسائیوں، مسلمانوں اور دوسری اقوام کو قادیانی بنائیں۔"

"یہ لوگ اس کام کے لئے اپنی زندگیاں وقف کرتے ہیں۔ اپنی اولادیں وقف کرتے ہیں کتابیں چھاپتے ہیں۔ ٹریکٹ شائع کرتے ہیں۔ جلسے کرتے ہیں۔ قریہ قریہ بستی بستی گھوم پھر کر قادیانیت کی تبلیغ کرتے ہیں۔"

"ہمیں ذاتی طور پر علم ہے کہ ۱۹۵۳ء میں جب ہائیکورٹ میں پنجاب کے فسادات کی انکوائری ہو رہی تھی تو مسلمان جماعتیں اور افراد قادیانیوں کو غیر مسلم اقلیت ثابت کرنے کے لئے مرزا غلام احمد صاحب کی کتابوں خلیفہ محمود صاحب کی تحریروں سے قادیانیوں کے غیر مسلم اقلیت ہونے کے ثبوت پیش کر رہے تھے ٹھیک انہی دنوں قادیانی جماعت کے ذمہ دار حضرات نے ہائیکورٹ اور انکوائری عدالت کے سربراہ جسٹس محمد منیر صاحب اور اس وقت کے گورنر جنرل مسٹر غلام محمد مرحوم کی خدمت میں قرآن مجید کا جرمنی یا ڈچ ترجمہ پیش کیا تھا جو اس زمانہ میں شائع ہوا تھا۔ اور اس بنا پر مسٹر محمد منیر صاحب بار بار مسلمانوں کے نمائندوں سے سوال کیا کرتے تھے کہ آپ لوگوں نے قرآن مجید کے کتنے تراجم غیر ملکی زبانوں میں کئے ہیں۔ اور آپ کا نظم غیر مسلم اقوام کو اسلام سے آشنا کرنے کے لئے کیا کچھ کر رہا ہے؟"

(المنبر لائلپور ۲ر مارچ ۱۹۵۶ء)

ایک دوسرے مقام پر لکھتے ہیں:-

"یہ بات خصوصیت سے قابلِ ذکر ہے کہ مرزا محمود آنجہانی نے جو نفسیاتی محرکات ان تحریکات کے لئے تجویز کئے وہ بے حد کامیاب رہے۔ مثلاً کسی ملک کی مسجد کے لئے اعلان کر دیا کہ اس کا تمام بار صرف عورتوں پر پڑے گا۔ اور بعض اوقات تین چار لاکھ کی رقم سب کی سب عورتوں نے مہیا کی۔ بعض تحریکات صرف کسانوں اور زمینداروں کے لئے۔ بعض مالی مطالبات صرف تاجروں سے اور بعض کا تقاضا صرف ملازمین سے وغیرہ۔"

(المنبر ۱۱ر اگست ۱۹۶۷ء)

مستقبل دورِ حاضرہ میں جہاں مذہبی اور سیاسی لیڈر اور ان کے مقلدین طرح طرح کی بد اعتدالیوں کو اختیار کر کے حیران و ششدر کھڑے ہیں۔ خود مسلمان بد رسوم، سینما بینی، اور بے راہ روی کو اختیار کر کے قعرِ مذلت میں گرتے ہی چلے جاتے ہیں وہاں، جماعتِ احمدیہ نے تحریکِ جدید کے مطالبات پر عمل پیرا ہو کر ایک ایسا عظیم الشان کارنامہ انجام دیا ہے کہ جس کی خوش کن آوازیں زمین کے ہر کنارے سے سنائی دیتی ہے۔ تحریکِ جدید کے بانی حضرت المصلح الموعود سیدنا محمود رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے تحریکِ جدید کا عظیم الشان مستقبل بتاتے ہوئے فرمایا ہے کہ:-

"میرے ان خیالات کا خدا تعالےٰ کی پیدا کردہ فضا میں ریکارڈ ہوتا چلا رہا ہے۔ اور وہ دن دور نہیں جب اللہ تعالےٰ میرے ان خیالات کو عملی رنگ میں پورا کرنا شروع کر دے گا۔ آج نہیں تو آج سے ساٹھ یا سو سال کے بعد اگر خدا تعالیٰ کا کوئی بندہ ایسا ہوا جو میرے ان ریکارڈوں کو پڑھ سکا اور اسے توفیق ہوئی تو وہ ایک لاکھ مبلغ تیار کر دے گا۔ پھر اللہ تعالیٰ کسی اور بندے کو کھڑا کر دے گا جو مبلغوں کو دو لاکھ تک پہنچا دے گا پھر کوئی اور بندہ کھڑا ہو جائے گا جو میرے اس ریکارڈ کو دیکھ کر مبلغوں کو تین لاکھ تک پہنچا دے گا۔ اس طرح قدم بقدم اللہ تعالےٰ وہ وقت بھی لے آئے گا جب ساری دنیا میں ہمارے بیس لاکھ مبلغ کام کر رہے ہوں گے اللہ تعالیٰ کے حضور ہر چیز کا ایک وقت مقرر ہے۔ اس سے پہلے کسی چیز کے متعلق امید رکھنا بے وقوفی ہوتی ہے۔ میرے یہ خیال بھی اب ر ۴

احمدیہ صوبائی کانفرنس اترپردیش

بمقام امروہہ (ضلع مراد آباد)۔ بتاریخ ۷-۸ر اکتوبر ۱۹۷۱ء

جماعت ہائے احمدیہ اترپردیش کی صوبائی کانفرنس انشاء اللہ تعالیٰ ۷ ر و ۸ر اکتوبر بروز جمعرات وجمعہ امروہہ ضلع مراد آباد میں منعقد ہوگی۔

احباب زیادہ سے زیادہ تعداد میں کانفرنس میں شریک ہو کر روحانی فائدہ حاصل کریں نیز کانفرنس کو کامیاب بنائیں۔

خاکسار بشیر احمد انچارج مبلغ صوبہ یو۔پی

سادہ زندگی کا مقصد بقیہ صفحہ (۵)

(۳)

"آج اسلام کے لئے قربانیوں کا زمانہ ہے۔ اور ایسا زمانہ ہے کہ ہمیں چاہیئے کہ اسلام کی خاطر قربانی کرنے کی غرض سے جائز خواہشات کو بھی جہاں تک چھوڑ سکیں چھوڑ دیں۔ جب تک ایسا نہ کیا جائے اسلام کو ترقی حاصل نہیں ہو سکتی۔ پس جن لوگوں کے قلوب میں محبت ہے اسلام کی خدمت کا احساس ہے وہ اپنی زندگیاں سادہ بنائیں۔ ایسی سادہ کہ زیادہ سے زیادہ خدمتِ اسلام بجا لانے کا موقع مل سکے اور دنیا میں حقیقی مساوات قائم کر سکیں جس کے بغیر دنیا میں کوئی امن قائم نہیں ہو سکتا۔"

(خطبہ جمعہ ۸ر دسمبر ۱۹۴۴ء)

الغرض کھانے، پینے۔ لباس اور دیگر تمام معاملات میں سادگی اختیار کرنے سے بہت سی انفرادی اور اجتماعی بلکہ عالمگیر برکتیں حاصل ہوتی ہیں۔ اسلئے ہر مخلص احمدی کا فرض ہے کہ وہ نہ صرف ذاتی اور نہ صرف جماعتی بلکہ تمام دنیا کی فلاح و بہبود کے لئے سادہ زندگی اختیار کرے اور اس راہ میں خواہ کتنی ہی تکالیف اٹھانی پڑیں وہ بطیبِ خاطر برداشت کرے ؎

تلخی کی زندگی کو کرو صدق سے قبول
تا تم پہ ہو ملائکۂ عرش کا نزول

(کلام سیدنا حضرت مسیح موعودؑ)

○

گر ریکارڈ میں محفوظ ہو چکے ہیں۔ اور زمانہ سے مٹ نہیں سکتے۔ آج نہیں تو کل اور کل نہیں تو پرسوں میرے یہ خیالات عملی شکل اختیار کرنے والے ہیں۔"

(الفضل ۲۸ر اگست ۱۹۵۹ء)

○

پٹرول یا ڈیزل سے چلنے والے ٹرک یا کاروں

کے ہر قسم کے پرزہ جات آپ کو ہماری دکان سے مل سکتے ہیں اگر آپ کو اپنے شہر یا کسی قریبی شہر سے کوئی پرزہ نہ مل سکے تو ہم سے طلب کریں۔

پتہ نوٹ فرمالیجئے

آٹو ٹریڈرز ۱۶ مینگو لین کلکتہ نمبر ۱

AUTO TRADERS 16 MANGOE LANE CALCUTTA -- 1

تار کا پتہ:- "AUTOCENTRE" } فون نمبر:- { 23 - 1652 27 - 5222

تحریکِ جدید کے کارہائے نمایاں

● مممالکِ بیرون میں تبلیغی، تعلیمی اور طبّی مراکز کا قیام

● مساجد کی تعمیر ● مختلف زبانوں میں قرآن کریم کے تراجم

● اخبارات و رسائل کی اشاعت

فعّال تبلیغی مراکز

امریکہ :- ریاستہائے متحدہ امریکہ۔ ٹرینی ڈاڈ۔ برٹش گی آنا۔ کینیڈا۔
یورپ :- انگلینڈ۔ سوئٹزرلینڈ۔ ہالینڈ۔ اسپین۔ ڈنمارک۔ جرمنی۔
مغربی افریقہ :- نائیجیریا۔ غانا۔ سیرالیون۔ لائبیریا۔ گیمبیا۔ آئیوری کوسٹ۔ ٹوگولینڈ۔
مشرقی افریقہ :- کینیا۔ ٹانگانیکا۔ یوگنڈا۔

☆ ان ممالک کے علاوہ جنوبی افریقہ۔ فلسطین۔ لبنان۔ شام۔ عدن۔ مصر۔ کویت۔ عراق۔ بحرین۔ دوبئی۔ برما۔ سیلون۔ ہانگ کانگ۔ سنگاپور۔ ملائیشیا۔ ماریشس۔ شمالی بورنیو۔ فلپائن اور انڈونیشیا میں بھی ہمارے مشن قائم ہیں۔ بالخصوص انڈونیشیا میں تو احمدیت کو غیر معمولی کامیابی حاصل ہوئی ہے۔

ایران۔ اُردن۔ حبشہ۔ سومالی لینڈ۔ کانگو۔ سویڈن۔ ناروے۔ فرانس۔ اٹلی۔ جزائرِ سسلی۔ رومانیہ۔ بلغاریہ۔ یوگوسلاویہ۔ البانیہ۔ ہنگری۔ پولینڈ۔ فلپائن اور ارجن ٹائن میں بھی باقاعدہ مبلغین بھجوا کر اسلام کا پیغام لوگوں تک پہنچایا جاچکا ہے۔

تعمیر مساجد

مقام	تعدادِ مساجد
ریاستہائے متحدہ امریکہ	۴
جنوبی امریکہ	۱
انگلینڈ	۲
سوئٹزرلینڈ	۱
ہالینڈ	۱
ڈنمارک	۱
مغربی جرمنی	۲
اسرائیل	۱
مشرقی افریقہ	۲۴
مغربی افریقہ	۲۹۰
ممالکِ بحرِ ہند	۹
مشرقِ بعید	۷۳
میزان	۴۱۲

اخبارات و رسائل

نام اخبار و رسائل	مقام اشاعت	زبان
ماہانہ مسلم سن رائز	ڈیٹن (امریکہ)	انگریزی
پندرہ روزہ احمدیہ گزٹ	〃	〃
ماہانہ الانصار	ڈیٹن (امریکہ)	انگریزی
البشریٰ (ماہانہ)	حیفہ (اسرائیل)	عربی
ماہانہ دی اسلام	زیورچ (سوئٹزرلینڈ)	جرمن
پندرہ روزہ احمدیہ گزٹ	ہمبرگ (جرمنی)	〃
ماہانہ الاسلام	ہیگ (ہالینڈ)	ڈچ
ہفت روزہ دی ٹرتھ	لیگوس (نائیجیریا)	انگریزی
ماہانہ افریقن کریسنٹ	بو (سیرالیون)	〃
〃 پاینیر یا موننگا	نیروبی (کینیا)	سواحیلی
پندرہ روزہ اخبار احمدیہ	〃	اُردو
〃 ایسٹ افریقن ٹائمز	〃	انگریزی
ماہانہ مسلم ہیرلڈ	لندن (انگلینڈ)	〃
پندرہ روزہ گزٹ	〃	〃
〃 اخبار احمدیہ	〃	اردو
ماہانہ العصر	کیپ ٹاؤن (جنوبی افریقہ)	انگریزی
〃 البشریٰ	〃	〃
پندرہ روزہ دی میسیج	روزہل (ماریشس)	انگریزی۔ فرنچ
ماہانہ سینار اسلام	جکارتا (انڈونیشیا)	انڈونیشین
〃 ایکٹو اسلام	کوپن ہیگن (ڈنمارک)	ڈینش
〃 دی وائس آف اسلام	جنجا (یوگنڈا)	لوگنڈی
〃 〃 〃	کمپالہ 〃	انگریزی
پندرہ روزہ اخبار احمدیہ	جنجا 〃	اُردو
ماہانہ احمدیت یعنی حقیقی اسلام	جارج ٹاؤن (ٹرینی ڈاڈ)	انگریزی
〃 دی مسلم مارچ لائٹ	〃	〃
〃 زجاجہ	دارالسلام (تنزانیہ)	
پندرہ روزہ اخبار احمدیہ	〃	اُردو
ماہانہ دی گائیڈنس	غانا (سالٹ پانڈ)	انگریزی
〃 دی میسیج	کولمبو (سیلون)	انگریزی تامل سنہالی۔
〃 احمدیت	ڈچ گی آنا۔	ڈچ
〃 منادی اسلام	فجی آئی لینڈ	انگریزی۔ ہندی
سہ ماہی البشریٰ	رنگون (برما)۔	اردو۔ انگریزی۔ برمی
میزان		۳۲

طبّی مراکز

مقام	تعداد طبّی مراکز
نائیجیریا	۳
غانا	۱
گیمبیا	۱
سیرالیون	۳
میزان	۸

تعلیمی مراکز

بیرونی ممالک میں تحریک جدید کے ماتحت جماعت احمدیہ کے بفضلہٖ تعالیٰ اکیاسی ۸۱ کالج اور سکول قائم ہیں جو بڑی کامیابی کے ساتھ چل رہے ہیں۔

تراجم قرآن مجید

الحمد للہ کہ اس وقت تک انگریزی۔ جرمنی۔ ڈچ۔ ڈینش۔ سواحیلی۔ یوروبا۔ لوگنڈی۔ ہندی۔ گورمکھی۔ اردو اور اسپرانٹو زبانوں میں جزوی یا کلّی طور پر تراجم شائع ہوچکے ہیں۔ جبکہ سپینش۔ ملائی۔ پولش۔ پرتگیزی۔ اٹالین۔ فرنچ۔ لگولو۔ روسی۔ انڈونیشی۔ فینٹی۔ چینی۔ اور آسانی زبانوں میں تراجم کا کام تقریباً مکمّل ہوچکا ہے صرف اشاعت کا کام باقی ہے۔